

# قلم حیات

جلد 1

رشحات قلم  
احمد رضا مغل

کتاب یا رسالے کا نام:

# میرے قلم دارک

جلد 1 سے

احمد رضا مغل عطاری

مصنف، مؤلف:

معلومات

موضوع:

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

ناشر:

PURE SUNNI GRAPHICS

ڈیزائننگ اور کمپوزنگ:

OCTOBER 2022 / RABIUL AWWAL 1444

سنہ اشاعت:

288

صفحات:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قلم میرے  
سے

## CONTENTS

(اس فہرست میں کسی بھی عنوان پر فقط ایک کلک کرنے سے آپ متعلقہ صفحے پر جاسکتے ہیں۔)

19	ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں
21	کثیر کتابیں لکھنے والے علمائے کرام
21	فائدہ:
27	مقصد تحریر اور سابقہ سطور سے حاصل ہونے والا نتیجہ:
28	شیطانی وسوسے اور انکا علاج
28	وسوسہ 1:
28	علاج 1:
29	علاج 2:
29	وسوسہ 2:
29	علاج 2:
29	وسوسہ 3:
29	علاج 3:
30	غلط تاثر:
30	تحقیق کا اظہار:
30	التجاء:
30	مرویات امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ

---



- 32 ..... مرویات فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
- 33 ..... مرویات حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم
- 34 ..... مرویات حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
- 35 ..... مرویات حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ
- 36 ..... تصانیف داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ
- 37 ..... تصانیف:
- 37 ..... الدیوان:
- 37 ..... منہاج الدین:
- 38 ..... کتاب الفناء والبقاء:
- 38 ..... کتاب فی شرح کلام الحلّاج:
- 38 ..... البیان الی اهل العیان:
- 38 ..... بحر القلوب:
- 38 ..... اسرار الحرق والمؤمنات:
- 38 ..... کتاب الایمان:
- 38 ..... الرعاية بحقوق اللہ تعالیٰ:
- 39 ..... ثواب الأخبار
- 39 ..... كشف الاسرار
- 39 ..... كشف المحجوب
- 39 ..... تصانیف الحبيب ابو بكر المشهور العدنی رحمۃ اللہ علیہ

- 47 ..... تصانیف شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ
- 56 ..... انتہائی اہم نوٹ:
- 57 ..... تصانیف سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز
- 58 ..... (1) انیس الارواح
- 58 ..... (2) کشف الاسرار
- 58 ..... (3) رسالہ تصوف
- 58 ..... (4) کنز الاسرار
- 58 ..... (5) رسالہ آفاق و انفس
- 58 ..... (6) دلیل العارفين
- 58 ..... (7) رسالہ تصوف منظوم
- 59 ..... (8) گنج اسرار
- 59 ..... شمائل ترمذی اور نفحات العطریة
- 60 ..... نفحات العطریة (صفحات 50)
- 60 ..... دلوں کا گلدستہ
- 62 ..... کلوسونا
- 64 ..... کنیسة القيامة
- 68 ..... انبیاء کرام علیہم السلام اور خدمت خلق
- 69 ..... لوہے کے جوتے
- 71 ..... حضور علیہ السلام کی زیارت بند ہوگی

- 72 ..... بارش کے متعلق کچھ قرآن و حدیث سے
- 75 ..... بارش نہ ہونے کا ایک سبب:
- 75 ..... بارش میں حضور علیہ السلام کا عمل
- 76 ..... بارش کے فائدے:
- 76 ..... بارش میں ہمیں کیا کرنا چاہیے
- 77 ..... مطالعہ کرنے والے حضرات متوجہ ہوں
- 78 ..... دار الحدیث النوویة
- 80 ..... اہل بیت کرام میں سندھ کا حصہ
- 81 ..... صحیح البخاری نسخہ حمیدیہ
- 82 ..... تحریر میں اچھے موضوع کی شرائط
- 86 ..... نوٹ:
- 86 ..... حضور علیہ السلام کے رضاعی بیٹے
- 88 ..... صوفی کو صوفی کہنے کی ایک وجہ؟
- 88 ..... میرے پیر کی شان
- 90 ..... شب برائت کے اسماء اور ان کی وجہ تسمیہ
- 90 ..... 1: لیلة المبارکة
- 91 ..... 2: لیلة القسمة
- 91 ..... 3: لیلة التكفیر
- 91 ..... 4: لیلة الرحمة

- 5: لیلة تحویل قبله ..... 91
- 6: لیلة الاجابة ..... 92
- 7: لیلة الحیاة ..... 92
- 8: لیلة عید الملائكة ..... 92
- 9: لیلة الصيام ..... 92
- 10: لیلة الشفاعة ..... 92
- 11، 12: لیلة البراءة و لیلة الصک ..... 92
- 13: لیلة الجائزة ..... 93
- 14: لیلة الرجحان ..... 93
- 15: لیلة القدر ..... 93
- 16: لیلة التعظیم ..... 93
- 17: لیلة الغفران ..... 93
- 18: لیلة العتق من نیران ..... 93
- 19: لیلة التوبة والاستغفار ..... 94
- امام اعظم رحمة الله عليه کی خصوصیات ..... 94
- امام اعظم کی اُحادی ثنائی اور ثلاثی مرویات ..... 98
- 1: اُحادی: ..... 98
- تعداد اُحادی: ..... 99
- 2: ثنائیات: ..... 99
-

---

99	تعداد ثنائیات:
100	3: ثلاثیات:
100	تعداد ثلاثیات:
102	لفظ مسجد اقصیٰ کا اطلاق
103	1 مسجد قبلی / جامع القبلی
104	2 مسجد مروانی
104	3 مسجد اقصیٰ قدیم
105	4 مسجد قبة الضخراء
106	5 مسجد البراق
106	6 مسجد مغارہ
106	7 جامع النساء (یہ فقط عورتوں کے نماز کے لیے ہے)
108	فلسطین کے شہر
108	القدس / بیت المقدس / یروشلم:
109	الخلیل / حبرون:
109	نابلس:
110	غزہ:
110	جافہ / یافہ:
111	بیت لحم:
111	الناصرۃ / Nazareth:

---

---

112	اریحا/جریکو:
112	رام اللہ:
112	لد:
113	عسقلان:
113	سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز کا فقہی مذہب کیا تھا؟
116	تاریخ گنبد خضراء
119	گنبد خضراء پر رنگوں کی تاریخ:
120	کتب فی معرفة الصحابة
120	الإستیعاب فی معرفة الاصحاب
120	أُسْدُ الغَابَةِ فی معرفة الصحابة
122	قسم اول:
122	قسم ثانی:
122	قسم ثالث:
123	قسم رابع:
124	شوہر کی کتاب
124	درس حدیث آخر کس عمر میں؟
126	سقوط بغداد اور علم کا نقصان
127	قتل وغارت:
127	علم اور علم دوست کا نقصان:

---

---

128	.....	اگر نبی ہو تو اس کا ترجمہ کرو
129	.....	حضرت امام جلال الدین محلی حیات و خدمات
129	.....	القاب:
129	.....	محلی کہنے کی وجہ:
129	.....	ولادت:
129	.....	تعلیم:
130	.....	اساتذہ و شیوخ:
131	.....	تلامذہ:
131	.....	تفسیر جلالین:
132	.....	تصانیف:
133	.....	نوٹ:
133	.....	وفات:
134	.....	محدث مغرب حضرت سید عبدالحمی الکتانی
137	.....	تعارف برادر اعلیٰ حضرت
137	.....	نام:
137	.....	والد:
138	.....	تعلیم:
138	.....	اساتذہ:
138	.....	فتویٰ نویسی:

---

---

139	تقریب نکاح:
139	اولاد:
139	انتظامی و دینی مصروفیات:
140	ایک اہم خاصیت:
140	وفات:
141	تعارف ڈاکٹر اشیح عبدالعزیز الخطیب الحسنی البجیلانی
141	ولادت کی بشارت:
141	سلسلہ نسب:
142	الخطیب کہنے کی وجہ:
142	اساتذہ:
143	بیعت و خلافت:
143	تدریس:
144	دنیاوی تعلیم:
145	اشاعت دین:
145	مشائخ پاکستان سے محبت:
146	امتیازیت و خصوصیات:
146	مؤلفات:
151	برہان ملت
152	نام و نسب:

---



152	القاب:
152	ولادت باسعادت:
152	تعلیم و تعّلم:
153	بیعت و خلافت:
153	ازواج و اولاد:
153	نعت گوئی:
155	اساتذہ کرام:
155	صحبت امام اہلسنت:
155	خانوادہ رضویہ کی محبت:
156	خاندانی امتیاز:
156	خلفاء:
157	تقرر بحیثیت مفتی بریلی شریف:
157	زیارت حریم شریفین:
158	تحریک پاکستان:
158	تصانیف:
160	وصال:
161	مفتی سید محمد افضل حسین رضوی
161	نام و نسب:
161	تاریخ ولادت:

---

---

161	تحصیلِ علم:
162	بیعت و خلافت:
162	سیرت و خصائص:
162	علمی قابلیت:
163	اساتذہ و شیوخ:
163	تلامذہ ہوشاگرد:
164	تصانیف و تالیفات:
166	وصال:
167	یا حضرت سلطان
168	ولادت:
168	دورہ حکومت:
168	والدہ کا انتقال:
168	تعلیم و مہارت:
169	عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:
174	یہودی اور فلسطین:
176	وفات:
176	سلطان پر لکھی گئی کتب:
178	حضرت مخدوم عبدالواحد سیوستانی
178	نام و نسب:

---

- 178 ..... والد محترم:
- 179 ..... القاب:
- 179 ..... ولادت:
- 179 ..... تعلیم و تربیت:
- 179 ..... بیعت و خلافت:
- 180 ..... علمی و فقہی مقام:
- 181 ..... نعمان ثانی کی وجہ:
- 181 ..... ہم عصر علماء:
- 181 ..... خلفاء و تلامذہ:
- 182 ..... تصانیف:
- 183 ..... وفات:
- 184 ..... محدث حرم حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ
- 184 ..... نام و نسب:
- 184 ..... ولادت:
- 185 ..... تحصیل علم:
- 185 ..... قوت حافظہ:
- 185 ..... اساتذہ و شیوخ:
- 186 ..... تلامذہ و شاگرد:
- 187 ..... عبادت و ریاضت:

- 187 ..... امام ابن عیینہ بحیثیت محدث:
- 188 ..... امام ابن عیینہ بحیثیت مفسر و فقیہ:
- 188 ..... امام اعظم اور ابن عیینہ:
- 189 ..... ملفوظات سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ:
- 190 ..... وفات:
- 191 ..... شیخین کون کون؟؟
- 193 ..... حضرت سیدہ نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا
- 195 ..... امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ
- 198 ..... امام عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ
- 199 ..... امام احمد بن عطاء اللہ السکندری رحمۃ اللہ علیہ
- 200 ..... تعارف علامہ محمد علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ
- 201 ..... تعلیم:
- 201 ..... اولاد:
- 201 ..... امامت و خطابت:
- 202 ..... بیعت و خلافت:
- 202 ..... اساتذہ کرام:
- 202 ..... صفات:
- 203 ..... استاد محرم سے مہبت:
- 203 ..... ذوق مطالعہ:

203	تصانیف:
204	وفات:
205	محدث عبدالرحمن بن محمد
206	حضرت مولانا محمد وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ
206	نام و نسب:
207	پیدائش:
207	القاب:
207	انقلاب 1857ء:
208	تعلیم و تربیت:
208	بیعت و خلافت:
209	درس و تدریس:
209	دوبارہ سند فراغت:
210	محدث سورتی کی سند حدیث:
210	شادی و اولاد:
211	مدرستہ الحدیث:
211	لاہور آمد:
212	عاجزی و انکساری:
212	تصانیف:
214	تلامذہ:

---

217	وفات:
217	امام اہلسنت کا دلی حزن:
218	مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی
218	نام:
218	القاب:
219	ولدیت و نسب:
219	ولادت:
219	اولاد:
220	اساتذہ و مشائخ:
220	بیعت و ارادت:
221	درس و تدریس:
221	فتویٰ نویسی:
221	صفات و اخلاق:
222	مختلف سیمیناروں میں شرکت:
222	تصانیف:
223	تعلقات و حواشی:
224	مقدمات:
224	مضامین و مقالات:
225	امام اہلسنت سے محبت:

---

226	.....	وعظ و خطابت:
226	.....	دعوت اسلامی کے متعلق تاثرات:
227	.....	وصال:
227	.....	جنازہ:
227	.....	تعزیتی پیغامات:
233	.....	ایصالِ ثواب:
233	.....	علامہ و مولانا محمد عبید اللہ النھر کاریری
236	.....	حدیث المسلسل بیوم عاشوراء
238	.....	الحدیث المسلسل بیوم عاشوراء من مشائخ افغانستان
241	.....	اجازات من صحاح الستة عن آئمة و المحدثین
249	.....	نوٹ:
249	.....	احد الحدیث من الاربعون المسلسلة بالاشراف
251	.....	اجازات من صحاح الستة عن آئمة و المحدثین
259	.....	محدث عصر شیخ نور الدین عتر حمة اللہ علیہ
259	.....	نام و نسب:
259	.....	عتر کہنے کی وجہ:
260	.....	القاب:
260	.....	ولادت:
260	.....	اہل و عیال:





- 271 ..... طلبہ کی ایک توجہ
- 274 ..... تفسیر کبیر کی کبیر شرح
- 274 ..... تفسیر کی بہت جلدیں
- 274 ..... اپنا مسلک تبدیل کر دیا
- 274 ..... قرآنی آیات اور سیاست
- 275 ..... حاضر ذہنی
- 276 ..... تین ہم عصر علماء
- 277 ..... میں طلب علم ہوں
- 277 ..... کھانا کھائے بغیر حدیث نہیں سناؤں گا
- 278 ..... پہلے کھانا کھالیں پھر حدیث سنیں
- 279 ..... امام لیث بن سعد کی مہربانیاں
- 279 ..... تنہا کھانا نہیں کھاتے تھے!!
- 280 ..... قدس میں پہلی نماز
- 280 ..... کچھ فرشتوں کے متعلق

## ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرما رہے ہیں جنہیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جا رہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفیٰ آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا

ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفیٰ رفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جاسکے۔

**صابیاورچونل پبلیکیشن**

POWERED BY

**ABDE MUSTAFA OFFICIAL**

## کثیر کتابیں لکھنے والے علمائے کرام

فقیہ ملت حضرت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "فضائل علم و علماء" میں تصنیف کی فضیلت کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان ما یلحق المؤمن من عملہ و حسناتہ بعد موتہ علما  
عملہ و نشوہ و ولدا صالحا ترکہ او مصحفا ورثہ او مسجدا  
بناہ او بیتا لابن السبیل او نہرا اجراہ او صدقۃ اخراجہ من  
مالہ فی صحتہ و حیاتہ تلحقہ من بعد موتہ رواہ ابن ماجہ و  
البیہقی

جو اعمال و نیکیاں مؤمن کو بعد موت بھی پہنچتی رہتی ہیں ان میں سے وہ علم ہے جسے سیکھا گیا اور پھیلایا گیا، اور نیک اولاد جو چھوڑ گیا، یا قرآن شریف جس کا وارث بنا گیا، یا مسجد یا مسافر خانہ جو بنا گیا، یا نہر جو جاری کر گیا یا خیرات جسے اپنے مال سے اپنی تندرستی و زندگی میں نکال گیا، کہ یہ چیزیں اسے مرنے کے بعد بھی پہنچتی رہتی ہیں۔

(ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان)

## فائدہ:

ان تمام چیزوں کا اور اسی طرح دینی کتابیں وراثت میں چھوڑنے، ان کو وقف کرنے اور مدرسہ و خانقاہیں بنوانے کا ثواب بھی مؤمن کو قبر میں ملتا رہے گا جب تک کہ وہ دنیا میں باقی رہیں گی۔ ان میں تعلیم دینے کا ثواب زیادہ دنوں تک ملتا رہے گا بشرطیکہ شاگردوں کو

قابل بنائے اور ان سے درس و تدریس کا سلسلہ چل پڑے اور سب سے زیادہ ثواب بہترین دینی کتابوں کی تصنیفات کا ملے گا کہ وہ پوری دنیا میں پھیل جاتی ہیں اور قیامت تک باقی رہیں گی جن سے مسلمان اپنے ایمان و عمل سنوارتے رہیں گے۔

(فضائل علم و علماء ص 88)

☆ حضرت امام عبدالرحمن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو الوفاء بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے "الفنون" نامی ایک کتاب لکھی جو آٹھ سو (800) جلدوں میں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دنیا میں لکھی جانے والی کتابوں میں یہ سب سے بڑی کتاب ہے۔ (المنتظم ج 9 ص 96)

☆ خود امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے دینی علوم و فنون میں سے تقریباً ہر فن پر کوئی نہ کوئی تصنیف چھوڑی ہے۔

مشہور ہے کہ ان کے آخری غسل کے واسطے پانی گرم کرنے کے لئے قلم کا وہ تراشہ کافی ہو گیا جو صرف احادیث لکھتے ہوئے قلم کے تراشنے میں جمع ہو گیا تھا۔ (قیمۃ الزمن ص 21)

☆ امام جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدرسہ نظامیہ کے پورے کتب خانے کا مطالعہ کیا جس میں چھ ہزار (6000) کتابیں تھیں اسی طرح بغداد کے مشہور کتب خانے کتب خانہ الحنفیہ، کتب خانہ حمیدی، کتب خانہ عبد الوہاب، کتب خانہ ابو محمد وغیرہا جتنے کتب خانے میری دسترس میں تھے، سب کا مطالعہ کر ڈالا۔ ایک دفعہ برسر منبر فرمایا میں نے اپنے ہاتھ سے دو ہزار (2000) جلدیں تحریر کی ہیں۔

(قیمۃ الزمن ص 21)

☆ حافظ الحدیث حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے چھ سو (600) سے زائد

کتب تصنیف فرمائیں۔ جن میں تفسیر دُرِّ منثور، البدور السافرة اور شرح الصدور مشہور ہیں۔  
☆ استاذ المحدثین حضرت یحییٰ بن مَعین رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ (1000000) احادیث مبارکہ تحریر کیں۔

(سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 85)

☆ عظیم صوفی بزرگ حضرت امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھتر (78) اصلاحی، علمی اور تحقیقی کتابیں لکھیں جن میں صرف ”یاقوت التاویل“ چالیس (40) جلدوں میں ہے۔

(علم اور علماء اہمیت ص 20)

☆ معروف محدث حضرت امام ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ نے صرف روشنائی اتنی استعمال کی کہ اس کی قیمت سات سو درہم بنتی تھی۔

(علم اور علماء کی اہمیت ص 21)

☆ فقہ حنفی کے امام حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات ایک ہزار (1000) کے قریب ہیں۔

(علم اور علماء کی اہمیت ص 21)

☆ حضرت ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں تین لاکھ اٹھاون ہزار (358000) اوراق لکھے جس میں تین ہزار (3000) اوراق تو آپ کی کتاب ”تفسیر طبری“ کی ہیں جو تیس (30) جلدوں پر ہے مزید آپ کی ایک کتاب ”تاریخ الامم والملوک“ ہے جو اکیس (21) جلدوں پر ہے۔

(تاریخ بغداد ج 2 ص 163)

☆ حضرت علامہ باقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف معتزلہ کے رد میں ستر ہزار (70000)

اوراق لکھے۔

(علم اور علماء اہمیت ص 20)

☆ مشہور محدث حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے

”فتح الباری“ چودہ (14) جلدوں میں

”تہذیب التہذیب“ چار (4) جلدوں میں

”الاصابہ فی تمییز الصحابہ“ نو (9) جلدوں میں

”لسان المیزان“ آٹھ (8) جلدوں میں

”تعلیق التعلیق“ پانچ (5) جلدوں میں اور دیگر کتب و رسائل کی تعداد ڈیڑھ سو (150)

سے زائد ہیں۔ (علم اور علماء اہمیت ص 20)

☆ حافظ الحدیث حضرت امام عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے ”تاریخ دمشق“ اسی (80) جلدوں

میں لکھی۔

☆ حضرت امام شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ”تاریخ اسلام“ پچاس (50) جلدوں

اور ”سیر اعلام النبلاء“ تیس (23) جلدوں ”تذکرۃ الحفاظ“ چار (4) جلدوں میں لکھیں۔

☆ حافظ الحدیث امام سید محمد مرتضیٰ بلگرامی زبیدی رحمۃ اللہ علیہ نے 100 سے زائد کتب

لکھیں، جن میں مشہور و معروف تاج العروس (40 مجلد) اور اتحاف سعادة المتقین شرح

احیاء علوم الدین ہے۔

(حدائق النخعیہ ص 477)

☆ معروف محدث فرات بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو ان کے گھر سے اٹھارہ

(18) صندوق کتب سے بھرے ہوئے دستیاب ہوئے ان کتب میں اکثر ان کی خود نوشتہ

میرے قلم دان سے (جلد 1)

تھیں۔ (فضائل علم و علماء ص 196)

☆ قطب شام حضرت امام عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ نے ڈھائی سو (250) سے زائد کتب تحریر کیں۔

(اصلاح اعمال مترجم، مقدمہ، ج 1 ص 70)

☆ مفتی الثقلین، امام اصول و فروع عثمس الدین ابن کمال پاشا رومی رحمۃ اللہ علیہ 300 سے زائد کتب لکھیں جن میں مشہور کتاب "مجموعہ رسائل ابن کمال پاشا" ہے۔

(ماہ نامہ فیضان مدینہ، اپنے بزرگوں کو یاد رکھیے، عرس ذیقعدہ)

☆ محدث شہیر حافظ ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے 50 کتب تحریر کیں جن میں مشہور معروف حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء ہے۔

(حلیۃ الاولیاء مقدمہ ج 1 ص 15)

☆ سلطان اولیاء حضرت شیخ عبدالقادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کی تعداد 72 ہے حالانکہ آپ مدرس بھی تھے اور تبلیغ بھی فرماتے تھے۔

☆ امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف عنوانات پر کم و بیش ایک ہزار (1000) کتابیں لکھی ہیں۔

(تذکرہ امام احمد رضا ص 16)

☆ یوں تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے 1286ھ سے 1340ھ تک لاکھوں فتوے دیئے ہوں گے لیکن افسوس کہ!! سب نقل نہ کئے جاسکے جو نقل کر لیے گئے تھے وہ "العطایا النبویہ فی الفتوی الرضویہ" کے نام سے موسوم ہیں۔ فتاوی رضویہ کی 30 (تیس) جلدیں ہیں جن کے کل صفحات 21656 (اکیس ہزار چھ سو چھپن)، اس میں کل



میرے قلم دان سے (جلد 1)

سوالات و جوابات 6847 (چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس) جبکہ 206 رسائل بھی اس میں موجود ہیں۔

(تذکرہ امام احمد رضا ص 16)

☆ حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب و رسائل کی تعداد کم و بیش تین ہزار (3000) سے زائد ہے۔ آپ کی کتب کی فہرست پر ایک مستقل رسالہ بنام "علم کے موتی" موجود ہے۔

☆ قطب شام ڈاکٹر عبد العزیز الخطیب دامت برکاتہم العالیہ کی سات 7 موسوعات حدیث، فقہ، تصوف، عقائد، خطبات، تاریخ اسلامیہ، دروس کے موضوعات پر ہیں۔

موسوعة الحديث الشمايف (4 مجلد)

موسوعة الفقه الشافعي (20 مجلد)

موسوعة التصوف (9 مجلد)

موسوعة العقائد (5 مجلد)

موسوعة خطب المنبريه (12 مجلد)

موسوعة الشخصيات الاسلاميه (7 مجلد)

موسوعة الدروس البدرية (5 مجلد)

یوں یہ باسٹھ (62) جلدیں ہو گئیں۔

ان کے علاوہ آپ کی کتب و رسائل کی تعداد پچپن (55) سے زائد ہے۔

☆ پیر و مرشد امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری اطال اللہ

عمرہ کی کتب و رسائل کی تعداد تقریباً ڈیڑھ سو (150) ہے۔

یہ تو وہ کتب ہیں جن کا تذکرہ کہیں نہ کہیں ملتا ہے۔ یہاں بغداد کا المناک سانحہ بھلایا نہیں جاسکتا کہ تاتاریوں نے جب بغداد میں عظیم طوفان برپا کیا، علماء کا قتل عام کیا اور بغداد کی لائبریریاں جلا کر ان کی راکھ دریائے دجلہ کے سپرد کر دی تو تین دن تک اس راکھ سے اس دریا کا پانی سیاہ ہو کر بہتا رہا۔ اسی فتنے میں کئی ہزار یا لاکھوں کتب جن کی تعداد کا علم آج تک نہ ہو سکا، ضائع کر دی گئیں۔

### مقصد تحریر اور سابقہ سطور سے حاصل ہونے والا نتیجہ:

ان تمام سطور کو پڑھنے سے یہ بات بالکل سمجھی جاسکتی ہے کہ ہمارے اسلاف کا تحریر سے کتنا لگاؤ تھا جبکہ آج کل حالیہ دور میں دیکھا یہ گیا ہے کہ نام نہاد خطیبوں اور نعت خوانوں کی وجہ سے ہمارے طلباء کے اذہان خط و کتابت سے ہٹ گئے ہیں اور انہوں نے اپنا مقصد صرف تقریر و خطابت کو بنانا شروع کر دیا اور وہ بھی اپنی محنت اور عربی کتب کی مدد سے نہیں بلکہ محض کسی جو شیلے مقرر کی تقریر سن کر اور اردو میں بیانات پر لکھی جانے والی کتب سے پڑھ کر بنا تحقیق کے آگے بیان کر دینا ہی مقصد سمجھ بیٹھے اور اسی پر اپنی صلاحیوں کو محدود کرتے نظر آتے ہیں لہذا ایسے طلباء سے عرض ہے اپنے مقاصد میں تحریر و کتابت کو بھی شامل کریں اور اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلیں۔ ان خطیبوں اور مقررین کے پیچھے چل کر اپنی صلاحیتوں کو محدود مت کیجیے اور اگر بیان و تقریر کرنی پڑے تو اپنی تقریر خود عربی کتب سے تیار کیجیے یا کسی صحیح العقیدہ سنی محققین علماء کرام کی کتب سے تیار کیجیے۔ ساتھ ساتھ تحریر لکھنے کی طرف بھی قدم بڑھائیے، چاہے کسی ایک کتاب پر یا کسی موضوع پر۔ اس سے

میرے قلم دان سے (جلد 1)

آپ کی صلاحیتوں میں کئی گنا اضافہ ہوگا۔

شرف ملت حضرت علامہ مولانا عبدالکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "تذکرہ اکابر اہلسنت" میں لکھتے ہیں کہ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ طلبہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کرتے تھے: "مولانا! درسی کتب پر حواشی لکھنے کی طرف توجہ ضرور دیجیے کچھ نہیں تو ہر روز ایک دو سطریں لکھ لیا کریں ان شاء اللہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ مکمل کتاب بن جائے گی۔" (تذکرہ اکابر اہل سنت ص 78)

## شیطانی وسوسے اور انکاء علاج

وسوسہ 1:

اسلام میں صرف دو ہی عیدیں ہیں تیسری عید کا تصور نہیں ہونا چاہیے

علاج 1:

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ۖ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا  
يَجْمَعُونَ [یونس: ۵۷]

"آپ فرمادیں کہ (قرآن کا نزول) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے تو اس پر انہیں خوش ہونا چاہیے۔ یہ ان چیزوں سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کر رہے ہیں۔"

یہ آیت پیش کر کے کہا جاتا ہے کہ نزولِ قرآن پر خوشی منانے کا حکم دیا گیا ہے، اور قرآن کا نازل ہونا، نصیحت، شفا، ہدایت و رحمت سب کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

میرے قلم دان سے (جلد 1)

پیدائش اور تشریف آوری پر موقوف ہے اور قرآن سے بڑی رحمت و نعمت تو خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے، لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کے ظہور پر جتنی بھی خوشی منائی جائے کم ہے کیونکہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر بھی عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہے

## علاج 2:

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ اس شخص کو سلامت رکھے جس نے میلاد کے مہینے کی راتوں کو عید کی طرح منایا

(المواہب للذنیہ ج 1 ص 78)

## وسوسہ 2:

ولادت کی خوشی نہیں وفات کا غم منانا چاہیے

## علاج 2:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ غم (سوگ) منانے سے منع فرمایا سوائے اس عورت کے جس کا شوہر انتقال کر جائے (بخاری ج 1، ص 804، مسلم ج 1، ص 488)

## وسوسہ 3:

اگر چرغاں پر خرچ ہو جائیگا تو غریبوں کی امداد بند ہو جائے گی؟؟

## علاج 3:

جو لوگ غریبوں کی مدد کرتے ہیں وہ میلاد النبی علیہ السلام کی خوشی میں پہلے سے بڑھ کر غریبوں کی امداد کرتے ہیں کوئی شخص آج تک ایسا نہیں پایا گیا جس نے کسی غریب کو یہ کہا

میرے قلم دان سے (جلد 1)

ہو کہ میں چراغوں پر پیسے خرچ کر رہا ہوں لہذا تمہاری مدد اس ماہ نہیں کروں گا

### غلط تاثر:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمہ کی تحقیق کے مطابق 9 ربیع الاول کو میلاد النبی

منانا چاہیے

### تحقیق کا اظہار:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمہ یوم ولادت کے بارے میں 7 اقوال (2،8،10،12،17،18،22) تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ تعامل مسلمین حریمین شریفین و مصر و شام بلاد اسلام و ہندوستان میں 12 ہی پر ہے اس پر عمل کیا جائے

(فتاویٰ رضویہ ج 26، ص 427 رضا فاؤنڈیشن)

خبردار خبردار خبردار

بجلی چوری میوزیکل آلات کا استعمال دیگر غیر شرعی کام ہر محفل اور ہر موقع پر ناجائز ہیں

### التجاء:

امت مسلمہ پر رحم کیجئے اور شیطانی

وسوسوں کو عام کرنے سے کوسوں دور رہیئے

### مرویات امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ

سید الشہداء، امام عالی مقام، حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت

5 شعبان المعظم 4ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور 10 محرم الحرام 61ھ کو کربلائے معلیٰ (کوفہ،

عراق) میں جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ نواسہ رسول، نور عین فاطمہ بتول، جگر گوشہ علیؑ

المرتضیٰ اور پیکرِ صبر و رضا تھے۔ آپ عبادت، زُہد، سخاوت، شُجاعت، شرم و حیا اور اخلاق کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ آپ نے راہِ حق میں سب کچھ ٹٹا دیا لیکن باطل کے سامنے سر نہ جھکایا اور شہادت کا جام پی لیا۔ آپ کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج اسلام زندہ ہے۔

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، بحوالہ سیر اعلام النبلاء، ج 4، ص 401 تا 429)

مولانا فروز قادری چرچا کوٹی دام ظلہ اپنی کتاب "اربعین الحسينية بنام اربعین امام حسین رضی اللہ عنہ" میں تحریر کرتے ہیں: آپ نے براہِ راست حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیثیں تو بہت سنی ہوں گی مگر آپ کی مرویات کی کل تعداد (8) آٹھ بتائی جاتی ہیں جو آپ کی کمسنی کو دیکھتے ہوئے کم نہیں کہی جاسکتیں۔ البتہ بالواسطہ روایات کی تعداد کافی ہے۔

(اربعین امام حسین رضی اللہ عنہ ص 26)

آپ رضی اللہ عنہ نے جن حضرات سے روایت لی ان میں والد بزرگوار خلیفہ رابع حضرت امام علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، والدہ محترمہ خاتونِ جنت سیدہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا، اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ (آپ ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوھر کی اولاد میں سے تھے اس طرح آپ بناتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیانی یعنی ماں شریک بھائی بنے)، اور خلیفہ دوئم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نام ذکر ہیں اور جن حضرات نے آپ رضی اللہ عنہ سے روایت لی ان کے اسماء میں بردار اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، صاحبزادہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، حضرت امام زید رضی اللہ عنہ، پوتے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ، اور شہزادیوں میں حضرت فاطمہ صغریٰ وزینب رضی اللہ عنہم شامل ہیں عام رواۃ میں امام شعبی، امام عکرمہ، شیبان دولی، عبداللہ بن عمرو بن عثمان اور ہمام فرزوق کے اسماء

آتے ہیں

(سیر اعلام النبلاء ج 4 ص 401)

یاد رہے آپ کا قلیل الروایت ہونے سے آپ کی عظمت و فضیلت اور رفعت میں کوئی کمی نہیں کرتا کئی ایسے جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین گزرے ہیں جنہوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرویات ثابت نہیں اور اگر ہیں تو بہت کم جیسے بعض صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی سفر و حضر میں ساتھ رہے مگر روایت کی تعداد بہت قلیل ہیں جیسے خلیفہ اول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ ان علم کے سمندر سے کچھ چھینٹیں ہمیں عطاء فرمائے آمین

### مرویات فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں احادیث کے حوالے سے لوگوں کے دلوں میں یہ بات بیٹھ گئی کہ جو احادیث آپ کے عہد میں بیان کی گئیں وہ بالکل درست تھیں کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے بیان کرنے میں انتہائی سخت شرائط کا التزام کیا تھا جس کی دلیل کے طور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "تذکرۃ الحفاظ" ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ قال معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ: علیکم من الحدیث بما کان فی عہد عمر فانہ کان قد اخاف الناس فی الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ یعنی تم لوگوں پر لازم ہے کہ ان احادیث کو بیان کرو جو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں بیان کی جاتی تھیں کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی حدیث کے معاملے میں لوگوں کو ڈرایا کرتے تھے (تذکرہ الحفاظ ج 1 ص 12)

آپ کی مرویات کے حوالے سے حافظ ابن ملقن اپنی کتاب "الاعلام بفوائد عمدة الاحكام" میں تحریر کرتے ہیں کہ آپ سے 539 احادیث مروی ہیں جن میں متفق علیہ احادیث 26 ہیں بخاری شریف میں 34 اور مسلم شریف میں 21 ہیں

(الاعلام بفوائد عمدة الاحكام ص 142 ملخصاً)

آپ نے ان حضرات سے روایت لیں جن میں خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ شامل ہیں

صحابہ کرام میں سے جن جن نے آپ سے روایات لیں ان میں چند مشہور حضرات کے اسماء یہ ہیں خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی، حضرت ابی بن کعب، خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی، خلیفہ رابع حضرت علی المرتضیٰ، سعد بن ابی وقاص، طلحہ بن عبید اللہ، عبدالرحمن بن عوف، آپ کے بیٹے عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن عباس، امیر معاویہ، ابو ہریرہ، ابو موسیٰ اشعری، انس بن مالک، زید بن ثابت رضوان اللہ اجمعین

خواتین میں آپ کی بیٹی حفصہ بنت عمر، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اور تابعین میں حضرت سعید بن المسیب، عمرو بن میمون، شریح القاضی، سوید بن غفلہ، علقمہ بن وقاص، عمرو بن شریح، قیل بن ابی حازم، ابو عثمان النہدی رحمہم اللہ اور خلق

کثیر نے آپ سے روایات لیں (تہذیب الکمال ج 21 ص 317/321 تہذیب الاسماء واللغات ج 2 ص 405)

## مرویات حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

اسد اللہ الغالب امام المشارق والمغرب سلطان الاولیاء حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی بخاری شریف میں مکرر 98 (اٹھانوے) غیر مکرر 34 (چونتیس) مرویات



میرے قلم دان سے (جلد 1)

ہیں جبکہ مسلم شریف میں 38 (اڑتیس) ہیں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں 800 (آٹھ سو) کے قریب مرویات ذکر کی ہیں آپ رضی اللہ عنہ کی اکثر روایات خلفاء ثلاثہ یعنی

خليفة اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

خليفة ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

خليفة ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہیں

والله اعلم

### مرویات حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کی صحبت بابرکت میں رہ کر اپنے ظاہر و باطن کو علم و حکمت کے نور سے خوب روشن فرمایا اور احادیث کریمہ کا انمول ذخیرہ اپنے حافظے میں محفوظ کیا

چنانچہ حضرت امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے 163 احادیث روایت کی ہیں

بعض کتب احادیث میں آپ سے مروی احادیث کی تعداد مختلف ہے مثلاً

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے 8

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے 9

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے 110

امام بقی بن مخلد نے اپنی مسند میں 163

اور حافظ ابن کثیر نے جامع المسانید والسنن میں 194،

اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم الکبیر میں 16،

جبکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور 100 سے زائد تابعین کرام کی تقریباً 240 احادیث  
ذکر فرمائی ہیں

آپ سے روایت کرنے والوں میں صحابہ کرام اور تابعین عظام دونوں طبقات شامل  
ہیں آپ سے روایت کرنے والے چند صحابہ و تابعین کے اسماء یہ ہیں حضرت عبداللہ بن  
عباس، حضرت ابودرداء، حضرت جرید بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص،  
حضرت ابوامامہ رضوان اللہ اجمعین وغیرہم شامل ہیں  
جبکہ طبقہ تابعین حضرت سعید بن المسیب، حمید بن عبدالرحمن، حضرت محمد سیرین،  
حضرت عطاء بن ابی رباح رحم اللہ شامل ہیں  
حوالہ جات

(فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، مسند معاویہ بن ابوسفیان رضوان اللہ علیہم، فیضان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

## مرویات حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

چشم چراغ اہل بیت حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام زین العابدین  
رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کے شہزادے ہیں جبکہ والدہ حضرت  
سیدتنا ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں یوں

میرے قلم دان سے (جلد 1)

آپ حسینی سید اور صدیقی بھی ہیں  
صحابی رسول حضرت انس بن مالک اور حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہم کی زیارت  
سے مشرف ہونے کی وجہ سے تابعی ہیں  
آپ کے علم سے فیضیاب ہونے والے آپ کے فرزند حضرت امام موسیٰ کاظم، امام  
اعظم، امام مالک، سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ رحمہم اللہ سرفہرست ہیں  
آپ کی مرویات کی تعداد تقریباً 236 (دوسو چھتیس) ہے

(تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 126)

(سیر اعلام النبلاء ج 6 ص 439)

## تصانیف داتا علی بجویری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی بجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کرمان، سیستان، ترکستان،  
ماروانہر، خوزستان، طبرستان، خراسان، تاشقند، بخارا، فرغانہ، توس، نیشاپور، ہمنہ،  
قہستان، سوس، سرخس، آذربائجان، فارس، عراق، شام، فلسطین، حجاز مقدس وغیرہا  
ممالک کا سفر کیا ہر ملک اور شہر کے مشائخ کرام سے ملاقات کی۔ اس سفر کا مقصد اور علماء و  
مشائخ کی بارگاہ میں اکتساب فیض کرنا اور اپنی علمی پیاس بجھانا تھا اسی مقصد کے حصول کے  
لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف خراسان کے تین سو (300) مشائخ کی خدمت میں  
حاضری دی اور ان کے علم و حکمت کے پر بہار گلستانوں سے گل چینی کر کے اپنا دامن  
بھرتے رہے (1)

یہ تو فقط ایک ملک کے مشائخ ہیں اگر آپ کے اسفار کے تمامی مشائخ کو جمع کیا جائے تو

یہ تعداد سینکڑوں تک جا پہنچے گی ان مشائخ میں تین (3) مشہور و معروف مشائخ یہ ہیں

1: حضرت امام زین الاسلام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ صاحب رسالہ قشیریہ

2: صاحب تصانیف کثیرہ، شیخ المشائخ حضرت ابو العباس احمد بن محمد اشقانی رحمۃ اللہ علیہ

3: لسان العصر حضرت امام ابوالقاسم عبداللہ بن علی گرگانی رحمۃ اللہ علیہ

اتنے عظیم مشائخ سے اکتساب فیض کے بعد آپ کی تبلیغ و تصانیف کا تو عالم ہی نرالا ہو گا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں کشف المحجوب تو مشہور معروف ہے اس میں مسائل شریعت و طریقت معرفت کا بیش بہا سمندر اولیاء متقدمین کے حالات و واقعات اور ان کی تعلیمات کا بہترین خزانہ ہے اہم بات یہ کہ یہ فارسی زبان میں تصوف کے موضوع پر لکھی جانتے والی پہلی کتاب ہے آپ کی کتابیں کشف المحجوب علاوہ بھی ہیں مگر افسوس یہ کہ وہ کتب مفقود یا سرتہ (چوری) ہو چکی ہیں ان کتب کا علم بھی کشف المحجوب ہی سے ہوا جن کا تذکرہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جا بجا کیا ہے

## تصانیف:

## الديوان:

یہ دیوان آپ کے عربی یا فارسی اشعار پر مشتمل تھا جس کو ایک شخص آپ سے لے گیا اور العیاذ باللہ بعد میں آپ کا نام مٹا کر اپنے نام سے موسوم کر دیا آپ اس شخص کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ: وہ شخص جو میرا دیوان لے گیا تھا بے ایمان دنیا سے گیا (2)

## منهاج الدين:

میرے قلم دان سے (جلد 1)

---

طریقت، تصوف، اور اصحاب صفہ کے مناقب پر مشتمل ہے جس میں حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے کے احوال کا بھی بیان ہے

### **کتاب الفناء والبقاء:**

یہ فناء اور بقاء کے احوال پر مشتمل کتاب تھی

### **کتاب فی شرح کلام الحلاج:**

یہ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی شرح ہے

### **البيان لإهل العيان:**

یہ کتاب جمع اور تفرقہ کے مسائل پر ہے

### **بحر القلوب:**

ایک جگہ نحو القلوب بھی ملا ہے یہ مسئلہ جمع (تصوف کی اصطلاح) کے متعلق مفصل کتاب ہے

### **أسرار الخرق والمؤمنات:**

ایک جگہ ملونات بھی تحریر ہے یہ کتاب ظاہری اور باطنی آداب و اخلاق پر مشتمل ہے

### **کتاب الايمان:**

اس کتاب میں ایمان و اثبات اعتقاد کے متعلق مسائل و احکام کا بیان ہے جس کا نام بیان نہ فرمایا بعد کے حضرات نے اس موضوع کو دیکھ کر یہی نام تجویز کر دیا

### **الرعاية بحقوق الله تعالى:**

یہ کتاب مسائل توحید پر مشتمل ہے

---

میرے قلم دان سے (جلد 1)

کشف المحجوب کے مآخذات میں بھی اس نام سے ملتی جلتی ایک کتاب کا نام ہے جو داتا صاحب کی نہیں ہے بلکہ داتا صاحب سے پہلے کے ایک بزرگ کی ہے

## ثواقب الأخبار

## کشف الأسرار

## کشف المحجوب

یہ کتاب فارسی میں ہے جس کے اردو، عربی میں تراجم بھی ہو چکے ہیں شروع بھی لکھی جا چکی ہیں کتاب کے حوالے سے بس یہ لکھوں گا کہ کالمین کے لیے رہنمائی ہے تو عوام کے لیے پیر کامل کی حیثیت رکھتی ہے داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دیگر کتب میں یہ واحد کتاب ہے جو آسانی دستیاب ہے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ان بزرگوں کی کتب کو دل کی آنکھوں سے پڑھ کر عمل کی توفیق عطاء فرمائے آمین

(الفوائد نواد مترجم ص 118)

(فیضان داتا علی جویری ص 16 بحوالہ کشف المحجوب ص 181)

## تصانیف الحبيب ابوبکر المشهور العدنی رحمۃ اللہ علیہ

عالم کبیر، مفکر اسلام حضرت سید ابوبکر المشہور عدنی رحمۃ اللہ علیہ آپ کا تعلق یمن کے عظیم سادات قبیلے آل بعلوی سے تھا الحبيب کی وجہ یہ کہ یمن اور حجاز مقدس کے بعض علاقوں میں خاندان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے افراد کے لیے "سید" کے بجائے "الحبيب" کا لفظ استعمال ہوتا ہے

یمن کے علاقے عدن سے تعلق ہونے کی وجہ سے عدنی کہلائے۔ المشہور آپ کا لقب تھا آپ نے حفظ قرآن یمن کے شہر عدن مدرسہ میمونہ میں اپنے والد حضرت شیخ علامہ علی بن ابو بکر بن علوی المشہور رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں کیا پھر ابتدائی دینی تعلیم بھی یہیں حاصل کی پھر مزید تعلیم عدن اور حضرت موت کے قرب وجوار میں مدارس سے حاصل کی پھر جامعہ عدن سے عربی لغت میں پی ایچ ڈی کی اس کے بعد حجاز مقدس ہجرت کر گئے 12 سال وہاں قیام کیا پھر واپس عدن تشریف لے آئے اور تعلیم و تعلّم کا سلسلہ شروع کیا یہاں آکر آپ نے نئی ادارے قائم کیے جیسے اربطة التربية السلامية، مراکز التعليمية و البنية، مراکز الدراسات و الابحاث، منهج الوسطية الشرعية و الاعتدال الواعي جو دیکھتے دیکھتے عالم عرب و عجم میں مشہور ہو گئے

آپ نے تعلیم و تبلیغ کے لیے مصر، شام، اردن، سری لنکا وغیرہ میں سفر کیے آپ کے تصانیف کی اگر بات کی جائے تو آپ نے معاشرے، فقہ، تصوف، شروعات، تاریخ، سیرت، تراجم، منظومات و قصائد وغیرہ پر کتب لکھیں مگریدل طولہ اشعار اور قصائد میں تھیں جس میں آپ نے کئی صحابہ، تابعین، تبع تابعین، آئمہ، سلاطین اسلام، علماء کرام کی سیرت، فقہ، تصوف، اصلاح معاشرہ جیسی چیزوں کو منظوم کیا ہے جو انتہائی مشکل کام ہے مگر حضرت عرب میں اپنے اشعار کی وجہ سے جانے جاتے ہیں تصانیف کے حوالے سے یہ کہ جب آپ کے انتقال کی خبر جب مفتی علی اصغر دامت برکاتہم العالیہ تک پہنچی تو آپ نے اپنے خیالات کا اظہار اپنے فیس بک پیج پر اس طرح فرمایا: آپ کی بعض کتب پڑھنے کا اتفاق ہوا آپ ایک مفکرانہ اور فلسفیانہ انداز فکر کے مصنف تھے جو بہت گہرائی

میں جا کر چیزوں کو بیان کرتے تھے بہت بڑے شاعر بھی تھے۔  
اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے لو! حقیقین کو صبر اور متوسلین کو جمیل عطا فرمائے  
آپ کی تصانیف میں چند ایک یہ ہیں

آپ کتب کی تقسیم کچھ یوں ہے

(1) معاشرہ

(2) سیرت و تاریخ

(3) تصوف

(4) شروحات

(5) فقہ

(6) قصائد اور منظومات

(1) معاشرہ

التکوین الآدمی

المصفوفة الامر

الاسس والمنطلقات

الوثيقة

المرصد النبوی

إظهار العلم المكنون

إحياء لغة الاسلام العالمية

---



إحياء منهجية النبط

(2) سيرت وتاريخ

الطرف الا حور في تاريخ مخلاف أ حور (الجزء الاول)

الطرف الا حور في تاريخ مخلاف أ حور (الجزء الثاني)

الطرف الا حور في تاريخ مخلاف أ حور (الجزء الثالث)

الرموز والاصابع

الشيخ عبيد الله بن عبد الملك بانافع

الشيخ معروف باجمال

جلاء الهم والحزن بذكر ترجمة صاحب عدن الامام ابي بكر العدني ابن عبد الله

العيدروس

العيدروس الاكبر

الشيخة سلطنة الزبيدية

الامام الشيخ عبر الحضار

الامام الشيخ عبد الرحمن السقاف

الشيخ عبد الله باعلوى

العطر العودى في ترجمة الامام الشيخ سعيد بن عيسى العمودى

الامام محمد بن على باعلوى "مولى الدويلة"

الاستاذ الاعظم الفقيه المقدم

---

الاشراف بنو جدید

الامام محمد بن علی باعلوی "صاحب مرباط"

الامام عبید اللہ ابن البہاجر

البہاجر الی اللہ احمد بن عیسیٰ

(3) تصوف

مبادئ السلوك في معرفة علاقة العبد بالملوك مع ملك الملوك

دلیل البرید السالک و مرجعیة الصوفی الناسک

(4) شروحات

المهیج الواضح البیون

التبصرة الدعوية بشراح المنظومة النسوية

المنهج السلامة الواعی

الدلائل النبویة المعبرة عن شرف المدرسة الابویة

(5) نغمہ

مختص المختص لطلاب العلم فی الصغر

کشف الغبة عن هذه الامة

مختص ترتیب ادعیة لیالی رمضان

نبذة الصغری لمعرفة الرکن الرابع من اركان الدين و علامته الکبریٰ والوسطیٰ

والصغریٰ

---

(6) قصائد اور منظومات

منظومة الكشف عن اسرار اهل الكهف

شواهد الساحة في ذكر شهداء مؤته

المنظومة السلطنة البسابة الصواع السطاني

في نظم سيرة عبد الحميد الثاني

الفصوص الثبنة في ذكر مشاهد المدينة

التليد و الطارف شرح منظومة فقه التحولات و سنة البواقف

ديوان البورد العذب

ازاحة البائم عن مناسبات البائم

السيف الصيقل في نظم حياة الحبيب ابراهيم بن عقيل بن يحيى

البصار في نظم نبذة من حياة الحبيب احمد بن محمد الحضار

الجبج البيسور ترجمه الحبيب علوى بن عبد الرحمن المشهور

غيث السحاب الوابل في نظم سيرة الامام ابى الحسن الشاذلى

الفيض العرشى في نظم حياة الحبيب احمد بن زين الحبشى

مجموعة منظومات و قصائد

یہ منظوم خلفاء اربعہ پر مشتمل ہے اس مجموعے میں چار منظوم شامل ہیں جو ہر خلیفہ پر علیحدہ

علیحدہ سے لکھے گئے ہیں اور وہ یہ ہیں

۱: شراب الرحيق فيدى سمد حياة الخليفة الاول ابى بكر الصديق رضى الله عنه

- ۲: زخات البطر فی نظم سیرة الغاروق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ
- ۳: عقد الجمان فی نظم سیرة الامیر ذی النورین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
- ۴: الوشاح الاخضر فی نظم سیرة امیر المؤمنین الامام حیدر رضی اللہ عنہ
- متعة الاحساس فی عرض نبذة من حياة الحبيب ابی بکر بن عبد الله الحبشى  
الملقب (عطاس)
- مرسى الجودی نظم حياة الشيخ سعید بن عيسى العمودی
- شوكة البیزان فی نظم سیرة الشيخ احمد بن علوان
- الصرح المشاد فی وجه الكفر القاديانية والاحاد
- الرصيد المدخر
- الاستئناس فی نظم حياة الحبيب احمد بن حسن العطاس
- حجة المستبصر الواعي فی نظم سیرة الشيخ الكبير احمد بن علی الرفاعي
- درة النفاخر فی نبذة من حياة الحبيب العلامة عبد الله بن حسين بن طاهر
- الوارد العرشى فی سیرة حياة الامام علی بن محمد الحبشى
- الغيث المدار فی نظم حياة الحبيب الداعي الى الله محمد بن عبد الله الهدار  
رحبه الله
- شرف الذراری فی منظومی حياة الصحابي الجليل عباد بن بشر الانصاری
- مطالع الاسرار فی نظم سیرة الامام الحداد
- نسائم البزن الشجاج فی نظم وقائع الاسماء والمعراج

شعاع الفرقد فییدی ذکر نبذة من حياة الامام علي بن حسن العطاس صاحب

المشهد

هدیل الحائم فی نظم حياة الشيخ ابی بکر بن سالم

جفنة الزاد فی نظم حياة الحبيب الشهيد احمد بن صالح الحداد

المائدة المستديرة فی فضل ومشروعية الوکيرة

درر اللالی فی نظم حياة الامام الغزالی

طیب الغراس القبس النورانی فی نظم ترجمة القطب الكبير

تشریف الکؤوس

عقد الجواهر

الاشرف الاسنی فی منظومة الصلاة على الحبيب من قاب قوسین او ادنی

منظومی الجبانة فی ترجمة حياة رابعة حضرات موت الشیخة سلطنة

الوشاح الموشم

مطالع السعاد

البطولات و الفداء فی نظم سيرة سيدنا حمزة رضی اللہ عنہ

تجدید العهود فی نظم مشروعية زیارة قبر النبی هود علیه السلام

آپ کی تمام تصانیف اس ویب سائٹ

Alhabibabobakr.com

پر دستیاب ہیں

## تصانیف شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

باز الاشہب حضرت شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ایک بہترین عالم دین، مدرس، مفسر، مفتی اسلام، فقیہ، شاعر، صوفی باصفاء، ہونے کے ساتھ ساتھ ایک شاندار مصنف بھی تھے جہاں آپ نے زبان کے ذریعے دین اسلام کا پیغام عام کیا وہیں قلم سے بھی علم و عرفان کا پیغام دیا مشہور مؤرخ، فقیہ، ادیب حضرت عبدالرحمن بن العمار حنبلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "شذرات الذہب" میں مشہور نقاد محدث امام شمس الدین الذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ

الحکمة علی لسانہ ثم درس وأفتی و صنف فی الاصول والفروع

ثم تصدر للتدریس والوعظ و صنف و املی

اللہ نے ان کی زبان پر حکمت ظاہر فرمائی پھر تدریس اور افتاء کا کام انجام دیا اور اصول اور فروع میں تصنیف فرمائی پھر مسند تدریس اور منبر و وعظ و ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے اور تصنیفات فرمائیں اور املا کروایا

(شذرات الذہب ج 4 ص 199)

آپ کی تصانیف مبارکہ جو کہ آپ کی یادگار ہیں کے مطالعہ سے عجیب سرور، لذت اطمینان قلبی حاصل ہوتا ہے نیز عجیب قسم کے دقائق اور معارف کا انکشاف ہوتا ہے ہر مسلمان کو آپ کی تصانیف کا مطالعہ کرنا چاہیے آپ تصانیف کی صحیح تعداد معلوم نہ ہو سکی مختلف کتب کے مطالعہ اور سیرت نگاروں و محققین علماء کرام سے چند کتب کے نام اور

میرے قلم دان سے (جلد 1)

احوال ملے ان کا تفصیلاً ذکر کیا ہے یہ بات یاد رہے آپ کی کتب کی تعداد بے شمار ہیں ہمیں جن کا علم ہو اوہ درج ذیل ہیں

۱: الغنیة لطالبی طہریق الحق فی الاخلاق و التصوف و الآداب الاسلامیة ( غنیة الطالبین )

یہ مطبوع ہے اور اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے

۲: الفتح الربانی و الفیض الرحمانی

یہ خطبات آپ نے بہت بڑے اجتماعات میں کیے تھے جس میں مخاطب امراء و سلاطین تھے جس میں انہیں بد اعمالیوں، ظلم و زیادتی سے ڈرایا گیا ہے

اس میں مواعظ کی کل تعداد 62 (باسٹھ) ہے مواعظ کی مجلس ماہ شوال المکرم 545ھ

سے رجب المرجب 546ھ ایک سال پر محیط ہے اور اردو ترجمہ بنام مشکوٰۃ الجیلانی ہے یہ PDF میں بھی دستیاب ہے

۳: حزب بشائر الخیرات فی دی الصلاة علی صاحب الآیات البینات

۴: فتوح الغیب

اس کتاب میں عقائد، تصوف اور ارشادات مقالات کی صورت میں ہیں جسے آپ

شہزادے حضرت شیخ عبدالرزاق الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا تھا اور اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے

۵: جلاء الخاطم من کلام الشیخ عبد القادر

اس کتاب میں آپ نے رجب کے پہلے جمعے سے 24 رمضان المبارک 546ھ میں

میرے قلم دان سے (جلد 1)

مجلس میں جو وعظ فرمایا یہاں مقالات کی صورت میں جمع کیا گیا ہے یہ بھی مطبوع ہے اور اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے

۶: حزب الرجاء والانتہاء

۷: الرسالة الغوثية

یہ طبع سے آراستہ ہو چکا ہے اور مخطوط (یعنی ہاتھ سے لکھا ہوا اصل کاغذات) مکتبہ

الاقاف بغداد میں موجود ہے

۸: معراج لطيف المعاني

۹: بواقیت الحکم

۱۰: المواهب الرحمانية

۱۱: وصايا الشيخ عبد القادر / الوصايا الغوثية

یہ وصایا یعنی نصیحتیں مشتمل ایک حسین مگر مختصر مجموعہ ہے جو اسپر پچول پہلی کیشنز نئی دہلی

سے مطبوع ہوا تھا

۱۲: بهجة الاسماء

یہ کتاب آپ واعظوں کا مجموعہ ہے اس شیخ نور الدین اللقمی نے جمع کیا جو بعد میں طبع

بھی ہوا

۱۳: سما الاسماء و مظهر الانوار فی التصوف

اس کا اصل نسخہ مکتبہ قادر یہ بغداد میں موجود ہے اور یہ کتاب اردو اور عربی میں بھی

طبع ہوئی ہے



میرے قلم دان سے (جلد 1)

۱۴: رسائل الشيخ عبد القادر

یہ 15 رسائل ہیں تو فارسی زبان میں موجود ہیں

۱۵: دیوان الشيخ عبد القادر

یہ دیوان فارسی زبان میں ہے اس کا مخطوط استنبول میں محفوظ ہے اور مطبوع بھی ہو چکی ہے

۱۶: رسائل بالفارسية مترجمة الى العربية بنام رسائل الغوث الجيلاني

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ عراق میں اپنے بعض عجمی مرید کے نام یہ مکتوب لکھتے تھے پھر بعد میں حسام الدین المطابقی نے اس کی تعریب (عربی ترجمہ کیا) کی پھر مزید سلطنت عثمانیہ کے دور کے والی بورسہ رافت سلیمان پاشا نے سے ترکش زبان میں ترجمہ کیا ان رسائل میں 275 آیات کے ذریعے وعظ و نصیحت کی گئی ہے یہ PDF میں دستیاب ہے مطبوع کا نام معلوم نہ ہو سکا

۱۷: الفيوضات الربانية

یہ کتاب اکثر اوراد و طائف پر مشتمل ہے جس میں ہفتوار، صبح، شام، دن، رات، ظہر، عصر، مغرب، عشاء کے اودار اور بعض دعائیں اور شعرو قصائد تحریر ہیں یہ آپ کی طرف منسوب ہے یہ کتاب طبع ہو چکی ہو چکی ہے ساتھ ہی اردو ترجمہ بھی موجود ہے

۱۸: تنبيه الغبي الى رؤية النبي

یہ کتاب طبع سے آراستہ نہیں ہوئی

۱۹: الرد على الرافضة

یہ کتاب طبع سے آراستہ نہیں ہوئی البتہ مخطوط مکتبہ قادر یہ او قاف بغداد میں محفوظ ہے

۲۰: حزب عبد القادر الجیلی

یہ کتاب طبع سے آراستہ نہیں ہوئی مخطوط مکتبہ او قاف بغداد میں موجود ہے

۲۱: مسک الختام فی تفسیر القرآن

مخطوط طرابلس شام میں موجود ہے

۲۲: خلق آدم علیہ السلام

یہ کتاب طبع سے آراستہ ہو چکی ہے

۲۳: منظور اسما اللہ الحسنی

یہ کتاب مطبوع ہو چکی ہے

۲۴: المختصا فی علم الدین

یہ مطبوع ہو چکی ہے

۲۵: کیسیاء السعادة لب ن اراد الحسنی و زیادة

۲۶: الحديقة المصطفوية

یہ اب تک مخطوط ہے اور فارسی زبان میں ہے

۲۷: الحجة البيضاء

۲۸: الدلائل القادرية

اس کا ترکی زبان میں ترجمہ شیخ سلیمان آفندی نے کیا ہے جو مطبع ہو چکا ہے

۲۹: الطریق الی اللہ

۳۰: رسالة في الاسماء العظيمة للطريق الى الله

یہ بھی دار السنابل سے طبع ہو چکا ہے

۳۱: دعاء البسلة

۳۲: الحزب الكبير

۳۳: تحفة المتقين وسبيل العارفين

۳۴: آداب السلوك والتوصل الى منازل السلوك

یہ کتاب بھی طبع ہو چکی ہے

۳۵: اغاثة العارفين وغاية مني الواصلين

۳۶: كتاب البلبل الصاوي ببولد الهادي

یہ طبع ہو چکی ہے

۳۷: كتاب الفتوة في كيفية آخر العهد والبيعة

یہ بھی مطبوع ہے

۳۸: كتاب شرح الصلوات

یہ کتاب بھی طبع ہو چکی ہے مزید یہ کہ اس کتاب کی شرح عارف باللہ حضرت امام عبد

الغنی نابلسی قدس سرہ نے لکھی

۳۹: العقائد والارشاد

یہ کتاب آپ کی تالیف ہے اس میں 78 مقالات جمع ہیں

۴۰: مراتب الوجود

---

میرے قلم دان سے (جلد 1)

هدایۃ العارفين میں شیخ اسماعیل البغدادی نے اسے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے کہ یہ ان کی کتاب ہے

۴۱: اوراد الجیلی

۴۲: ورد الشیخ عبد القادر الجیلی

۴۳: مجموعة خطب

۴۴: الفواتح الالهية و المفاتيح الغيبة المسمیٰ به تفسیر الجیلانی

یہ عربی اور اردو میں طبع ہو چکی ہے PDF میں بھی دستیاب ہے

۴۵: قصيدة الامية الغوثية

المعروف قصیدہ غوثیہ یہ بھی مطبوع ہے یہ الگ سے بھی شائع ہے اور آپ کی کتاب الفیوضات الربانية فی المأثور و الاوراد القادرية میں بھی موجود ہے امام الہسنٰت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے آپ قصیدے کا فارسی ترجمہ بھی کیا

۴۶: الکبریة الاحمر

آپ کی یہ کتاب مطبوعہ مرکز الہسنٰت برکات رضا گجرات سے طبع ہو چکی ہے

۴۷: ارشاد المرید

یہ طبع نہیں ہوئی مخطوط دار صدام للمخطوطات میں محفوظ ہے

۴۸: اوراد الایام و الاوقات

یہ طبع نہیں ہوئی البتہ مخطوط دار الکتب الظاہریہ شام میں محفوظ ہے

۴۹: أدلة الخیرات

یہ طبع نہیں ہوئی مخطوط ازہر شریف مصر میں موجود ہے

۵۰: اوامر الشيخ عبد القادر

مخطوط مکتبہ نوز اللہ شیخ مراد کے پاس ترکی میں موجود ہے

۵۱: بدایة المریدین

مخطوط دار صدام للمخطوطات میں موجود ہے

۵۲: بیان الاسرار

مخطوط دار صدام للمخطوطات میں موجود ہے

۵۳: تذکرة الشقیق الجامعة لمعرفة الطریق

الشیخ محمد فاضل الجیلانی اس پر کام کر رہے ہیں

۵۴: تحفة الابرار ولوامع الانوار

مخطوط دار صدام للمخطوطات میں موجود ہے

۵۵: حزب الصلاة على الرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

مخطوط دار الکتب الظاہریة میں موجود ہے

۵۶: رسالة في خواص سورة الفاتحة

اس کا مخطوط بغداد مکتبہ قادر یہ میں موجود ہے

۵۷: السيف القاطع

اس کا مخطوط مکتبہ دار صدام للمخطوطات میں موجود ہے

۵۸: صلوات الشيخ عبد القادر

یہ طبع سے آراستہ نہیں ہوئی مخطوط جامع زیتونہ تونس میں موجود ہے

۵۹: العقیدة السنية

یہ بھی طبع نہیں ہوئی البتہ مخطوط مکتبہ دار صدام للمخطوطات میں محفوظ ہے

۶۰: الفتوحات

یہ طبع نہیں ہوا مخطوط دار صدام للمخطوطات میں موجود ہے

۶۱: قصيدة فب مدح الرسول

اس میں آپ کے کئی قصائد ہیں مخطوط مکتبہ خزائنہ اسلامیہ المغربیہ میں موجود ہے

۶۲: مولد النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

دوسرا نام مولد الرسول الاعظم ہے مخطوط مکتبہ ظاہریہ میں موجود ہے شیخ محمد فاضل

جیلانی استنبول کے حاشیہ سے شائع ہو چکا ہے

۶۳: نهر القادرية

شیخ محمد فاضل جیلانی استنبول کے حاشیہ سے شائع ہو چکا ہے

۶۴: منهاج العارف المنتقى

شیخ محمد فاضل جیلانی استنبول کی تحقیق سے شائع ہو چکا ہے

۶۵: أنوار الهادی

شیخ محمد فاضل جیلانی استنبول کے حاشیہ سے شائع ہو چکا ہے

۶۶: کتاب اصول الدین

یہ کتاب شیخ محمد فاضل جیلانی استنبول کی تحقیق سے شائع ہو چکا ہے

میرے قلم دان سے (جلد 1)

۶۷: المناجات النورانية

یہ کتاب شیخ محمد فاضل جیلانی استنبول کے حاشیہ سے شائع ہو چکا ہے

۶۸: آفات احوال للسائرین الی اللہ عزوجل

یہ کتاب شیخ محمد فاضل جیلانی استنبول کی تحقیق سے شائع ہو چکا ہے

۶۹: کتاب ذکر المقامات

یہ کتاب مرکز جیلانی للبحوث العلمیة والطبع والنشر، استنبول سے طبع ہو چکی

ہے

۷۰: المکتوبات

یہ کتاب شیخ محمد فاضل جیلانی استنبول کے حاشیہ سے شائع ہو چکا ہے

71: کتاب الاستغفار

یہ کتاب شیخ محمد فاضل جیلانی استنبول کے حاشیہ سے شائع ہو چکا ہے

72: نصح الجیلانی

یہ بھی مطبوع ہے

### انتہائی اہم نوٹ:

ان 72 کتب میں 30 کتب مطبوع ہیں باقی مفقود ہیں یا مخطوط مزید یہ کہ حضرت علامہ مولانا صدر الوری مصباحی دامت برکاتہم العالیہ اپنے ایک مضمون میں حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ تا تاریخوں نے جب بغداد میں عظیم طوفان برپا کیا علماء کا قتل عام کیا بغداد کی لائبریریاں جلائیں ان کی راکھ دریائے

میرے قلم دان سے (جلد 1)

دجلہ کے سپرد کردی کہ تین دن تک اس رکھ سے اس کا پانی سیاہ ہو کر بہتا رہا اسی فتنے میں وہ کتابیں بھی ان ظالموں نے نذر آتش کردی ہوں!!!

آپ کی کئی کتب مرکز جیلانی للبحوث العلمیة والطبع والنشر، اسطنبول دکتور شیخ محمد فاضل جیلانی کے زیر انتظام (تحقیق/شرح/حاشیہ) شائع ہو چکی ہیں مذکورہ بالا کتب کی مزید تفصیلات کے لیے کشف الظنون، ہدایۃ العارفین، المستدرک علی معجم المؤلفین، الشیخ عبد القادر الکیلانی منہجہ فی التربیة والسلوک کا مطالعہ فرمائیں حوالہ جات:

الشیخ عبد القادر الجیلانی الإمام الزاهد القدوة

المستدرک علی معجم المؤلفین

السیرة باز الاشہب

هدایة العارفین

فہرست مخطوطات دار الکتب الظاہریة

مقدمہ تفسیر الجیلانی

احوال و آثار حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

## تصانیف سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز

جہاں آپ نے زبانی و کلامی لوگوں کے دلوں میں علم کی شمع روشن کی وہاں آپ نے قلم سے بھی خدمات دین انجام دیں آپ کی چند تصانیف یہ ہیں



### (1) انیس الارواح

یہ فارسی میں ہے جس میں آپ نے اپنے مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات جمع فرمائے ہیں

### (2) کشف الاسرار

یہ کتاب بھی فارسی میں ہے اس کا موضوع تصوف ہے

### (3) رسالہ تصوف

یہ تصوف کے موضوع پر ایک اہم رسالہ ہے

### (4) کنز الاسرار

یہ کتاب آپ نے حضرت سلطان التمش رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کے لیے تحریر فرمائی تھی

### (5) رسالہ آفاق و انفس

یہ فارسی میں ہے اور طبع سے آراستہ نہیں ہوا

### (6) دلیل العارفين

یہ رسالہ آپ کے خلیفہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کو تحریر کیا ہے یہ کتاب فارسی میں ہے جس کے 57 صفحات ہیں یہ نہایت عمدہ مگر علوم و معارف سے بھرپور ہے جس کے اردو تراجم بھی موجود ہیں

### (7) رسالہ تصوف منظوم

یہ کتاب فارسی میں منظوم ہے جو آپ کی شعر و سخن کا آئینہ ہے

## (8) گنج اسرار

یہ رسالہ بھی آپ نے اپنے مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کا ایک حسین مجموعہ ہے

## شمائل ترمذی اور نفحات العطرية

شمائل ترمذی (کل احادیث کی تعداد 417)

الحمد للہ ربیع الاول کے ماہ مبارک میں اکابرین اہلسنت کے معمولات میں شمائل ترمذی کی تلاوت اور درس شامل رہا ہے آج بھی عرب میں شمائل ترمذی کی خصوصی مجالس قائم کی جاتی ہیں اور متصل اسناد دی جاتی ہیں یکم ربیع الاول سے 11 ربیع الاول اور 12 ربیع الاول تک 417 احادیث میں سے روزانہ کئی احادیث پڑھی جائیں کہ شمائل ترمذی مکمل ہو جائے گی اس حساب سے اگر کوئی

11 دن میں سے ہر دن 36 احادیث پڑھ لیں یا پانچوں نمازوں کے بعد 7 احادیث پڑھ لیں تو 11 ربیع الاول کو کتاب مکمل ہو جائے گی

اگر کوئی چاہتا ہے کہ 12 ویں کی شب یا دن میں کتاب ختم کرے تو 12 دن میں اختتام کے لیے 33 احادیث روزانہ پڑھ لیں یا پانچوں نمازوں کے بعد 6 احادیث مبارکہ پڑھ لینے سے 12 ربیع الاول کو کتاب کا اختتام ہو جائے گا

مزید یہ اس کتاب میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے 97 صحابہ اور صحابیات کی روایت

نقل کی ہیں ان روایتوں میں سب سے زیادہ تفصیل حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کی اس روایت میں جو انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب ہندابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہیں ان کے بعد حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم، صاحب النعلین و الوسادة حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات مذکور ہیں حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم جب ہندابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے تھے تو ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ان الفاظ سے کرتے تھے ”كَانَ وَضَافًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ یعنی لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ کرنے والے حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ تھے

### نفحات العطرية (صفحات 50)

یہ ایک چھوٹا سا کتابچہ ہے جسے محدث شام حضرت شیخ نور الدین عمر رحمۃ اللہ علیہ نے تالیف کیا ہے جس میں آپ نے حضور علیہ السلام کے مکمل حیات مبارک کا احاطہ صحیح احادیث کے انتخاب کے ساتھ کیا ہے جس سے اس کتاب کی اہمیت بڑھ جاتی اس کتاب کا اردو ترجمہ بنام "مختصر سیرت خیر البشر" تخصص فی الحدیث سال دوم 2020 کے علماء کرام نے کیا جس میں انہوں نے ترجمہ اس انداز سے ترتیب دیا ہے کہ عام آدمی باآسانی سمجھ سکے یہ کتاب ایک مجلس میں ختم کی ہو سکتی ہے

### دلوں کا گلدستہ

انسان کے دل میں ایک شہر ہوتا ہے اس کی گلیاں اور بازار ہوتے ہیں جہاں یادوں اور مُردوں کا ایک ہجوم رہتا ہے اس کی دکانوں میں ہزاروں طرح کی تمنائیں بکتی ہیں خریدی

اور بیچی جاتی ہیں اس کے کارخانوں میں محنت سانس لیتی ہے۔ اور اس کے باغوں میں کبھی کبھی چاند چمکتا ہے اور پھول مہکتے ہیں اگر انسان کے دل کے اس شہر میں ان دکانوں پر کتابیں نہ خریدی جارہی ہوں نہ بیچی جارہی ہوں تو یاد رکھیں یہ شہر بہت جلد ویران ہو جاتا ہے لحاظ اپنے دل کے اس شہر کو کتابوں سے بھی آراستہ کریں تاکہ شہر مزید مہکے اور مہکتا رہے

آج کی نسل کو کتابوں کی دنیا بہت روکھی پھسکی دکھائی دیتی ہے وہ بڑی یا چھوٹی سکرین میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ کارٹون ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ وہ لطف جو کتب بینی میں پنہاں ہے اسے سمجھنے کے لیے ان کے پاس وقت نہیں ہے۔ لکھاری کی انگلی پکڑ کے قاری جن فہم و فراست اور درون بینی کی وادیوں سے گزرتا ہے وہ وادیاں کارٹون کے شوخ رنگوں میں کہیں گم ہو کے رہ گئی ہیں۔ پھر یہ نئی نسل بیزا، برگر اور فاسٹ فوڈ کی دیوانی ہے تو تعجب کیسا! جن بچوں کو نیٹ تک رسائی حاصل ہے ان کے اندر سے

حیرت اور استعجاب کی معصومیت ختم ہو رہی ہے۔ کارٹون میں بچوں کو جنسی تعلیم دی جاتی ہے اچھی باتیں سیکھتا تو کوئی نظر نہیں آتی کتاب کی جگہ آئی پیڈ لے رہے ہیں آئی بکس پڑھنے کا رجحان بڑھ رہا ہے کتاب مسلسل نظر انداز ہوتی جا رہی ہے آئی بکس (کتابیں) پڑھنے والے بھی تعداد میں بہت کم لوگ ہیں

نیٹ کے بے شمار فوائد بھی ہیں لیکن یہاں کتاب کے حوالے سے تبصرہ ہو رہا ہے کہ کیا کتاب بھی ایک دن نوادرات میں شامل ہو جائے گی یا اس کی اہمیت پہ کوئی عملی قدم اٹھایا جائے گا! جب کہ مغربی ممالک میں پاکستان کے برعکس صورت حال ہے وہاں کتاب کو

اہمیت اور مقبولیت حاصل ہے کثیر تعداد میں کتابیں پڑھی اور چھاپی جاتیں ہیں پبلک پبلسز یہ افراد مطالعے میں گم نظر آتے ہیں۔ جبکہ پاکستان میں افراد موبائل میں گم دکھائی دیتے ہیں حتیٰ کہ محافل میں بھی لوگوں کی ایک تعداد موبائل میں مصروف نظر آتی ہے لیکن یہ سب رجحانات صحت مندانہ نہیں ہیں جو کہ معاشرے میں تیزی سے بڑھتے جا رہے ہیں اور ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہیں !!!

تحریر لکھے کی وجہ ہے کہ آج بتاریخ 25 ستمبر 2022 مکتبۃ المدینہ العربیہ فیضان مدینہ کراچی میں حاضری ہوئی جہاں الحمد للہ ان دونوں کتابوں کا پیش بہا خیرہ آیا ہوا ہے جس میں تقریباً 3000 تین ہزار نئے ٹائٹل (تین ہزار نئی کتابیں) آئے ہوئے ہیں جن میں ہر قسم کے علوم و فنون کی کتابیں شامل ہیں جیسے قرآن و علوم قرآن، حدیث و علوم حدیث، فقہ، متون، شروح، حواشی، صرف، نحو، فلسفہ، منطق، بلاغت، طب، سیرت و تاریخ، تراجم و طبقات غیرہ کتب شامل ہیں جن میں کئی کتابیں ایسی ہیں جو سرزمین پاکستان پر پہلی بار آئی ہیں یا در رہے یہ کتابیں بیروت لبنان سے منگوائی گئی ہیں اور محدود ہیں پہلے آئیں اور پہلے پائیں اگر آپ کتاب خرید نہیں سکتے تو کوئی بات نہیں کتابیں دیکھنے کے لیے آپ سے کوئی فیس نہیں لی جائے گی فقط کتاب دیکھنے کے لیے ہی مکتبہ پر تشریف لے آئیں

## کلوسونا

جامع الصخراء شہر قدس کی مسجدوں میں ایک ممتاز ترین مسجد ہے اور فن معماری میں دنیا کی خوبصورت ترین عمارتوں میں شمار ہوتا ہے اس مسجد اور گنبد کو 72 ہجری میں عبدالملک بن مروان نے تابعی بزرگ حضرت رجا بن حیوہ الکندی رضی اللہ عنہ اور یزید

بن سلام (مولیٰ عبد الملک بن مروان) کی نگرانی میں از سر نو تعمیر کروایا قبتہ الصخراء کے آٹھ کونے اور چار دروازے ہیں اس کے درمیان میں وہ پتھر (صخراء) موجود ہے جہاں سے حضور علیہ السلام کو سفر معراج پر لے جایا گیا حضور علیہ السلام کے قدموں کے نشان بھی اس پتھر پر موجود ہیں مختلف ادوار میں اس کی تزئین و آرائش کا کام جاری رہا اہم بات یہ کہ 1993 میں اردن کے شاہ حسین مرحوم نے قبتہ الصخراء پر 80 کلو سونے کا پتر چڑھانے کا اعلان کر دیا۔ جس پر اندازہ تھا کہ 8.2 ملین ڈالر خرچ آئیں گے۔ شاہ حسین مرحوم نے اپنے کئی مکان بھی بیچ کر اس کی ساری رقم گنبد صخراء کی آرائش پر لگا دی۔ اب کہا جاتا ہے کہ اس کے اوپر دو سو (200) کلو سونے کا کام ہو چکا ہے۔ جس نے اس عمارت کو نہ صرف فلسطین کی سب سے خوبصورت مذہبی عمارت بنا ڈالا بلکہ دنیا میں بھی بالکل منفرد شان و شوکت عطا کر رکھی ہے۔ بعد ازاں اس طرز تعمیر کو دنیا میں کئی جگہ نقل بھی کیا گیا۔ جیسے اٹلی میں St. Giacomo کا چرچ، بڈاپسٹ میں یہودیوں کا سینی گاگ Synagogue in - Budapest

اگر آپ صحن اقصیٰ میں کھڑے ہو کر درختوں کے جھنڈ سے دائیں طرف جھانک کر دیکھیں۔ تو دور جبل زیتون (اسے جبل مکبر بھی کہتے ہیں) کے نشیب میں ایک چرچ church of mary magdalene نظر آئے گا جسے عربی میں کنیسۃ القدسیہ مریم کہتے ہیں اس کے گنبدوں پر بھی سونا جڑا ہوا ہے۔ لیکن یہ گنبد چھوٹے چھوٹے اور بے کیف سے لگتے ہیں خاص طور پر گنبد صخراء کے سامنے۔ کہا جاتا ہے کہ وٹیکن سے پوپ جان نے یہاں کا دورہ کرتے ہوئے دنیا کے عظیم الشان گنبد صخراء کو دیکھ کر پوچھا کتنا سونا اس کے اوپر

جڑا گیا ہے؟ جب انہیں بتایا گیا کہ 200 کلو... تو انہوں نے اس چرچ پر دو سو ایک کلو سونا جڑنے کا حکم دیا۔ نقل نقل ہی ہوتی ہے خاص طور پر جو ضد کی وجہ سے ہو۔ مگر رب العالمین نے اس قبیلہ الصخراء کو وہ عزت و شان بخش جس کی نظیر نہیں ملتی اللہ فلسطین اور اہل فلسطین کی حفاظت فرمائے آمین

### كنيسة القيامة

جہاں شہر قدس اہل اسلام کے لیے مقدس ہے اسی طرح یہ شہر عیسائیوں کے لیے بھی مقدس ہے ان کے نزدیک مقدس ہونے کی چندہ وجوہ یہ ہیں وہ یہ کہ اس سرزمین پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی، یہیں زندگی گزاری، یہیں تبلیغ کی، یہیں ان پر کتاب کا نزول ہوا العیاذ باللہ یہیں انہیں مصلوب کیا گیا اسلام اس عقیدے کی نفی کرتا ہے بلکہ اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام صحیح سلامت آسمان پر اٹھائے گئے جس پر آیت شاہد ہے اور قیامت سے قبل نزول فرمائیں گے اس پر کئی احادیث وارد ہوئی ہیں چنانچہ رب العالمین سورۃ النساء میں ارشاد فرماتا ہے

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ ۗ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۗ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۗ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۗ (۱۵۷)

ترجمہ قرآن کنز الایمان: اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا

اور نہ اسے سولی دی بلکہ ان کے لئے اس کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا اور وہ جو اس کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں انہیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں مگر یہی گمان کی پیروی اور بیشک انہوں نے اس کو قتل نہ کیا۔

بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (۱۵۸)

ترجمہ کنز الایمان: بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۗ وَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا (۱۵۹)

ترجمہ کنز الایمان: کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔

آیت 157 تحت ابوصالح مفتی محمد قاسم دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں:

یہودیوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو قتل کر دیا ہے اور عیسائیوں نے اس کی تصدیق کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی تکذیب فرمادی۔ کیونکہ واقعہ یوں ہوا کہ جو منافق شخص یہودیوں کو حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا پتہ دینے کے لئے آپ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے گھر میں داخل ہوا وہ حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا ہم شکل ہو گیا اور آپ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ آسمان پر تشریف لے گئے۔ یہودیوں نے اسی منافق کو حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے



دھوکے میں سولی دے دی لیکن پھر خود بھی حیران تھے کہ ہمارا آدمی کہاں گیا نیز اس کا چہرہ حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ جیسا تھا اور ہاتھ پاؤں مختلف۔

(مدارک، النساء، تحت الآیۃ: ۱۵۷، ص ۲۶۳-۲۶۳)

اس کا ذکر اس آیتِ کریمہ میں ہو رہا ہے اور اسی وجہ سے وہ شک میں پڑ گئے اور یقینی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے تھے کہ وہ مقتول کون ہے؟ بعض کہتے ہیں کہ یہ مقتول حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ چہرہ تو حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا ہے لیکن جسم حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا نہیں، لہذا یہ وہ نہیں۔ یہودیوں کی پیروی میں آج کل قادیانی بھی اسی جہالت میں گرفتار ہیں۔

(صراط الجنان، پارہ 6، سورۃ النساء آیات 159، 158، 157)

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "العلل المتناہیة" ج 2 ص 915 پر ایک راہت نقل کرتے ہیں کہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُؤَكِّدُ لَهُ يَبِكْثَ خَمْسًا وَارْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِي قَبْرِي فَأَقُومُ أَنَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مِنْ قَبْرِ وَاحِدٍ بَيْنَ ابْنِ بَكْرٍ وَعَمْرٍو

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آئندہ زمانہ میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین پر نزول کریں گے شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی

پینتالیس سال حیات رہیں گے پھر ان کا انتقال ہوگا میرے قریب  
دفن ہونگے قیامت کے دن میں اور عیسیٰ بن مریم، ابوبکر اور عمر کے  
درمیان والی ایک قبر سے اٹھیں گے

(العلل المتناہیة ج 2 ص 915)

تحریر کا مقصد یہ تھا کہ اہل علم حضرات کے علم میں یہ بات آجائے کہ ان کے نزدیک  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک قبر بھی ہے العیاذ باللہ  
اس مقام کو کینسٹہ القیامہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جو عیسائیوں کے یہاں پہلا مقدس  
مقام ہے اس کنیسے (چرچ) کی کچھ تاریخ بھی ملاحظہ کریں

حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں بیت المقدس کی فتح  
اور صلیبیوں کی شکست فاش سے قبل اس مقام کا تمام انتظام و انصرام عیسائیوں کے پاس  
رہا لیکن آٹھ سو سال قبل یعنی 1187ء کو بیت المقدس کی صلیبیوں سے فتح کے بعد سلطان  
نے "کنیسۃ القیامۃ" کی کلید کسی عیسائی کے بجائے مسلمان خاندان کو دی اور یہ نصیحت  
کی اب تا ابد چرچ کی کلید (چابی) اسی خاندان کے پاس رہے گی۔ آج اس چرچ کے کلید  
بردار 49 سالہ ادیب جواد جوہر ہیں۔ جواد کے آباؤ اجداد نے صدیوں سے عیسائی عبادت  
گاہ کی کلید سنبھال رکھی ہے اور بغیر کسی تنازع کے وہ اپنی اولاد کو یہ امانت سونپتے چلے  
جاتے ہیں۔ جیسا کہ سلطان نے حکم فرمایا تھا۔

صلاح الدین ایوبی کی وفات کے بعد بیت المقدس کے حکمران یکے بعد دیگرے  
تحریری طور پر کلید بردار خاندان کی توثیق کرتے اور صلاح الدین ایوبی کی وصیت کو آگے

بڑھاتے رہے۔

سلطان صلاح الدین ایوبی نے کنیستہ القیامہ کی کلید کی ذمہ داری ایک مسلمان خاندان کو اس لیے سونپی تھی تاکہ شہر پر عیسائی مسلمانوں پر غلبہ حاصل نہ کر سکیں۔ اس کے علاوہ اس اقدام کے مالی فوائد بھی تھے۔ چرچ میں آنے والوں کے لیے عائد کردہ ٹیکس انہیں دروازے پر ہی ادا کرنا ہوتا تھا۔

قدس کے عیسائیوں کا کہنا ہے کہ مسیحی برادری کی عبادت گاہ کی کلید برداری ایک مسلمان خاندان کے ہاتھ میں ہونے کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ فلسطین کے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان امن قائم ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ چرچ فلسطین میں امن بقائے باہمی کی ایک زندہ علامت ہے۔

شہر قدس میں اس طرح کے عجائب و غرائب سے بھرپڑا ہے  
رب العالمین اہل قدس کے مسلمانوں کی غیب سے مدد فرمائے آمین

## انبیاء کرام علیہم السلام اور خدمت خلق

رب العالمین نے قرآن مجید میں چند انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات بیان فرمائے ہیں۔ ان واقعات میں ان انبیاء کرام علیہم السلام کے کردار کے جو پہلو نمایاں طور پر بیان ہوئے ہیں ان میں زیادہ تر خدمت خلق اور شفقت علی الخلق کے واقعات و اعمال ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پوری زندگی میں دعوت تبلیغ کے ساتھ جو کام نمایاں نظر آ رہے ہیں وہ خدمت خلق کے عظیم کارنامے ہیں۔ کہیں مظلوم لوگوں کو ظالم کی غلامی اور قید و بند کی صعوبتوں سے نکال کر آزادی دلانا تو کہیں بے بس عورتوں کے ریوڑ کو پانی پلانا۔ کہیں کسی

مظلوم فریادی کی فریاد پر پہنچنا تو کہیں پوری قوم کے لیے کھانے، پینے اور سائے کا بندوبست کرتے ہوئے نظر آنا۔ اسی طرح دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا معاملہ ہے، جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لوگوں کو بیماریوں سے نجات دلانا، حضرت داؤد علیہ السلام لوگوں کے تنازعات حل فرمانا، ان کے لیے برتن اور دیگر ضروریات کا سامان تیار کرنا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مہمانوں کو کھانا کھلانا، حضرت زکریا علیہ السلام کا حضرت مریم رضی اللہ عنہا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ) کو اپنی کفالت میں لینا

معلوم ہوا خدمت خلق انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ کار رہا ہے، لہذا ہم میں سے بھی جس سے جتنی ہو سکے امت مسلمہ کی خدمت کرے۔

موجود صورتحال میں برسات اور سیلاب کی تباہ کاریوں نے ملک کو خطرناک صورتحال میں ڈال دیا ہے، یہی موقع ہے کہ ہم سیلاب زدگان کی خدمت کریں۔ اگر آپ جسمانی طور پر مدد نہیں کر سکتے تو مالی طور پر ضرور مدد کریں، ان اداروں کو فنڈ کریں جو اس صورتحال سے نمٹ رہے ہیں جیسے FGRF، سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ، فیضان شریعت فاؤنڈیشن وغیرھا

رب العالمین جن جن کا نقصان ہوا انہیں بہترین نعم البدل عطا فرمائے  
ان کی غیب سے مدد فرمائے  
جو مدد کر رہے ہیں ان کو دنیا و آخرت میں برکتیں عطا فرمائے آمین

## لوبے کے جوتے

امام عبداللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "معرفة علوم

الحديث "میں نقل کرتے ہیں عظیم محدث حضرت عمرو بن ابی سلمہ رحمۃ اللہ علیہ امام الحدیث حضرت امام اوزعی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں چار سال رہے اور اس طویل عرصے میں انہوں نے صرف تیس (30) حدیثیں ان سے سماعت (یعنی سنین) فرمائیں ایک وہ حضرت امام اوزعی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی حسرت کے ساتھ کہنے لگے "انا الزم لك منذ سنوات ولم اسمع منك الا ثلاثين حديثا" یعنی آپ کی خدمت میں رہتے ہوئے مجھے چار سال ہو گئے لیکن اس طویل عرصے میں صرف تیس حدیث آپ سے حاصل کر سکا

امام اوزعی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں ارشاد فرمایا:

وتستقل ثلاثين حديثا في اربعين سنوات ولقد سار جابر

بن عبد الله الى مصر واشتري راحلة فكبها حتى سأل عقبه

بن عامر عن حديث واحد وانصرف الى المدينة

یعنی چار سال کے عرصے میں تیس حدیثوں کا ذخیرہ تم کم سمجھ رہے ہو حالانکہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے سواری خریدی اور اس پر سوار ہو کر مصر گئے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث پوچھی اور واپس مدینہ آ گئے

(معرفة علوم الحديث ص 9)

مطلب یہ ہے کہ چار سال کی مدت میں تیس احادیث کی سماعت کو بھی غنیمت جانو کہ ایک عظیم نعمت کم مدت میں حاصل ہوگی ورنہ عہد صحابہ میں تو صرف ایک حدیث کے لیے لوگ دور دراز ملکوں کا سفر اختیار کرتے تھے صرف ایک حدیث پر دو مہینے کی مدت بھی اگر صرف

ہوتی تو آپ حساب لگائیں کہ تیس احادیث کے لیے کتنی مدت چاہیے تھی بلکہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصریح کے مطابق عہد صحابہ میں طلب حدیث کے لیے سفر اتنا لازم تھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے "لطالب العلم یتخذ نعلین من حدید طالب علم کو چاہیے کہ اپنے لیے لوہے کے جوتے تیار کرائے"

(معرفة علوم الحدیث ص 9)

تا کہ بغیر کسی تکلیف کے ساری عمر وہ طلب حدیث میں سفر کرتا رہے  
اللہ ہمیں بھی علم دین سیکھنے میں ذوق و شوق عطاء فرمائے آمین

## حضور علیہ السلام کی زیارت بند ہوگی

2019 کی بات ہے اہل سنت کے معروف مفتی صاحب ہیں اور عظیم درس گاہ کے شیخ الحدیث بھی ہیں ان کے یہاں ہر بدھ کو طلبہ کے درمیان سوالات کا سلسلہ ہوا کرتا تھا کافی بار مجھے بھی اس میں شامل ہونے کی سعادت ملی سوالات کا سلسلہ شروع ہوا سوال ہوا کہ اغیار کی کتابیں پڑھ سکتے ہیں چاہے روڈ کی نیت سے پڑھے؟

مفتی صاحب نے جواب دیا: پڑھنا اور نہ پڑھنے کے حوالے سے ایک ماضی قریب کے واقعے سے اندازہ لگائیں کہ مجھے ایک دوست جو شام میں رہتے ہیں نے بتایا کہ عرب میں آج بھی ایسے کئی افراد ہیں جنہیں اکثر و بیشتر حضور علیہ السلام کی زیارت شرف حاصل رہتا ہے ایسے ہی ایک عالم دین کو کسی نے ایک کتاب بطور تحفہ دی وہ شیخ کہتے ہیں حضور علیہ السلام کی زیارت کا سلسلہ اچانک بند ہو گیا مگر وجہ سمجھ میں نہ آئی آخر مجھ سے ایسی کیا خطا ہو گئی کی حضور علیہ السلام نے زیارت کے سعادت نہ دی کئی روز گزر گئے اس دوران ان

عالم دین کے ایک دوست ان سے ملنے آئے اور کہتے ہیں کہ آپ کی زیارت کا سلسلہ بند ہونے کی وجہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خواب میں زیارت کا شرف دے کر ارشاد فرمایا کہ آپ کی لائبریری میں ایک کتاب کی وجہ سے ہے اسے باہر نکال دفعہ کریں ان شاء اللہ زیارت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا

اس کتاب کا نام "تقویۃ الایمان" ہے

ان حضرت نے کتاب اپنی لائبریری سے باہر نکال دی اسی رات سے زیارت کا سلسلہ پھر سے شروع ہو گیا

مفتی صاحب فرماتے ہیں یہ ایسی کتابیں رکھنے کی یہ نحوست ہے ان کا پڑھنا اور اس کتاب کے اعتقادات کو اپنے عقائد میں شامل کرنا روحانیت اور دنیا و آخرت کے لیے تباہ کن ہے ہاں خدر د کی طرف نہ جائیں بلکہ ان ماہرین کو جو جنہوں نے رد لکھا ہے وہ پڑھیں تو بہتر ہے

## بارش کے متعلق کچھ قرآن و حدیث سے

بارش اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، بارش ہی اس روئے زمین پر پانی کا اصل مصدر ہے، بارش نہ ہو اور ہمیشہ دھوپ ہی دھوپ رہے تو چشمے، کنویں، نہریں اور دریا خشک ہو جائیں، ہوا میں ناقابل برداشت گرمی پیدا ہو جائے، اناج اور پھلوں کی پیدائش بند ہو جائے، درخت اور کھیتیاں سوکھ جائیں حتیٰ کہ انسانی جسم بھی سوکھ جائے اور طرح کے امراض اہل زمین کو گھیر لیں، جس کی وجہ سے زندگی انتہائی مشکل بن جائے، لیکن اسی کے ساتھ ساتھ اگر زمین پر ہمیشہ بارش ہی ہوتی رہے اور دھوپ دکھائی نہ دے تو زمین پر

سیلاب آجائے، کھیتیاں برباد ہو جائیں، میوے اور پھل خراب ہو جائیں، آمد و رفت کا سلسلہ منقطع ہو جائے کاروبار ہو جائیں حتیٰ کہ جسم انسانی ڈھیلے پڑ جائیں اور مختلف قسم کے امراض اہل دنیا کو گھیر لیں۔

اسلئے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں نہ متواتر بارش کا نظام رکھا ہے اور نہ ہی متواتر دھوپ اور خشکی، کا بلکہ اہل زمین پر بطور رحم کے دونوں کیلئے الگ الگ موسم اور الگ الگ مقدار رکھی ہے رب تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خِزْيَةٌ ۖ وَمَا نُنزِّلُ إِلَّا بِقَدَرٍ  
مَّعْلُومٍ (حجر: ۲۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں اور ہم اسے نہیں اتارتے مگر ایک معلوم اندازے سے

تفسیر صراط الجنان میں اس آیت کے تحت ہے کہ: اس آیت میں شے سے مراد ہر وہ چیز ہے جو ممکن ہو اور خزانے سے مراد قدرت اور اختیار ہے۔ آیت کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ تمام ممکنات اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت داخل اور اس کی ملک میں ہیں، وہ انہیں جیسے چاہے عدم سے وجود میں لے آئے اور ممکنات میں سے جس چیز کو اللہ تعالیٰ وجود عطا فرماتا ہے اسے اپنی حکمت اور مشیت کے تقاضے کے مطابق مُعَيَّن مقدار کے ساتھ وجود عطا فرماتا ہے۔

مزید یہ کہ قرآن کریم میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ بارش کب ہوگی اس کا علم بھی صرف اللہ کو ہے اس کا یہی معنی ہے کہ اس کا کلی علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے، یہوں تو حضرت



یوسف علیہ السلام نے بھی بارش نازل ہونے کی خبر دی ہے  
ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَ فِيهِ  
يُغَصِّمُونَ (يوسف: ۴۹)

ترجمہ کنز الایمان: پھر ان کے بعد ایک برس آئے گا جس میں لوگوں کو  
میٹھ دیا جائے گا اور اس میں رس نچوڑیں گے۔

اور ہمارے غیب دان نبی حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بارش کے نزول  
کی خبر دی ہیں:

ما من بامطر ساعة من ليل ولا نهار الا والسماء تمطر فيهما  
يصف الله حيث يشاء

(الشافعي عن مطلب بن حنظب)

۱ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مطلب بن حنظب سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی ہر ساعت میں بارش نازل ہوتی ہے اور  
اللہ تعالیٰ جہاں چاہتا ہے اس بارش کو لے جاتا ہے۔

(کنز العمال، ج 7 ص 832 رقم الحدیث 21590)

اسی طرح سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ  
عنہما نے فرمایا: کوئی سال دوسرے سال سے زیادہ بارش والا نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ اس  
بارش کو جہاں چاہتا ہے لے جاتا ہے اور بارش کے ساتھ فلاں فلاں فرشتے نازل ہوتے ہیں  
اور وہ لکھتے ہیں کہ کہاں بارش ہو رہی ہے اور کس کو رزق مل رہا ہے اور اس کے قطروں سے  
کیا نکل رہا ہے۔ (المستدرک ج 2، ص 403)

## بارش نہ ہونے کا ایک سبب:

جب لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بارش کو روک دیتا ہے اگر زمین پر چوپائے موجود نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا۔  
(ابن ماجہ، کتاب الفتنہ، رقم الحدیث 4019،)

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی تو اس سے بارش روک لی جاتی ہے۔

(العجم الکبیر، رقم الحدیث 10992)

## بارش میں حضور علیہ السلام کا عمل

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا

رای المطر قال: اللهم صَيِّبْنَا فَعَاً

یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے "اللهم

صَيِّبْنَا فَعَاً" اے اللہ اسے نفع بخش بارش بنا

(صحیح البخاری، باب الاستسقاء، رقم الحدیث 1032)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہم پر بارش ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اور کندھوں کیڑا اتار دیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بارش کا پانی پہنچا۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لئے کہ یہ ابھی ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آئی ہے۔ (صحیح مسلم باب المسافر، رقم الحدیث 46434)

## بارش کے فائدے:

- 1: پانی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے اسلئے اسے برا نہیں سمجھنا چاہئے
- 2: قحط سالی دور ہوتی ہے
- 3: بدلی کی گرج و چپک چونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اس لئے گرج کو باری تعالیٰ کی تسبیح سے تعبیر کیا گیا ہے
- 4: بارش کے لمحات میں مزاج میں تازگی پیدا ہوتے
- 5: توبہ و استغفار کی طرف دل مائل ہوتا ہے
- 6: رب تعالیٰ کی مزید نعمتیں دیکھنے اور کھانے کھانے کا دل چاہتا ہے

## بارش میں ہمیں کیا کرنا چاہیے

- 1: پانی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور وہی پانی نازل کرتا ہے لہذا اسکی نسبت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف کرنا چاہئے اور اسے موسمی صورت حال وغیرہ کا نام دیکر اپنے گناہوں پر پردہ نہیں ڈالنا چاہئے
- 2: بدلی دیکھے تو اسکی کیفیت خوف ورجا کی ہو اسلاف بادلوں دیکھ کر خوف خدا میں گم ہو جایا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا کرے۔
- 3: بارش کا نزول ہو رہا ہو تو خیر و بھلائی کی دعا کرنا نہ بھولے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ ہے کہ تین موقعوں پر دعا کی قبولیت طلب کرو اس میں ایک بارش کے موقع بھی ہے
- 4: بارش میں نہائے کہ یہ سنت ہے اور بارش کے پانے کا کچھ حصہ اپنے جسم پر بھی لے
- 5: بادل کی گرج سنے تو یہ پڑھیں

### سبحان الذی یسبح الرعد بحمده والملائکة من خیفته

6: بارش کے وقت یہ درود پاک پڑھیں اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد بعد قطرات الامطار جو یہ درود پاک بارش کے وقت پڑتاھے اللہ عزوجل بارش کے ہر قطرے کے برابر درود پڑھنے والے کو ثواب عطا فرماتاھے

7: بارش اگر نقصان دہ ہونے لگے یا سیلاب سے ہلاکت کا اندیشہ پیدا ہو جائے تو اذان دینے سے نقصان اور ہلاکت کا خطرہ ٹل جاتا ہے

8: گاڑی آہستہ چلائیں گاڑی چلانے میں گیلی سڑک سے خشک سڑک کو ترجیح دیں

9: بانک یا کار چلانے والے پیدل چلنے والوں کا خیال رکھیں عموماً کیچڑ سے پیدل چلنے والوں کے کپڑے خراب ہو جاتے ہیں

10: الیکٹرونک اشیاء کو براہ راست ہاتھ لگانے سے گریز کریں

11: جب تک بارش ہو رہی ہے گھر سے باہر نہ جائیں

12: کھانے کی ایسی چیزوں سے پرہیز کریں جو صحت کے لیے نقصان دہ ہو

### مطالعہ کرنے والے حضرات متوجہ ہوں

کسی بھی کتاب کا مطالعہ اس وقت تک شروع نہ کریں اس کتاب کا مقدمہ / مقدمتہ المؤلف / مقدمتہ التحقیق / دیباچہ / پیش لفظ جب تک پڑھ اور سمجھ نہ لیں لیکن ہمارے یہاں مقدمہ کو کتاب کا حصہ ہی نہیں سمجھا جاتا اور ساری کتاب پڑھ لی جاتی ہے جبکہ مقدمہ کے صفحات دو چار سے زیادہ نہیں ہوتے آخر مقدمہ ضروری کیوں ہے؟ وجہ یہ کہ مصنف / مؤلف / محقق یہ لکھتے ہیں کہ

اس کتاب میں کیا ہے، کتاب لکھنے کی وجہ کیا بنی؟، کسی طرح لکھی، اس موضوع پر تحقیق کیوں کی؟، کتاب کا اسلوب و منہج، ماخوذات و غیرہا جس سے کتاب کو سمجھنا اور بھی آسان ہو جاتا ہے لہذا کتاب کو پڑھنے سے قبل اس کتاب کا مقدمہ لازم پڑھا کریں اس کے بہت فوائد ہیں۔

جس کتاب پر علماء و مشائخ کرام کی تقریظ ہو ان کو بھی پڑھ لینا چاہیے کیونکہ علماء کرام ان کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد ہی تقریظ لکھتے ہیں جس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ تقریظ لکھتے والے حضرات کتاب کا نچوڑ چند الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں اور کتاب کی خوبیاں بیان کرتے ہیں جن کی طرف مطالعہ کرنے والے کی توجہ بھی نہیں ہوتی جیسے شرح کشف المحجوب پر ایک صاحب کی تقریظ نظر سے گزری لکھتے ہیں کہ: کشف المحجوب تصوف کی کتاب معروف ہے دراصل یہ کتاب عقائد اہلسنت کی بھی بن جاتی ہے جب آپ اسے عقائد کی کتاب سمجھ کر پڑھیں

اللہ ہمیں مطالعہ کا صحیح حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

## دارالحدیث النوریة

سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ نے شام میں کئی مساجد، مدارس کی تعمیرات کروائی جیسے مدرسۃ النوریة، جامعہ عالیۃ الکبریٰ وغیرہا جن میں قدیم ترین "دارالحدیث النوریة" ہے یہ قلعہ دمشق اور جامع الاموی الکبیر کے درمیان واقع ہے جسے سلطان نے 559ھ کو حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کے لیے تعمیر کروایا یہاں کے پہلے مہتمم آپ رحمۃ اللہ علیہ تھے آپ کے بعد ابوالقاسم بن عساکر رحمۃ اللہ علیہ

میرے قلم دان سے (جلد 1)

کے بیٹے مہتمم بنے پھر بہاء الدین القاسم بن ابی القاسم بن عساکر پھر زین الامناء بن عساکر مہتمم بنے۔

اگرچہ دارالحدیث سادہ تھا لیکن اس میں اس قدر جید اور ذہین محدثین کرام کا جھوم رہتا تھا کہ شاید ہی کبھی کم ہو

حافظ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے اس دارالحدیث میں 1300 (ایک ہزار تین سو) مرد اور 80 (اسی) محدثات خواتین سے سماع حدیث کیا

اس دارالحدیث میں درج ذیل محدثین شیوخ الحدیث رہے امام حافظ مزنی، بہاء الدین النابلی، تاج الدین انفراری، جمال الدین بن الصایونی، مجلد الدین بن المہتار، فخر الدین حنبلی، علاؤ الدین بن عطار، شرف الدین نابلسی، رحمہم اللہ اس وقت دارالحدیث کے شیخ الحدیث الشیخ محمد مجیر الخطیب حفظہ اللہ ہیں ان محدثین کرام کی فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دارالحدیث کس قدر اہمیت کا حامل تھا کیونکہ ہر دارالحدیث اپنے اساتذہ کی وجہ سے شہرت پاتا اور مرجع خلائق بنتا ہے۔

انتہائی دلچسپی کی بات یہ ہے 587ھ سے لیکر 596ھ تک یہاں کئی مجالس و دروس کا سلسلہ ہوا ان میں ایک مجلس کا انعقاد کیا گیا جس کا موضوع "جہاد" تھا اس مجلس کے متعلق امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں "ما قصرت منہ" یعنی میں اس مجلس سے قاصر رہا۔ 576ھ کو اس "مجلس جہاد" میں حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ بھی شریک ہوئے وہ اول تا آخر اس مجلس میں شریک رہے یہاں تک کہ بیت المقدس فتح کر دیا علماء کرام فرماتے ہیں کہ ان کی فتح بیت المقدس کی دعا اسی مجلس میں قبول ہوئی اور جزبہ جہاد

یہیں سے ملا (دارالحدیث النوریة حرر وثنق تاریخ دمشق ص 263)

اس دارالحدیث پر ایک مستقل کتاب بھی لکھی گئی جس میں دارالحدیث کی مکمل تاریخ بیان کی گئی ہے اور جس جس نے یہاں تدریسی خدمات انجام دی ہیں ان کی تاریخ بھی بیان کی گئی ہے کتاب کا نام " دار السنہ دار الحدیث النوریة بدمشق تاریخها و تراجم شیوخها " ہے

اللہ ان بزرگوں کا صدقہ عطاء فرمائے آمین

## اہل بیت کرام میں سندھ کا حصہ

سندھ سے بصرہ، شام، عراق، مصر، اندلس، کی طرف کئی قبائل و خاندانوں نے ہجرت کی ان مہاجرین سندھ میں بعض ایسی سعادت مند ہستیاں بھی نکلیں جو محدث، مفسر، ادیب، محقق، مصنف و مؤلف بنیں بالخصوص خاندان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی جگہ حاصل کر کے اپنی قوم و ملت کے لئے باعث عزت و سعادت بن گئیں۔ چنانچہ سید السادات حضرت امام سجاد زین العابدین رضی اللہ عنہ کی زوجہ جن کا نام "حیدان" تھا ان کے بطن اطہر سے دو فرزند حضرت سیدنا امام زید و سیدنا عمر رضوان اللہ علیہم اجمعین پیدا ہوئے آپ مہاجرین سندھ میں سے تھیں

آپ کے متعلق امام ابن قتیبہ اپنی کتاب "المعارف" میں لکھتے ہیں کہ: زید بن علی

بن الحسین (رضی اللہ عنہم) فکان یکنی ابا الحسن و امہ سندیۃ

یعنی زید بن علی بن الحسین رضی اللہ عنہم ان کی کنیت ابو الحسن تھی اور ان کی والدہ

ماجدہ سندھی خاتون تھیں (المعارف ص 216)

حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے اولاد کی حوالے سے رقمطراز ہیں کہ:

عمر و زید لامر ولد تسی حیدان فہذا امر زید بن علی

السندیۃ

ترجمہ: عمر اور زید (رضی اللہ عنہم) کی والدہ ایک ام ولد کنیز ہیں

جن کا نام حیدان ہے تو یہی وہی خاتون (حیدان) ہیں حضرت زید

بن علی (رضی اللہ عنہم) کی والدہ سندھی ہیں

(تاریخ ابن عساکر، ج 6، ص 15، 16)

## صحیح البخاری نسخہ حمیدیہ

1311 ہجری میں غیر مسلم قوتوں نے بخاری شریف پایہ تخت (استنبول) میں فری بانٹے اس کی اطلاع سلطان عبدالحمید خان ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو دی گئی کہ چند افراد بخاری شریف پایہ تخت میں بانٹ رہے ہیں ایک نسخہ سلطان تک پہنچایا گیا چونکہ سلطان رات سونے سے قبل پابندی سے بخاری شریف کی تلاوت کیا کرتے تھے رات تلاوت کے دوران سلطان کو ایسی روایات نظر سے گزریں جو پہلے بخاری شریف میں نہ تھیں صبح اٹھتے ہی سلطان نے شیخ الاسلام کو بلوایا اور اس بخاری شریف کے نسخے کی تحقیق کا حکم جاری کیا بعد از تحقیق سے معلوم ہوا کہ ان نسخوں میں تحریف ہوئی ہے ان میں موضوع روایات وغیرہا داخل کی گئی ہیں مزید یہ کہ سلطان کے حکم سے ان تحریف شدہ تمام نسخوں کو تھومیل میں لے



کر شیخ الاسلام کے مشورے سے ان کو جلوادیا پھر 1311ھ میں بڑے پیمانے پر درست بخاری شریف کی طباعت کا کام ہوا اور عوام و خواص میں اسے تقسیم کیا اللہ تعالیٰ سلطان پر کڑوروں رحمتوں کا نزول فرمائے اور ہمیں ایسے نیک صالح حکمران عطاء فرمائے آمین

## تحریر میں اچھے موضوع کی شرائط

یوں تو تحریر لکھنے کا شوق آدھی سے زیادہ دنیا کا ہوتا ہے تحریر لکھنے کی ابتداء لکھنے سے نہیں مطالعہ سے ہوتی لکھنے سے قبل آپ کا مطالعہ کا پابند ہونا ضروری ہے ایک بات یاد رکھیں اچھی تحریر اور خوبصورت تقریر کا فن مطالعہ سے ہی آتا ہے جب ہم تحریر میں موضوع کی بات کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ہر موضوع علم کے لحاظ سے کامل واکمل ہوتا ہے بلکہ ایک اچھے موضوع کے لئے چند شرائط ہیں

### 1: جدت اور حسن انتخاب

موضوع کی جدت اور حسن انتخاب کی اولین شرط ہے یہ ضروری ہے کہ اس موضوع پر پہلے نہ لکھنا گیا ہو اگر لکھا گیا ہے تو تین امر ہونگے

- (1) دوبارہ لکھنا علمی اور ادبی سرقہ و خیانت کا اقدام ہو سکتا ہے
- (2) پہلے سے لکھے ہوئے کام کو دوبارہ نئے انداز سے لکھنا
- (3) تحریر اس موضوع پر پہلے سے لکھی گئی ہے مگر منظر عام پر نہیں لایا گیا منظر عام پر لانے کے لیے دوبارہ اس موضوع پر کام کرنا

2: موضوع میں دلچسپی

موضوع میں دلچسپی اور رغبت بہت ضروری شرط ہے اسی پر تحریر کا دار مدار ہوتا ہے لہذا ضروری ہے کہ ایسا موضوع انتخاب کیا جائے جس میں محرر کی ذاتی دلچسپی و رغبت ہو کیونکہ اسی ذاتی شوق کی وجہ سے محرر (تحریر لکھنے والا) ایک سنجیدہ، مفید تحریر، غیر جانبداری سے لکھتا ہے اور اس کی علمی شخصیت نمایاں ہو کر سامنے آتی ہیں

3: جامع اور وضاحتی

یہ بھی ضروری ہے کہ موضوع اپنے معنی کے اعتبار سے بالکل واضح اور اپنے مقصد و مراد پر دلالت کرنے والا ہو اس میں افکار کی گہرائی پائی جائے اسلوب میں پختگی اور واضح دلکش ہو اور کسی قسم کا التباس اور پیچیدگی نہ پائی جائے

4: تسوید (یعنی موضوع کے عین مطابق لکھنا)

تحریر نہ اتنی لمبی ہو کہ بیزار کر دے اور نہ اتنی مختصر ہو کہ مفہوم واضح ہو سکے تحریر میں جامعیت و قلت کو بھی شرط قرار دیا گیا ہے "خیر الکلام ما قل و دل" یعنی بہترین کلام وہ ہے جو کم الفاظ پر مشتمل ہو اور زیادہ معانی سمجھا دینے والا ہو

5: مصادر و مراجع کی دستیابی ہو

موضوع کے انتخاب سے قبل مصادر کی دستیابی کا یقین کر لینا چاہیے محرر کو ایسے موضوع کو منتخب کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے جس کے مصادر و مراجع نادر الوجود اور کم یاب ہوں تاکہ اس کا وقت اور محنت ضائع نہ ہوں بارہا دیکھا گیا ہے کہ مصادر و مراجع کی عدم دستیابی کے سبب موضوع بدلنا پڑتا ہے جس سے محنت اور وقت کا ضیاع ہوتا ہے ایسی

تحریر کا انتخاب ہی نہ کریں جس میں مصادر و مراجع نہ ہو

6: مدت تحریر کا لحاظ

موضوع کو منتخب کرتے وقت اس بات کا لحاظ بھی ضروری ہے تحریر کی تیاری اور جمع مواد کرنے کی مقررہ مدت کے اندر اس موضوع پر لکھنا ممکن ہو ایسا موضوع منتخب نہ کیا جائے جس کے جمع مواد کے لیے بہت زیادہ وقت لگ جائے

7: اخراجات

بعض تحریر اپنے موضوع کے لحاظ سے انتہائی پرکشش جاذب نظر ہوتی ہیں لیکن ان کی تکمیل کے لئے اتنا ہی سرمایہ دار کار ہوتا ہے جس کی ہر شخص طاقت نہیں رکھتا لہذا موضوع کے انتخاب سے قبل اس پر خرچ ہونے والی لاگت کو مد نظر رکھنا چاہیے جیسے موبائل، انٹرنیٹ پیسج، کتب، PDF Book (جو پیسوں سے ڈاؤن لوڈ ہو)، کمپوزنگ، پرنٹنگ وغیرہا

8: معاشرے کو مد نظر رکھیں

انتخاب موضوع کے لئے ایک بنیادی شرط یہ بھی ہے کہ اسے معاشرے میں مقبولیت حاصل کرنے کے لیے بہت سے ایسے موضوعات ہیں کہ جن کو ضبط تحریر لانا چاہتا ہے لیکن معاشرہ اس کی اجازت نہیں دیتا لہذا ایسے موضوعات کو انتخاب کرنے اور ضبط تحریر لانے سے کوسوں دور رہے کیونکہ جب وہ اپنے معاشرے کو چیلنج کرے گا تو اسے بہت شدید حالات کا سامنا کرنا پڑے گا ایسے حالات اور واقعات کے مطابق تحریر لکھیں

9: موضوع کی معرفت

ایسا موضوع ہرگز انتخاب نہ کریں جس کے بارے میں آپ کچھ بھی نہ جانتے ہوں یا

بہت کم جانتے ہوں الحاصل ایسے موضوع کا انتخاب کیا جائے جس کے بارے میں کچھ نہ کچھ سے زیادہ معرفت ہو جیسے آپ کی معلومات فن حدیث میں ہے اور تحریر آپ نے فلکیات کے متعلق لکھی ہے آپ کی معلومات منطق میں وسیع ہے مگر تحریر سائنس میں لکھی ہے

10: اردو ادب

یہ سب سے انتہائی اہم شرط ہے جسے عموماً نظر انداز کر دیا جاتا ہے الفاظ یا معانی کا تکرار ہرگز نہ ہونا چاہیے الفاظ کو مکرر لانا پڑے تو مترادفات کا استعمال کریں اس سے عبارت میں حسن بھی پیدا ہو جائے گا مزید یہ کہ اردو ادب کی کتب دیکھیں اور ماہرین سے رجوع کریں

11: تبیض (تحریر پر نظر ثانی/پرفریڈنگ کیجئے)

تحریر لکھنے کے بعد کسی اچھے اور بہترین لکھاری سے ضرور چیک کروائیں تاکہ اغلاط اسی وقت نکال کر درست کر لی جائیں اور نظر ثانی کرتے وقت تحریر میں کانٹ چھانٹ، حذف و اضافہ کیجئے اور اپنے اعتبار سے ایک بار پھر مکمل کیجئے

12: خود کو پہچانیں

محرر کو تحریر کا موضوع منتخب کرنے سے قبل اپنے آپ سے مندرجہ ذیل سوالات

کرنے چاہیں

کیا میں اپنے موضوع کو پسند کرتا ہوں؟

کیا اس موضوع میں میری رغبت ہے؟

کیا یہ میرے لئے اس قدر دلچسپ ہے کہ میں اس پر محنت کر سکوں؟

کیا مجھ میں اس تحریر کو سرانجام دینے کی صلاحیت و طاقت بھی ہے؟

کیا یہ موضوع اس قابل ہے کہ اس پر ذہنی و جسمانی اور مالی محنت صرف کی جائے؟  
کیا اس موضوع پر مقررہ مدت کے دوران تحریر تیار کرنا ممکن ہے؟  
کیا اس موضوع کا پوری طرح استیعاب ممکن ہے؟  
اس طرح کے دیگر سوالات طالب علم کی رغبت و دلچسپی اور تحریر سازی کی صلاحیت کا جائزہ لینے کے لئے معاون ثابت ہوتی ہیں اپنے طور پر بھی سوالات تیار کیے جاسکتے ہیں

### نوٹ:

تحریر کا خاکہ اور کچھ مواد ڈاکٹر خالق داد ملک کی کتاب "تحقیق و تدوین کا طریقہ کار" سے مقتبس ہے مزید ان میں بھی اضافہ کیا جاسکتا ہے جس سے تحریر شاندار ہو سکتی ہے

1: نئے اور اچھوتے الفاظ

2: محاورات و ضرب الامثال

3: تلمیحات و معنی الفاظ

4: پسندیدہ مصرعے یا موضوع کے مطابق اشعار

5: تشبیہات و استعارات

6: خیال انگیز اور موثر جملے اور فقرے

اللہ ہمیں دین اسلام کے لیے لکھنے کی توفیق عطا فرمائے

## حضور علیہ السلام کے رضاعی بیٹے

خواجہ خواجگان، امام الحدیث حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 21 ہجری میں ہوئی جب خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال باقی

تھے (1) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو تخنیک دی (2) آپ کی والدہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں بعض دفعہ دیگر کام کاج وجہ سے گھر سے باہر جاتیں اور آپ رونے لگتے آپ کو روتا دیکھ کر ام المؤمنین انہیں اپنا دودھ پلا دیتیں اس طرح آپ کو ام المؤمنین کی رضاعت کا شرف حاصل ہوا بعض آئمہ کرام کا کہنا ہے کہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جس فصاحت و حکمت کے حامل تھے وہ سب اسی دودھ کی برکت تھی اس کے علاوہ دیگر ازواج مطہرات کے گھروں میں بھی ان آمد و رفت رہتی تھی مزید ایک مقام پر فرماتے ہیں خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جب کہ ان کی تقریباً 13 سال کی تھی وہ بے تکلف ازواج مطہرات کے گھروں میں آتے جاتے تھے (3) ام المؤمنین آپ کو اکثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے پاس دعا کے لیے بھیجا کرتیں اور خلیفہ ثانی حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کے لیے ان الفاظ میں دعا کی تھی کہ "اے اللہ اسے دین کی سمجھ عطاء فرما اور لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا کر دے (4)

آپ خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے دست مبارک پر بیعت ہوئے اور آپ سے ہی خرقة حاصل ہوا  
آپ نے تقریباً 120 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کی جن میں ستر بدری صحابہ تھے

حوالہ جات:

(1) شذرات الذہب ج 1 ص 136

میرے قلم دان سے (جلد 1)

(2) صفۃ الصوفۃ ج 3 ص 233

(3) طبقات ابن سعد ج 7 ص 156، سیر اعلام النبلاء ج 4 ص 564، 565

(4) سیر اعلام النبلاء ج 4 ص 564، البدایہ والنہایہ ج 9 ص 266

## صوفی کو صوفی کہنے کی ایک وجہ؟

اون کے کپڑے انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے سب سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ کپڑے پہنے حدیث مبارکہ میں ہے کہ اون کے کپڑے پہن کر اپنے دلوں کو منور کرو کہ یہ دنیا میں مزلت ہے اور آخرت میں نور ہے

(فتاویٰ ہندیہ ج 5 ص 333)

مزید یہ کہ صوف یعنی اون کے کپڑے اولیاء کرام اور بزرگان دین نے پہنے اور ان کو صوفی کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ حضرات صوف یعنی اون کے کپڑے پہنتے تھے مگر اس دور میں اون کے کپڑے کی بہت قیمت ہوتی ہے علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس اون کے لباس کا شمار آج کے دور میں لباس فاخرہ میں ہوتا ہے لہذا بچنا بہتر ہے

(بہار شریعت، حصہ 16 ملخصاً)

## میرے پیر کی شان

سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ جہاں ایک صوفی، فقیہ اور مفتی اسلام تھے وہیں آپ بہترین شاعر بھی تھے آپ کی شاعری اور عربی لغت میں مہارت کا اندازہ اس بات سے لگایا

جاسکتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی کتاب "الفیوضات الربانیۃ فی الماثور والاوراد القادریۃ" جس میں مختلف دنوں کے اوراد اور اپنے بیٹے حضرت عبدالرزاق الگیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو نصیحت کی تھیں تحریر ہیں اور قصائد اور اشعار ہیں اسی کتاب کے صفحہ 48 مطبوعہ شریکۃ مکتبۃ مطبوعہ مصطفیٰ البابی الجلی واولادہ بعصر سے شائع ہوا ہے اور PDF میں بھی دستیاب ہے میں آپ نے ایک ایسا قصیدہ تحریر فرمایا جو تمام اسماء اللہ الحسنىٰ کو محیط ہے آپ نے تمام اسماء الہی کو اپنے اشعار میں ذکر کیا ہے جو آپ کی عربی اور اشعار پر کمال درجہ کی گرفت پر دل ہے  
پہلا شعر

شاعت بتوحید الإله مبسلاً  
ساختم بالذکر الحیید مجلاً

ما قبل آخر اشعار میں فرماتے ہیں

باسمائک الحسنی دعوتک سیدی  
وآیاتک العظی ابتهک توسلاً

آپ کے قصائد کے مطالعے سے عقائد اہلسنت سے ترجمانی بھی ظاہر ہوتی ہے ہر مرید پر لازم ہے کہ اپنے پیرومرشد کی کتب کا مطالعہ ضرور بالضرور کریں تاکہ اصلاح کا ذریعہ ہو اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین



## شب برائت کے اسماء اور ان کی وجہ تسمیہ

شب برائت (یعنی شعبان المعظم کی 15 ویں شب) کے آئمہ کرام نے کئی کئی اسماء (نام) ذکر کیے ہیں جیسا کہ امام ابو الخیر الطالقانی نے تو شب برائت کے 25 (پچیس) اسماء ذکر کیے ہیں اسماء (نامور) کا زیادہ ہونا بھی زیادتی فضیلت پر دلالت ہوتی ہے جیسے حضور علیہ السلام کے اسماء کئی ہیں اس حوالے سے حضرت مولانا افروز قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ سرکارِ دو عالم علیہ السلام کے کتنے نام تھے تو آپ نے جو اب فرمایا کہ آپ کے اسم ذات دو ہیں؛ کتب سابقہ میں احمد ہے اور قرآن میں محمد۔ جبکہ آپ کے صفتی نام بے گنتی ہیں۔ علامہ قسطلانی نے 500 جمع فرمائے، سیرت شامی میں 300 اور اضافہ کیے، اور میں نے 600 اور ملائے، اس طرح کل 1400 ہو گئے۔

غالباً اس رسالے کا نام آپ نے "عمروس الاسماء الحسنی فیما لنبینا من الاسماء الحسنی" رکھا تھا ایسے ہی مدینہ منورہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کے 100 سے زائد نام ہیں

بہر حال یہاں ان شاء اللہ شعبان المعظم کی لیلۃ نصف شعبان (پندرہویں شب) کے چند نام اور ان کی وجہ تسمیہ ذکر ہوں گی

### 1: لیلۃ المبارکة

اس رات میں برکت نازل ہوتی ہے اور فرشتے انسان کے ارد گرد ہوتے ہیں اس رات اس وجہ سے اسے لیلۃ المبارکة کہا گیا

## 2: لیلۃ القِسْمَة

اس رات لوگوں کے رزق، تقدیر اور اللہ تعالیٰ اس رات لوگوں کے ساتھ ہونے والے معاملات کے فیصلہ فرماتا ہے اس لیے اسے لیلۃ القِسْمَة کہا گیا روایت میں آتا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انه قال : ان اللہ یقضی

الاقضية کلھا لیلۃ النصف من شعبان

(الکلمات الحسان فی فضائل لیلۃ نصف شعبان ص 46)

## 3: لیلۃ التکفیر

اسے لیلۃ التکفیر بھی لکھا گیا ہے وجہ یہ کہ اس رات اللہ کے حکم سے سابقہ گناہوں مٹا دیے جاتے ہیں

## 4: لیلۃ الرحمة

روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس رات میں وسیع ہوتی ہے کہ اس رات رزق تقسیم ہونا مغفرت ہونا جہنم سے آزادی کا ہونا یہ وسعت رحمت پر دلالت ہے اسی لیے لیلۃ الرحمة کہا گیا

## 5: لیلۃ تحویل قبلہ

اس نام سے پکارنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ امام ابو حاتم البستی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کہ بیت المقدس سے کعبہ مشرفہ کی طرف تحویل کا حکم پیر شریف 15 شعبان المعظم کو ہوا

(الجامع لأحكام القرآن للقرطبی ج 2 ص 150)

### 6: لیلۃ الاجابة

اسے لیلۃ الاجابة اس لیے کہا جاتا ہے روایت کی مطابق پانچ راتیں ایسی ہیں جس میں دعا در نہیں کی جاتی ان راتوں میں ایک 15 شعبان المعظم کی رات بھی شامل ہے

### 7: لیلۃ الحیاة

اس نام کی وجہ یہ ہے کہ اس رات لوگ جاگ کر عبادت کرتے ہیں اور رات زندہ کرنا یا جاگنا کو عربی لیلۃ الحیاة کہتے ہیں

### 8: لیلۃ عید الملائكة

حضرت ابو عبد اللہ طاہر بن محمد الحدادی اپنی کتاب "عیون المجالس" میں تحریر کرتے ہیں کہ جس طرح مسلمانوں کی عید عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہوتے ہیں اس طرح یہ رات فرشتوں کے لیے عید کی رات ہے مسلمانوں کی عید دن میں ہوتی ہے رات میں وہ آرام کرتے ہیں مگر فرشتوں کی عید رات میں ہوتی اور وہ 15 شعبان المعظم کی رات ہے

### 9: لیلۃ الصیام

اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس رات روزہ رکھنے کی فضیلت روایت میں آئی ہے اور اس رات مسلمانوں کے یہاں فرائض سے ہٹ کر نفلی روزے کا باقاعدہ اہتمام کیا جاتا ہے

### 10: لیلۃ الشفاعة

اس رات کئی لوگوں کی شفاعت کی جاتی ہے کہ انہیں جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا جاتا ہے اسے ابو منصور محمد بن عبد اللہ الحکیم نیشاپوری نے بیان کیا ہے

### 11, 12: لیلۃ البراءة و لیلۃ الصک

یہ دونوں ہم معنی ہیں جس کا مطلب ہے یہ گزشتہ زمانے میں اس رات میں عامل خراج، صدقات لینے آتا تھا اور ان کے لیے برائت کا لفظ استعمال ہوتا تھا اور اس رات جہنم کی آگ سے برائت (آزادی) ہو جاتی اس لیے بھی اسے لیلة البراءة کہا گیا

### 13: لیلة الجائزة

لوگ اس رات میں اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہیں اس لیے اس نام سے پکارا گیا

### 14: لیلة الرجحان

اس نام کو امام تقی الدین السبکی نے ذکر کیا ہے وجہ معلوم نہ ہو سکی

### 15: لیلة القدر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ شب برائت میں فیصلے فرماتا ہے اور انہیں متعلقہ (فرشتوں) کے سپرد شب قدر (شب برات) میں فرماتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسے شب قدر بھی کہتے ہیں

### 16: لیلة التعظیم

اس نام سے اس لیے پکارا گیا کہ مومنین اس رات کی تعظیم کی خاطر غسل کرتے ہیں کپڑے پہنتے ہیں عبادات کرتے ہیں صدقہ و خیرات کرتے ہیں

### 17: لیلة الغفران

کیونکہ اس رات رب العالمین مغفرت کے پروانے تقسیم فرماتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسے اس نام سے یاد کیا جاتا ہے

### 18: لیلة العتق من نیران

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرہویں رات ہے اس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے اتنوں کو آزاد فرماتا ہے ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں اس وجہ سے اسے لیلۃ العتق من نیران یعنی آگ سے آزادی کہا جاتا ہے

### 19: لیلۃ التوبۃ والاستغفار

کیونکہ اس رات مسلمانوں عبادات کے ساتھ ساتھ خوب توبہ و استغفار کرتے ہیں اس لیے یہ نام بھی دیا گیا  
حوالہ جات:

تحفة الإخوان فی قراءۃ البیعاذ فی رجب و شعبان و رمضان  
الکلمات الحسان فی فضائل لیلۃ نصف شعبان  
رسالة الکشف والبیان عن فضائل لیلۃ النصف من شعبان  
غایۃ البیان لفضائل لیلۃ النصف من شعبان

### امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصیات

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے وہی اور کسی بے شمار خصوصیات سے نوازا تھا علم و حکمت میں دیکھیں تو وہ ایک بحر بے کنار اور صحت و تقویٰ کے لحاظ سے دیکھیں تو نادر و کمیاب شخصیت کے مالک ہیں فراست و فطانت کے اعتبار پر دیکھیں تو اپنا ثانی نہیں رکھتے استنباط مسائل اور فقہات کے لحاظ سے دیکھیں تو امام سلیمان اعمش اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ بھی ان سے پوچھتے دکھائی دیتے ہیں

امام اعظم کو بے شمار ایسے محاسن اور فضائل حاصل تھے جن کی وجہ سے آپ اپنے متاثرین اور بعد کے آئمہ و مجتہدین سے ممتاز اور فائق تھے آپ کی ان خصوصیات کا احاطہ تو مشکل ہے بعض ازاں چند یہ ہیں

1: امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ خیر القرن علی الاطلاق قرن اولی میں پیدا ہوئے جس کے قربت کے بارے میں حضور علیہ السلام نے فرمایا اس قرن کے لوگ تمام زمانے کے لوگوں سے بہتر ہیں

2: آپ نے حضرات انس، عبداللہ ابن ابی اوفی رضوان اللہ اجمعین اور دیگر متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کی جس وجہ سے آپ تابعی کہلائے آپ کے دادا بھی تابعی تھے

3: حضرت انس، عبداللہ ابن ابی اوفی، رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیر ہم صحابہ کرام اور ایک

صحابیہ حضرت عائشہ بنت عبد رضی اللہ عنہا سے آپ کو شرف روایت بھی حاصل ہے

4: آپ کے مشائخ و تلامذہ کی تعداد دیگر آئمہ کے مشائخ و تلامذہ سے زیادہ ہیں تلامذہ کی

تعداد ایک قول کے مطابق 10000 (دس ہزار) ہے دوسرے قول کے مطابق 4000)

چار ہزار) تھی ان میں چالیس وہ تھے جو درجہ اجتہاد کو پہنچے

5: امام اعظم کے تقریباً 172 اساتذہ نے امام اعظم سے روایات لیں

6: آئمہ صحاح ستہ کے 12 اساتذہ نے امام اعظم سے روایات لیں

7: آئمہ ثلاثہ (حضرات امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام مالک رحمہم اللہ) کے تلامذہ نے

امام اعظم سے روایات لیں

8: آپ کی مرویات میں وحدان کی تعداد "16" ثنائیات "506" اور ثلاثیات "1126" امام علی قاری رحمۃ اللہ علیہ امام محمد بن ساعمر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں ستر ہزار (70000) سے زائد احادیث بیان کی ہیں چالیس ہزار (40000) تو کتاب الآثار سے انتخاب کیا ہے

9: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مرویات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کہیں زیادہ ہیں اور نسبتاً کم واسطوں سے ہیں

10: آپ نے سب سے پہلے علم فقہ کو مدون کیا اور ابواب و کتب کے لحاظ سے اس کو مرتب کیا بعض اہل علم نے فرمایا کہ آپ نے پانچ لاکھ (500000) مسائل ترتیب دیے چنانچہ موطا میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے طرز تدوین کی اتباع کی ہے

11: آپ کے طریق اجتہاد سے تمام آئمہ و مجتہدین نے استفادہ کیا چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: الفقہاء کلہم عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ یعنی فقہ میں تمام فقہاء ابو حنیفہ کی عیال ہیں

12: آپ نے سب سے پہلے کتاب الفرائض (علم میراث) وضع کی

13: حضرت اسد اللہ الغالب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ (امام اعظم کے والد) اور ان کی اولاد کے لیے دعا فرمائی ہے

14: امام اعظم کا فتویٰ تابعین کے دور میں نامور علماء کرام نے تسلیم کیا

15: آپ نے پچپن (55) حج کیے

16: امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ان ممالک میں پہنچا جہاں آپ کے مسلک کے

- سوا اور کوئی مسلک نہیں پہنچا جیسے پاک و ہند افغانستان، روم، ترکی اور ماوراء النہر وغیرہ
- 17: ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی تشریح کے مطابق اس وقت دنیا کے مسلمانوں میں 3/2 مسلک حنفی کے حاملین ہیں اور باقی 1/3 دوسرے آئمہ کے مقلدین ہیں
- 18: آپ نے کبھی کسی کا صلہ اور انعام قبول نہیں کیا اپنے ہاتھ کی کمائی سے خد بھی کھاتے تھے اور دوسرے علماء اور فقراء پر بھی خرچ کرتے تھے
- 19: زہد و تقویٰ اور عبادت و ریاضت میں جس قدر آپ کی کوشش اور جہد و جہد کا ثبوت ملتا ہے تاریخ میں کسی اور امام کا اس قدر مجاہدہ نہیں ملتا
- 20: یہ آپ ہی کی خاصیت ہے کہ اپنے استاد محترم حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ سے قدر محبت کی وجہ سے اپنے بیٹے نام "حماد" رکھا
- حوالہ جات:

مناقب امام ابی حنیفۃ

نقیب المناقب علوک لامام المذاہب

امام اعظم امام الائمہ فی الحدیث

تذکرۃ المحدثین

سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ از حضرت شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ



## امام اعظم کی اُحادی ثنائی اور ثلاثی مرویات

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ مجتہد، محقق، محدث، مفسر، فقیہ اور فقہ حنفی کے بانی تھے اللہ رب العزت نے آپ کو بے شمار فضائل و کمالات سے نوازا تھا یہی وجہ ہے کہ آپ کے کمالات کا معترف پورا زمانہ ہے جن میں آپ کی مرویات بالخصوص اُحادی، ثنائیات، ثلاثیات شامل ہیں ان کا تذکرہ یہاں کروں گا

### 1: اُحادی:

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دنیائے اسلام میں ایسے کسی محدث جا تذکرہ نہیں ملتا جس کے پاس تین واسطوں سے کم سند سے کوئی بھی حدیث نہیں مگر!!! الحمد للہ امام آئمہ فی الحدیث امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ہی یہ خصوصیت حاصل ہے کہ آپ صرف ایک واسطے سے حضور علیہ السلام سے حدیث حاصل ہے یوں کہیے کہ گویا امام اعظم کے بعد تاریخ اسلام میں کوئی بھی محدث نہیں جس کا حضور علیہ السلام سے اتنے قریب ترین یا سب سے چھوٹی سند ایک واسطے سے حدیث حاصل ہو یہ شرف و خصوصیت امام آئمہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی کو حاصل ہے

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے براہ راست روایت کرنے کے سبب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور امام اعظم کے درمیان صرف ایک واسطے ہے اصطلاح حدیث میں ایک واسطے سے روایت ہونے والی روایات کو "وحدان" کہتے ہیں اور دو واسطوں سے روایت کو "ثنائی" اور تین واسطوں سے روایت کو "ثلاثی" کہتے ہیں جب کہ بعض علماء کرام نے ثنائی اور ثلاثی کے وزن پر اس اصطلاح کا نیا نام "احادی" وضع کیا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سند

میرے قلم دان سے (جلد 1)

عالی احادی ہیں جبکہ دیگر آئمہ حدیث میں کسی امام کی بھی سند عالی احادی نہیں

## تعداد احادی:

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام ابن حجر بیہقی مکی رحمۃ اللہ علیہ تک آئمہ کرام نے اپنی تحقیق کے رود سے سات (7) احادیات کو بیان کیا ہے بعض نے مزید تحقیق کر کے سولہ (16) احادیات کو جمع کیا ہے جن میں بطور نمونہ ایک روایت یہ

روی ابو حنیفۃ قال سمعت انس بن مالک یقول سمعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضة علی کل

مسلم

(مسند امام اعظم ص 176)

## 2: ثنائیات:

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو علم حدیث میں آئمہ صحاح ستہ سمیت دیگر آئمہ حدیث پر فوقیت حاصل ہے کیونکہ ایک، دو، اور تین واسطوں سے جتنی مرویات آپ سے کسی امام حدیث سے نہیں آپ سے سیکڑوں ثنائیات مروی ہیں

## تعداد ثنائیات:

ثنائیات امام اعظم پر تحقیق کے بعد یہ بات معلوم ہوئی کہ آپ کی ثنائیات صرف تین کتب میں ہیں جن کی تعداد یہ ہے

1: جامع المسانید للامام خوارزمی "366"

2: کتاب الآثار للامام ابی یوسف "81"

میرے قلم دان سے (جلد 1)

3: کتاب الآثار للامام محمد الشیبانی "506"  
تینوں کتب کی مکمل ثنائیات کی تعداد: 506  
جن میں ایک روایت بطور نمونہ یہ ہے

روی ابی حنیفة عن الزہری عن انس بن مالک ان رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم قال من کذب علیّ متعددا فلیتبعوا  
مقعدا من النار

(جامع المسانید للامام خوارزمی ج 1 ص 99)

### 3: ثلاثیات:

جن خوش نصیب آئمہ حدیث سے ثلاثیات مروی ہیں ان میں امام شافعی، احمد بن  
حنبل، امام بخاری، امام ترمذی، امام ابن ماجہ، امام ابوداؤد الطیالسی، امام عبد بن حمید، امام  
دارمی، امام طبرانی رحمہم اللہ شامل ہیں جس طرح امام الائمہ فی الحدیث امام اعظم ابوحنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کو سب سے زیادہ ثنائیات روایت کرنے کے اعتبار سے تمام محدثین پر فوقیت  
حاصل ہے یہی حال ثلاثیات کا بھی ہے آپ کی جتنی ثلاثیات ہیں اتنی تعداد شاید ہی کسی امام  
کی ہوں

### تعداد ثلاثیات:

ثلاثیات امام اعظم پر تحقیق کے بعد یہ بات معلوم ہوئی کہ آپ کی ثنائیات تین کتب میں  
ہیں جن کی تعداد یہ ہے

1: جامع المسانید للامام خوارزمی "277"

میرے قلم دان سے (جلد 1)

2: کتاب الآثار للامام ابی یوسف "251"

3 کتاب الآثار للامام محمد الشیبانی "198"

ان تینوں کی مجموعی تعداد "1126"

ان میں ایک روایت بطور نمونہ یہ ہے

روی ابی حنیفة عن اساعیل عن ابی صالح عن امرهانی قالت

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة ليكن شعارك

العلم والقرآن

(مسند امام اعظم ص 60)

ان سیکڑوں مرویات سے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بلند درجہ اور امام الائمہ

فی الحدیث ہونے کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے

عرس مبارک امام آئمہ سراج الامہ حضرت نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ 2 شعبان

المعظم خوب ایصال ثواب فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کا صدقہ عطاء فرمائے آمین

حوالہ جات:

مسند امام اعظم

امام اعظم امام الائمہ فی الحدیث

نقیب المناقب علوک لایام المذہب

کتاب الآثار للامام محمد الشیبانی

کتاب الآثار للامام ابی یوسف

جامع المسانید للامام خوارزمی

## لفظ مسجد اقصیٰ کا اطلاق

احادیث میں مسجد الحرام، مسجد النبوی ساتھ مسجد اقصیٰ تین بافضلیت مساجد میں شمار ہوتی ہیں مسجد اقصیٰ، مسجد الحرام اور مسجد النبوی کے ساتھ سب سے بافضلیت تین مساجد میں سے ایک ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے مسجد اقصیٰ کو "اقصیٰ" کیوں کہتے ہیں؟

روح البیان میں ہے کہ الی المسجد الاقصا مسجد اقصیٰ سے بیت المقدس مراد ہے اور اسے اقصیٰ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اقصیٰ بمعنی البعد اور چونکہ مسجد حرام سے یہاں تک سوائے اسی مسجد اقصیٰ کے اور کوئی مسجد نہیں تھی اسی لئے اسے اقصیٰ بمعنی البعد کے نام سے موسوم کیا گیا یعنی اقصیٰ بمعنی البعد المساجد من مکہ مکہ سے مساجد میں بعید ترین مسجد۔ مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کی درمیانی مسافت ایک ماہ کی راہ ہے لیکن آج کل کے دور میں ہوائی سفر گھنٹوں کا اور بسوں اور کاروں کا چند دنوں کا ہے

مسجد اقصیٰ کا اطلاق اس اس پورے احاطہ پر ہوتا ہے جو حرم قدسی کی چار دیواری کے اندر ہے اور مسجد اقصیٰ ہی بیت المقدس ہے (تفسیرات احمدیہ، تفسیر مدارک، روح البیان، بیت المقدس از فیض ملت وغیرہا) جو 144000 مربع میٹر پر مشتمل ہے جیسے جامع قبلی، قبة الضخراء کی عمارت، مصلیٰ مروانی، حائط البراق وغیرہ شامل ہیں اور اس احاطہ میں بہت سے اسلامی شعائر موجود ہیں جن کی تعداد تقریباً 200 (دوسو) تک پہنچتی ہے ایک قول کے مطابق یہاں ایک مقام وہ بھی ہے جہاں امام غزالی علیہ رحمہ نے احیاء العلوم کا آغاز فرمایا اور وہیں ایک کتاب "القدس" تحریر کی فقیر اس احاطہ میں موجود مساجد کا تذکرہ کرے گا

مسجد اقصیٰ میں سات مساجد و مصلے (عربی میں مسجد کو مصلیٰ بھی کہتے ہیں) آتے ہیں

جن کے نام یہ ہیں

۱ مسجد القِبْلِیُّ / جامع القبلی

۲ مسجد مروانی / مصلی مروانی

۳ مسجد اقصیٰ قدیم

۴ مسجد قبة الضحراء

۵ مسجد البراق

۶ مسجد مغاربه

۷ جامع النساء

### 1 مسجد قبلی / جامع القبلی

یہ حرم اقصیٰ کے جنوب میں قبلہ کی جانب واقع ہے قبلہ کی جانب ہونے کی وجہ سے الجامع القبلی نام دیا گیا اسی مسجد کو مرکزی مسجد سمجھا جاتا ہے اسی میں مرکزی محراب اور منبر ہیں جہاں سے نماز جمعہ و عیدین ہوتی ہیں بعض افراد مسجد اقصیٰ کا اطلاق خاص اسکی طرف کرتے ہیں جو درست نہیں

اس میں کو سب سے پہلے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے 15 ہجری میں فتح کے موقع پر بنوایا تھا اُس وقت اس کے اندر تقریباً ایک ہزار (1000) نمازیوں کی گنجائش تھی اس کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مزید توسیع و تجدید فرمائی تو تقریباً تین ہزار (3000) نمازیوں کے لئے کافی ہوگئی جب صلیبیوں نے

قدس پر قبضہ کیا تو انہوں نے مسجد کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا: ایک حصہ دفاتر دوسرا سپاہیوں کے قیام کے لیے تیسرا کنیسہ (چرچ) کے لیے حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے تک یہی حالت برقرار رہی سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے فتح کے بعد 538 ہجری میں مسجد کی ترمیم کی پھر دور عثمانی تک بارہا ترمیم ہوتی رہیں موجودہ زمانے میں فلسطین پر یہودیوں کے قبضے کے بعد یہ مسجد مسلسل بے حرمتی اور نقصان شکار ہے العیاذ باللہ

## 2 مسجد مروانی

یہ مسجد اقصیٰ کے جنوب جانب مشرق واقع ہے مسجد اقصیٰ کا یہ حصہ پہلے "التسویۃ الشریقۃ" کے نام سے معروف تھا صلیبیوں نے مسجد اقصیٰ پر قبضہ کرنے کے بعد مصلے مروانی کو گھوڑوں کا اصطبل بنا دیا تھا سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو آزاد کر دیا البتہ اس میں باقاعدہ نماز کا سلسلہ نہیں ہوا

اہل قدس اور مضافات کے مسلمانوں نے غیرت و حمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس وقت سے مسلسل اس حصے کو بھی نماز و عبادت کے ذریعے آباد رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے اور یہ حصہ بھی ہمیشہ نمازیوں سے بھرا رہتا ہے خاص طور پر رمضان المبارک اور جمعہ المبارک کے موقع پر

## 3 مسجد اقصیٰ قدیم

یہ مسجد قبلی کے متصل نیچے واقع ہے یہ وہ ہی مسجد ہے جسے جنات نے حضرت

سلیمان علیہ السلام کے حکم پر تعمیر کیا مسجد قبلی سے ایک راستہ (یا سیرھی) وہاں پہنچنے کے لیے بنایا گیا ہے یہ جنوبی جانب دو دروں پر مشتمل ہے ایک عمارت ہے ان دروازوں کو امویوں نے اس لیے بنایا تھا تاکہ جنوبی جانب شاہی محلات سے براہ راست مسجد میں آنا آسان ہو جائے اسی حصے میں مسجد قبلی میں موجود گنبد کے لئے مضبوط ستون ہیں اس میں نمازیوں گنجائش کی تعداد تقریباً ایک ہزار (1000) ہے

#### 4 مسجد قبة الضخراء

یہ مسجد اقصیٰ کا ایک اہم جزء، شہر ودس کی مسجدوں میں ابک ممتاز ترین مسجد ہے اور فن معماری میں دنیا کی خوبصورت ترین عمارتوں میں سے ایک اہم عمارت ہے اس مسجد اور گنبد کو 72 ہجری میں عبدالملک بن مروان نے تابعی بزرگ حضرت رجا بن حیوہ الکندی رضی اللہ عنہ اور یزید بن سلام (مولیٰ عبدالملک بن مروان) کی نگرانی میں از سر نو تعمیر کرایا قبة الضخراء آٹھ کونوں پر مشتمل ایک خوبصورت عمارت ہے اس کے چار دروازے ہیں اس کے درمیان میں وہ پتھر (ضخراء) ہے جہاں سے حضور علیہ السلام کو سفر معراج پر لے جایا گیا حضور علیہ السلام کے قدموں کے نشان بھی اس پتھر پر موجود ہیں اور یہیں سے آسمانوں کے دروازے ہیں حدیث پاک میں وارد ہے صحرہ بیت المقدس بہشت کے پتھروں سے ہے کم علم حضرات کا یہ گمان ہے کہ قبة الضخراء ہی مسجد اقصیٰ ہے یہ درست نہیں فیض ملت حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "بیت المقدس" صفحہ 114 پر رقمطراز ہیں اقصیٰ کے معنی دور کے ہیں اور اس لحاظ سے مسجد الاقصیٰ کا مطلب دور کی مسجد ہوا مسجد سے یہاں مراد بیت المقدس کے حرم مقدس کا پورا



رقبہ ہے نہ کہ مسجد کی خاص عمارت کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور واقعہ معراج کے وقت موجود نہ تھی

### 5 مسجد البراق

یہ مسجد اقصیٰ کے جنوب مغرب کی جانب واقع ہے اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کیونکہ حضور علیہ السلام نے سفر معراج کے موقع پر اپنی سواری "براق" اسی جگہ باندھی تھی یہود اس جگہ کو ہیکل سلیمانی کا ایک اہم جزء مانتے ہیں اور اسے دوسرے جانب "دیوار گریہ" ہے اس مسجد کو جمعہ کے دن صبح اور بعض اہم مواقع پر کھولا جاتا ہے سخت نمی اور پانی وجہ سے اس کے بعض پتھروں میں ڈٹاریں پڑ چکی ہیں مسجد البراق کے دروازے پر ہمیشہ اسرائیلی فوج موجود رہتے ہیں جس سے نمازیوں کو وہاں پہنچنے میں دشواری ہوتی ہے

### 6 مسجد مغارہ

یہ مسجد اقصیٰ کے جنوب مغرب کونے میں "حائط البراق" کے جنوب میں واقع ہے اس کے دو دروازے ہیں آج کل اس کا استعمال اسلامی میوزیم کی مختلف چیزوں کی نمائش کے طور پر ہوتا ہے یہ بات معروف ہے کہ اس کو حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے بنوایا تھا اس میں مالکی مسلک کے مطابق نماز ادا کی جاتی ہے

### 7 جامع النساء (یہ فقط عورتوں کے نماز کے لیے ہے)

یہ مسجد اقصیٰ کے اندرونی حصے میں واقع ہے اس کے جنوب کے مغربی حصے کو اس کے لیے خاص کیا ہے آج یہ تین حصوں میں تقسیم ہے

1 مغربی حصہ اسلامی میوزیم کے تابع ہے

2 درمیانی حصہ میں الاقصیٰ کا مرکزی مکتبہ ہے  
3 مشرقی حصہ قبلی کے تابع ہے جس کو اسٹور کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے  
اسے عورتوں کے لیے سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے خاص کیا تھا  
تحریر لکھنے کا سبب:

یہ بنا کہ قبلہ ثانی (یعنی کعبہ معظمہ) و مسجد النبوی کے متعلق معلومات عوام و خواص کو  
ہوتی ہے مگر افسوسناک بات یہ ہے کہ قبلہ اول اور مسجد اقصیٰ کے متعلق معلومات نہ ہونے  
کے برابر ہے مسجد اقصیٰ کے متعلق ناقص معلومات کو دور کرنا مقصود تھا  
اللہ بیت المقدس اور فلسطین و اہل فلسطین کی حفاظت فرمائے آمین  
حوالہ جات:

شہر قدس تہذیبی چیلنج کے نشانہ پر  
ہزارہ سوم کی قیامت صغریٰ  
کاروان زندگی  
ساختہ مسجد اقصیٰ  
تاریخ بیت المقدس  
ویکیپیڈیا  
بیت المقدس از فیض ملت

## فلسطین کے شہر

گزشتہ تحریر بنام "لفظ مسجد اقصیٰ کا اطلاق" میں حرم قدسی میں موجود مساجد کا تعارف لکھا تھا جسے دوست و احباب نے پسند فرمایا الحمد للہ میرا دلی طور پر رغبت فلسطین کی طرف زیادہ ہے اور چند دوستوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ فلسطین پر مزید کچھ لکھیں بتوفیق اللہ "فلسطین کے شہر" موضوع پر لکھنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے

فلسطین جغرافیائی لحاظ سے چھوٹا علاقہ ہے مگر دنیا کے اکثر علاقوں کے مقابلے میں رقبے کے اعتبار سے اس میں آبادی کا تناسب سب سے زیادہ پایا جاتا ہے 1948ء میں فلسطین میں تقریباً 27 شہر اور 935 دیہات اور بیسیوں قبائل آباد تھے فلسطین کے اہم شہر یہ ہیں القدس، الخلیل، نابلس، غزہ، یافہ، بیت لحم، الناصرة، اریحا، رام اللہ، لد، عسقلان، یہاں ان شاء اللہ ان شہروں کا مختصر تعارف اور ان میں موجود مبارک مقام اور مزارات اور اسلامی تاریخ بیان کرنے کی کوشش کروں گا

## القدس / بیت المقدس / یروشلم:

مسلمانوں کے یہاں القدس کو بیت المقدس اور ایلیاء بھی کہا جاتا ہے یہودیوں اور عیسائیوں کے یہاں یروشلم یا یروشلم سے معروف ہے یہودیوں نے اسے پانچ ہزار (5000) سال پہلے آباد کیا تھا اور اس وقت سے فلسطین کے دارالسلطنت کی حیثیت سے ہے ویسے اسے ناجائز جبری ریاست نے اپنا دارالحکومت بنایا جیسے الحمد للہ ہم مسلمان قبول نہیں کرتے اور بین الاقوامی لحاظ سے ایک دینی، تاریخی، اور ثقافتی مرکز کے طور پر معروف رہا یہ فلسطین کا مرکز اور تاریخی شہر ہے بلکہ یوں کہیے کہ یہ شہر مسلمانوں، عیسائیوں،

یہودیوں کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے مسلمانوں کے نزدیک مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بعد تیسرا اہم شہر ہے مسلمانوں کے قبلہ اولیٰ مسجد اقصیٰ کی وجہ سے اس کو یہ اہمیت و مقام حاصل ہے یہ شہر فلسطین کے قلب میں واقع ہے مرکز میں ہونے کی وجہ سے بھی دیگر شہروں سے سب سے زیادہ مربوط شہر یہی ہے (شہر قدس پر الگ سے تحریر کا ارادہ رکھتا ہوں جس وجہ تعارف کو پراکتفاء کیا)

### الخلیل / حبرون:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف یہ شہر منسوب ہے اسے حبرون بھی کہتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام، اور ان کی زوجہ حضرت سارہ رحمۃ اللہ علیہا اور حضرت اسحاق علیہ السلام اور ان کی زوجہ حضرت رابعہ رحمۃ اللہ علیہا حضرت یعقوب علیہ السلام اسی شہر کی مسجد الخلیل میں آرام فرما ہیں منقول ہے حرم کی زمین حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہما کے انتقال پر خریدی گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مزار مبارک کے گرد جو احاطہ ہے وہ وحی الہی کے ذریعے حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کروایا تھا مسجد کی چار دیواری کے باہر ایک غار میں حضرت یوسف علیہ السلام کی مزار مبارک ہے یہ شہر حضور علیہ السلام نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا تھا اسی شہر میں شمالی افریقہ کے والی اور فاتح اندلس قائد موسیٰ بن نصیر کی جائے پیدائش ہے

### نابلس:

اسے سامرہ بھی کہا جاتا ہے فلسطین کا قدیم شہر سامرہ یہودیوں کا شہر ہے جن کا عقیدہ

ہے کہ قدس شہر مقدس نہیں بلکہ نابلس ہے اور اگر کسی سامری کو قدس جانا پڑے تو وہ شہر میں داخل ہونے سے قبل ایک پتھر اٹھا کر شہر کو مارتا ہے پھر شہر میں داخل ہوتا واللہ الحمد للہ آج کل اس عمل ہوتا نہیں دیکھا گیا یہ شہر قدس اور مغربی پٹی کے شمال میں جبل عیبال اور جبل جرزیم دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے نابلس شہر میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا کھودا ہوا کنواں ہے اور شہر سے باہر ایک مسجد جس کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے یہاں سجدہ کیا تھا اسی طرح یہاں حضرت خضر علیہ السلام کا چشمہ اور حضرت یوسف علیہ السلام کے کھیت بھی ہیں اس شہر کو صحابی رسول حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تھا یہاں معروف علماء کرام کی پیدائش بھی اسی شہر میں ہوئی جیسے ابن قدامہ مقدسی، علامہ المرادوی، امام سفارینی، اور محمد عزمہ دروزہ رحمہم اللہ

### غزہ:

جنوبی فلسطین کا سب سے بڑا اور اہم شہر ہے مصر و فلسطین اور جزیرۃ العرب کے درمیان ہمیشہ تجارتی اور گزرگاہ کی حیثیت سے ممتاز رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے جد امجد ہاشم بن عبدمناف کا انتقال اسی شہر میں ہوا وہی مدفن ہیں اسی لیے اس شہر کا مکمل نام "غزۃ ہاشم" رکھا گیا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش بھی اسی شہر میں بتائی جاتی ہے

### جافہ/یافہ:

اس کو عروس البحر المتوسط (یعنی درمیان والی سمندر کی دلہن) کہا جاتا ہے یافہ اصل میں "یانی" ہے جو کہ کنعان زبان کا لفظ ہے جس کا معنی خوبصورت کے ہیں اور یافہ یانی کی بدلی ہوئی شکل ہے اسے جافہ بھی کہتے ہیں

## بیت لحم:

یہ شہر القدس کے جنوب میں واقع ہے جہاں زیتون کے درخت اور باغات بکثرت ہیں یہاں کی آبادی اکثر عیسائیوں کی ہے اسی شہر میں وہ جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی جسے "المہد" اور "Basilica of the nativity" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہ مقام عیسائیوں کے انتہائی مقدس مقامات میں آتا ہے افسوس یہ کہ وہ اب چرچ میں بدل چکی ہے عیسائی اپنی رسوم حج کے لیے ہر سال یہاں آتی ہیں اسی مقام پر کھجور کا وہ درخت بھی موجود ہے جس سے حضرت مریم رحمۃ اللہ علیہ انے کھایا وہ آج بھی قائم ہے یہ بھی حضرت مریم رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے ورنہ کھجور کے درخت اس علاقے میں پیدا نہیں ہوتے اس درخت کا تذکرہ قرآن مجید میں بھی موجود ہے حضرت داؤد علیہ السلام کا مزار بھی اسی شہر میں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شہر میں آئے اور نماز ادا کی بعد میں اسے خوبصورت مسجد سے بدل دیا قدس سے بیت اللحم جاتے ہوئے راستے میں Rachel نامی مقام پر حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ حضرت راحیل رحمۃ اللہ علیہ کی مزار مبارک ہے قریب ہی "بیت جلا" نامی عیسائی بستی ہے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنا بچپن انہی پہاڑوں اور میدانوں میں گزرا تھا دینی و تاریخی مقام کے لحاظ سے اور القدس کے قریب ہونے کی وجہ سے یہ اہم سیاحی مقام کی حیثیت رکھتا ہے

## الناصرۃ/ Nazareth:

یہ طبریا اور حیفاف کے درمیان واقع ہے عیسائیوں کے نزدیک یہ شہر مقدس شہر ہے اسی

میں "کنیسة البشارة" (البشارة چرچ) ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زندگی گزاری ایک قول کے مطابق نصاریٰ کو نصاریٰ اسی شہر کی طرف نسبت کرتے ہوئے کہتے ہیں، یہ شہر، انگور، اور زیتون، کے درختوں سے مالا مال شہر ہے

### اریحا/جریکو:

بحر میت کے شمال میں واقع ہے اسی شہر میں ایک غار ہے جس میں حضرت مریم علیہ رحمہ نے پناہ لی اور اسی میں ان کے والد یوسف نجار کی مزار ہے اسی مقام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قید رکھا گیا تیل السلطان اور قصر ہشام جیسے آثار قدیمہ اسی میں موجود ہیں دنیا کا قدیم ترین شہر ہے جس کی عمر دس ہزار سال سے زائد ہے

### رام اللہ:

اسے سلیمان بن عبد الملک نے بسایا اور جامع دمشق کے مقابلہ کی خوبصورت جامع مسجد تعمیر کروائی ابن بطوطہ اسے جامع ابیض کا نام دیتے ہیں مزید کہتے ہیں کہ اس مسجد کا قبلہ رو وہ مقام ہے جہاں تین سو انبیاء کرام علیہم السلام مدفون ہیں اس کے قریب حضرت صالح علیہ السلام کا مزار مبارک بھی بنایا جاتا ہے یہ شہر فلسطین کے وسطی پہاڑی سلسلے کے بیچ میں مغربی پٹی میں القدس کے شمال میں واقع ہے "رام اللہ" دو کلمات سے مرکب ہے وجہ تسمیہ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں ایک قول یہ ہے کہ "رام" کنعانی کلمہ بمعنی بلند جگہ ہے عربوں نے اس کے ساتھ اللہ کا اضافہ کر دیا اکثر حکومتی ادارے اسی شہر میں واقع ہیں

ل:

یہ فلسطین کا قدیم اور بڑا تاریخی شہر ہے قدس سے 38 کلومیٹر دور شمال مغرب کی جانب واقع ہے 1938 سے یہاں انٹرنیشنل ایئرپورٹ قائم ہے قدیم دور میں فلسطین کا پایہ تخت (دارالحکومت) تھاروایات میں ہے اسی شہر میں قیامت کی بڑی نشانی کا ظہور ہوگا کہ باب اللد کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے

### عسقلان:

عبرانی میں اس کا تلفظ ریس کیلون ہے یہ شہر قدس سے 25 کلومیٹر مغرب میں ساحل سمندر پر واقع ہے یہ بھی قدیم شہر ہے جس کو کنعانیوں نے آباد کیا حضور علیہ السلام نے عسقلان کے متعلق ارشاد فرمایا "وان افضل ربا حکم عسقلان" یعنی حفاظت کی افضل ترین جگہ عسقلان ہے (معجم الکبیر) قریب ہی وادی نمل ہے جس کا ذکر قرآن مجید کی سورۃ النمل میں آیا ہے امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ جو اسی شہر کی جانب منسوب کیا جاتا ہے کیونکہ ان کا قبیلہ عسقلان میں رہتا تھا جو بعد میں ہجرت کر گیا ابن بطوطہ کا بیان ہے کہ حضرت سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر یہاں لایا گیا

### سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز کافقی مذهب

#### کیا تھا؟

شیخ الاسلام و المسلمین سلطان الہند حضرت سیدنا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مرید صادق اور خلیفہ اکبر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیرو مرشد کے ملفوظات پر مشتمل ایک کتاب ترتیب دی جس کا نام ”دلیل العارفین“ رکھا۔ یہ کتاب فارسی میں ہے جس کے 57 صفحات ہیں یہ نہایت عمدہ مگر علوم و معارف سے



بھرپور ہے جس کے اردو تراجم بھی موجود ہیں  
آپ رحمۃ اللہ علیہ حنفی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں جس کے شواہد "دلیل  
العارفین" میں جا بجا ملتے ہیں  
چنانچہ دلیل العارفین میں ہے

میں (سلطان الہند حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ) نے فقہ کی معروف کتاب  
ہدایہ میں شیخ الاسلام خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ لکھی ہوئی یہ حدیث  
دیکھی اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر یعنی صبح کی نماز سفیدی میں ادا کرو تا کہ ثواب زیادہ  
ہو

ظہر کی نماز میں سنت طریقت یہ ہے کہ اس قدر تاخیر کی جائے کہ ہوا سرد ہو جائے اور  
جاڑے میں جب سایہ ڈھلے تو ادا کی جائے چنانچہ حدیث شریف میں ہے ابردوا بالظہر فان  
شدۃ الحر من فیح جھنم یعنی گرمی میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرو

(دلیل العارفین مترجم ص 11)

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے درج بالا ارشاد میں فقہ حنفی کے دو  
مسائل بیان فرمائے ہیں

پہلا مسئلہ یہ کہ نماز فجر میں اسفار مستحب ہے یعنی جب رات کی تاریکی دور ہو جائے اور  
اجالا پھیل جائے

دوسرا مسئلہ یہ کہ سردی کے موسم میں ظہر کی نماز میں تعجیل اور گرمی کے موسم میں تاخیر  
مستحب ہے

ہدایہ میں دونوں مسائل کا بیان یوں ہے

ويستحب الاسفار بالفجر لقوله عليه الصلاة والسلام  
اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر و قال الشافعي يستحب  
التعجيل في كل صلاة والحجة عليه مارويناها ومانرويه  
والابراء بالظهر في الصيف و تقديبه في الشتاء لما رويناها و  
لرواية انس رضي الله عنه قال كان رسول الله عليه و السلام  
اذا كان في الشتاء بكم بالظهر و اذا كان في الصيف ابردها  
يعني فجر کی نماز روشن کر کے مستحب ہی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کا ارشاد ہے کہ فجر کی نماز روشن کر کے پڑھو کہ اس میں ثواب  
زیادہ ہے

اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز اول وقت میں  
پڑھنا مستحب ہے ان پر حجت ہماری روایت کردہ حدیث ہے اور  
ساتھ ہی وہ حدیث بھی جو آ رہی ہے

اور ظہر گرمی کے موسم میں ٹھنڈی کر کے اور سردی کے موسم میں اول وقت میں  
پڑھنا مستحب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ظہر کی نماز ٹھنڈے  
وقت میں پڑھو اس لیے کہ گرمی کی شدت جہنم کی سانس سے نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ  
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں ظہر کی نماز جلد ادا  
فرماتے اور گرمی کے موسم میں وقت ٹھنڈا کر کے پڑھتے

ہدایہ فقہ حنفی کی نہایت ہی عظیم المرتبت اور مشہور کتاب ہے جس میں مذہب حنفی کے مسائل صحیحہ، ترجیحیہ، معتمدہ ہیں جو مفتی بہاد لائل کے ساتھ ہیں آپ کا اس کتاب کا تذکرہ کرنا حنفی ہونے پر دال ہے مزید آپ نے کتاب میں 12 سے زائد مسائل حنفیہ کے متعلق گفتگو تحریر ہے

الغرض اس کے کثیر شواہد ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سیدی خواجہ غریب نواز حسن سنجرى رحمة الله عليه امام اعظم ابو حنیفہ رحمة الله عليه کے مقلد تھے (یہ تحریر حضرت مولانا نظام الدین مصباحی دامت برکاتہم العالیہ کے مضمون سے ماخوذ ہے) آپ بھی "دلیل العارفین" کا مطالعہ فرمائیں

## تاریخ گنبد خضراء

(سبز رنگ و تعمیر)

حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا وہ سب سے افضل مقام ہے جہاں حضور علیہ السلام آرام فرما ہیں اس حجرہ مبارکہ پر پہلے کوئی گنبد نہ تھا چھت پر صرف نصف قد آدم (یعنی آدھے انسان کے قد) کے برابر چار دیواری تھی تاکہ اگر کوئی بھی کسی غرض سے مسجد النبوی الشریف کی چھت پر جائے اسے احساس رہے کہ وہ نہایت ہی ادب کے مقام پر ہے

دلچسپی کی بات یہ ہے کہ خلافت عباسیہ کی ابتدائی دور میں علماء و صلحاء حضرات کے مزارات پر گنبد کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہوا پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ سلسلہ بغداد، دمشق میں دینی شخصیات کے مزارات پر گنبد بنانا باقاعدہ حصہ بن گیا

بغداد میں امام اعظم رحمة الله عليه کے مزار مبارک پر گنبد سلجوقی سلطان ملک شاہ نے پانچویں صدی میں تعمیر کروایا تھا اس طرح کی طرز تعمیر کو مصر میں خوب رواج ملا اور وہاں قلیل مدت میں بہت سے مزارات پر گنبد بن گئے پھر جب قلاوون خاندان کا دور آیا تو گنبد تمام مسلم علاقوں میں عام ہو چکا تھا

(1) سلطان قلاوون نے جب روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دی اس وقت پہلی مرتبہ گنبد بنانے کا فیصلہ کیا سلطان چونکہ مصر سے تھے اور یہ فن تعمیر وہاں بہت مقبول تھا سلطان نے مصری معماروں کی خدمات حاصل کیں جنہوں نے اپنے ہنر کو کام میں لاتے ہوئے 678 ہجری بمطابق 1269ء میں حجرہ مبارکہ پر سیسہ پلائے ہوئے لکڑی کے تختوں کی مدد سے خوبصورت گنبد بنایا

پہلا گنبد تقریباً ایک صدی تک عاشقان رسول کی آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا رہا پھر وقت گزرنے ساتھ ساتھ لکڑی کے تختوں میں سے چند ضعیف ہو گئے چنانچہ

(2) سلطان ناصر بن قلاوون نے گنبد اقدس کی خدمت کی

(3) بعد ازاں سلطان اشرف شعبان بن حسین بن محمد نے 765 ہجری میں خدمت سعادت حاصل کی پھر ایک صدی گزری ہی ہوگی

(4) کہ اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ گنبد شریف اور بیچ گوشہ (یہ وہ مقام ہے جہاں حضور علیہ السلام اور شیخین کریمین کی مزارات ہیں اسے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے تعمیر کروائی تھی) احاطے کی تعمیر نو یا توسیع کی جائے سلطان اشرف قلیتباہی نے اولاً اپنا ایک نمائندے کو اس کی تحقیقات پر مامور کیا نمائندے کی رپورٹ کے مطابق حجرہ مطہرہ کی

دیوادی خدمت (مرمت) کی اشد ضرورت کی حاجت محسوس ہوئی اور خاص طور پر پنج گوشہ شریف کی شرقی دیوار جس میں دراڑیں پڑنی شروع ہو گئی تھیں چنانچہ 14 شعبان المعظم 881 ہجری کو پانچ گوشہ کے متاثرہ حصے کو نکال لیے گئے ساتھ ہی حجرہ اقدس کی پرانی چھت بھی ہٹالی گئی اور شرقی جانب تقریباً ایک تہائی حصے پر چھت ڈال دی گئی جس سے یہ ایک تہ خانے کی ماند نظر آنے لگا جب کہ باقی کے دو تہائی حصے پر چھت نہیں بنائی گئی بلکہ اس کے اوپر تینوں مبارک قبروں کے سرہانوں کی جانب منقش پتھروں سے ایک چھوٹا سا گنبد حجرہ اقدس پر تعمیر کر دیا گیا اس پر سفید سنگ مرمر لگایا گیا اور پیتل کا ہلال نصب کر دیا گیا مزید یہ کہ مسجد نبوی کی چھت کو مزید بلند کر دیا گیا تاکہ یہ چھوٹا سا گنبد ہلال سمیت مسجد نبوی کی چھت کے نیچے آجائے پھر اس کے اوپر بڑے گنبد کی تعمیر نو کا کام 17 شعبان المعظم 881 ہجری کو شروع ہوا یہ کام دو ماہ جاری رہا پھر 7 شوال المکرم 881 ہجری کو اختتام پر پہنچا پھر (5) 13 رمضان المبارک 886 ہجری مؤذن آذان کی غرض سے منارہ ربیعہ پر گئے اس وقت مانک وغیرہ کا کوئی سسٹم نہ تھا مطلع ابر آلود تھا اچانک بجلی منارہ ربیعہ پر گری مؤذن بھی شہید ہو گئے اور منارہ ربیعہ مسجد نبوی قدیم کی طرف جا پہنچا جس سے آگ لگ گئی ساتھ ہی گنبد کو بھی نقصان پہنچا جس سے کچھ ملبہ حجرہ اقدس میں حاضر ہوا فوری طور پر تعمیری خدمت تو کر دی گئی مگر مکمل تفصیل سلطان قلیتبائی کو 16 رمضان المبارک کو قاصر کے ذریعے آگاہ کیا گیا

(6) سلطان نے سو (100) معمار مصر سے روانہ کیے سلطان کے حکم سے جس گنبد کو نقصان پہنچا سے مکمل ہٹا دیا گیا اس کی جگہ 892 ہجری کو ایک نیا گنبد بنایا گیا جو صدیوں تک

قائم رہا

(7) پھر عثمانی سلطان محمود بن سلطان عبدالحمید خان اول نے قلیبتائی سلطان کا بنایا ہوا گنبد شہید کروا کر از سر نو 1233 ہجری بمطابق 1818ء کو نیا گنبد تعمیر کروایا

### گنبد خضراء پر رنگوں کی تاریخ:

(1) سب سے پہلا گنبد 678 ہجری بمطابق 1269ء کو تعمیر ہوا جس پر زرد رنگ کروایا گیا جس سے یہ "قبة الصفراء" سے مشہور ہوا

(2) پھر 888 ہجری بمطابق 1483ء کو کالے پتھر لگا دیے گئے پھر اسے سفید رنگ سے رنگ دیا گیا پھر یہ "قبة البيضاء" یعنی سفید گنبد کہلانے لگا

(3) 980 ہجری بمطابق 1572ء میں انتہائی حسین گنبد بنایا کہ اس پر رنگ برنگے پتھروں سے سجایا گیا شاید مینا کاری کا کام تھا جس سے دلکش و جاذب منظر کے سبب "رنگ برنگ گنبد" کہلانے لگا

(4) 1253 ہجری بمطابق 1873ء کو عثمانی سلطان محمود بن سلطان عبدالحمید خان اول نے اسے سبز رنگ کروا دیا اسی باعث اسے "گنبد خضراء" (یعنی سبز گنبد) کہتے ہیں

جو انتہائی دل فریب دلکش ہے اور ان شاء اللہ ہمیشہ رہے گا

(طیفا از فیضان سنت)

(طیفا از عاشقان رسول کی 130 حکایات)

## کتاب فی معرفة الصحابة

(صحابہ کرام کی سیرت پر لکھی گئی کتب کا تعارف)

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو کتابیں سیرت صحابہ کرام پر تصنیف کی گئی ہیں وہ مختلف گوشوں اور پہلوؤں سے بڑی اہمیت کی حامل اور مرکزۃ الآراء تصانیف ہیں یہ نہایت مفید اور اہم ترین کام ہے

تراجم صحابہ تصنیف کردہ کتابیں بے شمار ہیں ان میں مشہور ترین کتابیں یہ ہیں:

## الإستیعاب فی معرفة الاصحاب

تالیف:

ابن عبدالبر رحمة الله عليه

یہ کتاب معرفت صحابہ کے موضوع پر اہم ترین کتاب ہے اس کتاب کا نام مصنف نے "الاستیعاب" رکھا کیونکہ ان کا خیال ہے کہ انہوں نے تمام صحابہ کرام کے احوال کا احاطہ کر لیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے بہت ساری ضروری چیزیں ان سے دور ہو گئی اس کتاب میں کتب صحابہ کرام کے تراجم و حالات قلمبند کیے گئے ہیں ان کی تعداد ساڑھے تین ہزار (3500) ہے اور صحابہ کرام کے ناموں کو حروفِ معجم کے ترتیب پر جمع کیا گیا ہے جن میں نام کے پہلے حروف کو ملحوظ رکھا گیا ہے لیکن اس کے بعد باقی حروف کا اہتمام متروک ہے ناموں سے فراغت کے بعد مشہور کسیتوں کو ذکر کیا گیا اور کسیت کو بھی حروفِ معجم کے ترتیب پر رکھا گیا ہے پھر صحابیات کے اسماء پھر ان کی مشہور کسیتوں کو ذکر کیا گیا ہے

## أَسَدُ الْغَابَةِ فِي مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ

تالیف:

عزالدین ابی الحسن علی بن محمد ابن الاثیر جزری رحمة الله عليه

یہ کتاب اسماء صحابہ کی معلومات کے لیے بے حد عمدہ کتاب ہے اس کے مؤلف نے اس کتاب کی ترتیب و تنسیق اور جمع و تہذیب میں کافی محنت کی ہے اس کتاب میں سات ہزار پانچ سو چوں (7554) صحابہ کے تراجم کو ذکر فرمایا ہے چنانچہ حروف معجم کی ترتیب پر اسمائے صحابہ کو ذکر فرمایا ہے حرف اول اور ثانی کی نسبت کرتے ہوئے اسم کے آخر تک اسی طرح حروف معجم کی ترتیب پر ذکر کیا ہے

مؤلف کتاب کے مقدمے میں لکھتے ہیں: اس کتاب کو میں نے الف باء تاء ثناء کی ترتیب پر مدون کیا ہے اور ناموں میں حرف اول حرف ثانی اور حرف ثالث کو لازم پکڑا ہے اسی طرح آخر اسم تک کیا ہے باپ اور دادا کے ناموں میں بھی اسی طرح ہے اور ان دونوں کے بعد میں بھی یہی کیا ہے اور قبائل میں بھی یہ طریقہ اپنایا ہے کہ اسماء صحابہ کو ذکر کیا پھر صحابیات کا تذکرہ فرمایا

## الإصابة في تمييز الصحابة

تالیف:

حضرت علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمة الله عليه

یہ کتاب اسمائے صحابہ میں جامع تدوین اور کامل واکمل کتاب ہے مؤلف نے ان تمام کتابوں سے استفادہ کیا ہے جو متقدمین علماء کرام نے اس موضوع پر تصنیف فرمائی ہیں اس کتاب میں تمام تر ضروری معلومات کو مرتب فرمایا ہے اور اوہام سے کنارہ کشی کی اور



ایسے اضافے بھی لیے ہیں جو بعض طرق حدیث میں انہوں نے مناسب سمجھا یا دوسری تصانیف سے اخذ فرما اس طرح یہ کتاب نہایت مفید اور جامع ہے مصنف علیہ رحمہ نے اس کتاب کو حروف مجتم کی ترتیب پر ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اچھی طرح مرتب فرمایا جس میں پہلے اسمائے صحابہ لائے ہیں پھر ان کی کنیت پھر اسمائے صحابیات پھر ان کی کنیت البتہ اسم اور کنیت میں ہر حرف کی چار کی تقسیم کی ہے جو حروف مجتم کی ترتیب پر ایک اضافہ کیا ہے تو ہر حرف کی چار (4) اقسام بنائی ہیں

### قسم اول:

یہ قسم ان کے بارے میں ہے جن کی صحابیات بطرق روایت ثابت ہے خواہ خود راوی نے نقل کیا ہو یا دوسرے کے نقل کرنے اے معلوم ہو یا ان کا ذکر ان الفاظ و عبادات سے ہوا ہو جو صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر دلالت کریں

### قسم ثانی:

یہ قسم ان حضرات کے بارے میں ہے جو صحابہ ہیں لیکن دوسرے صحابہ کے مقابلے میں بچے ہیں حضور علیہ السلام کے عہد میں پیدا ہوئے اور آپ علیہ السلام کے انتقال کے وقت ان کی تمیز تک نہ پہنچ سکے

### قسم ثالث:

یہ قسم ان حضرات کے بارے میں ہے جو کتابوں میں ہے جن کا ذکر حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے سے پہلے کی کتابوں میں ہے اور وہ مخضر میں سے

ہیں یعنی وہ صحابہ کرام جنہوں نے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے پائے اور ان کے بارے میں کوئی ایسی حدیث مروی نہیں ہے جس میں یہ کلام ہو کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے یا انہوں نے حضور علیہ السلام کی زیارت کی ہے یہ حضرات بالاتفاق صحابہ میں نہیں ہیں ان کا ذکر تو صرف اس لیے ہوتا ہے کہ یہ طبقہ صحابہ سے ملے ہوئے ہوتے ہیں

### قسم رابع:

یہ قسم ان لوگوں کے بیان میں ہے جن کا ذکر قدیم کتابوں میں صحابہ کرام کے ناموں کے ضمن میں غلطی سے بطور وہم آگیا ہے اور اس وہم اور غلطی کا اس قسم میں بیان کیا گیا ہے لہذا مذکورہ چاروں قسموں کے ناموں کے بارے میں معلومات ہونی چاہیے بالخصوص اس وقت جبکہ صحابہ کرام کے ناموں کی تحقیق کا سلسلہ چل رہا ہو تاکہ تحقیق کرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ یہ شخص صحابی ہے یا نہیں یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ یہ اقسام اکثر و بیشتر سب سے اہم مانی جاتی ہیں

اس کتاب میں تراجم و حالات صحابہ کی تعداد بارہ ہزار دو سو سٹھ (12266) جن میں سے نو ہزار چار سو ستتر (9477) تراجم ان رجال کے ہیں جو اپنے اسماء سے جانے جاتے ہیں اور بارہ سو اسی (1268) تراجم کنیت سے پہچانے جانے والے رواۃ کے ہیں اور پندرہ سو بائیس (1522) تراجم خواتین کے اسماء اور کنیت والے ہیں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں کتب کو صحیح معنی میں سمجھ کر پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے

## شوہر کی کتاب

محدث مغرب عبدالحی الکتانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "فہرس الفہارس" میں لکھتے ہیں کہ: "مسالك الهدایة" میں ہے کہ بعض دوستوں نے ابوسالم عیاشی قاہرہ میں بنت باعونی جو کہ بیوی تھیں قسطلانی کی۔ ان کی بیوی کے اشعار سنائے جو انہوں نے اپنے شوہر کی کتاب "المواہب" کے بارے میں کہے:

کتابُ المواہبِ مامثلُهُ  
 کتابُ جلیلٌ وکم قد جمع  
 إذا قال غُمرٌ له مشبہٌ  
 یقول الوزی منک لایستمع

کئی کتابیں جمع ہو چکی ہیں مگر مواہب جیسی کوئی کتاب نہیں

جس وقت وہ بولتی ہے بحر معلوم ہوتی ہے

لوگ کہنے لگتے ہیں کہ یہ تو نہیں سنی جاسکتی (یعنی یہ تو بہت ضخیم کتاب ہے)

(فہرس الفہارس ج 2 ص 968)

عموماً عورتیں شوہر حضرات کے لیے تعریفی کلمات سے نہیں نوازتی جو تحریر اہوں اگر

نوازدیں تو وہ تاریخ اور کتب میں محفوظ ہو جاتی ہیں جیسا کہ مذکورہ اشعار

## درس حدیث آخر کس عمر میں؟

حدیث شریف پڑھنے اور پڑھانے کے لیے عمر کا جانا بھی ضروری ہے

پڑھنے کے متعلق متعدد اقوال ہیں

(1) جمہور محدثین کے نزدیک کم از کم پانچ (5) سال کی عمر ہونا ضروری ہے جیسا کہ آج کل ہمارے یہاں بچوں کو نورانی قاعدہ یا مدنی قاعدہ پڑھانے کے لیے مدرسہ بھیج دیا جاتا ہے

(2) بعض علماء کرام کے نزدیک تیس (30) سال کی عمر میں درس حدیث لینا مستحب ہے

(3) امام محمد بن خلاد الراہر مزنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "المحدث الفاضل بین الراوی والواعی" میں امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ: بیس (20) سال کی عمر حدیث پڑھنا چاہیے کیونکہ اس وقت عقل پختہ ہونے کا زمانہ ہے اسی طرح امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا کہ جب بیس سال تک مبادیات پر محنت کرنے کی اور شرعی احکام پر عمل کرنے کی عادت ہو جائے تو اس کے بعد حدیث کا درس لینا چاہیے

(المحدث الفاضل بین الراوی والواعی ص 187-188)

(4) البتہ راجح اور اصح قول یہ ہے کہ جب تمام مبادی علوم میں پختگی حاصل ہونے کے بعد صلاحیت اور استعداد پیدا ہو جائے اس وقت حدیث کا درس لینا چاہیے اس سے پہلے نہیں

(شرح شہرح نخبۃ الفکر ص 792-793)

اسی طرح پڑھانے کی عمر کے متعلق بھی مختلف اقوال ہیں

امام رامہر مزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: شیخ بننے کے لئے کم از کم چالیس (40) سال کی عمر ہونا ضروری ہے اور اگر پچاس سال ہو جائے تو زیادہ مناسب ہے

(المحدث الفاضل بین الراوی والواعی ص 352)

یاد رہے مذکورہ قاعدے کے تحت تو بڑے امام داخل نہیں ہو رہے یعنی بیان کردہ عمر میں پختہ سے قبل ہی ان حضرات امام شافعی اور امام مالک رحمہم اللہ نے درس حدیث

دینا شروع کر دیا تھا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے تو اکیس (21) سال کی عمر میں درس حدیث دیتے تھے (فتح المغیث ج 3 ص 229)

امام رامہرمزی رحمۃ اللہ علیہ نے عمومی طور پر ایک عام قاعدہ کلیہ و ضابطہ بیان کیا ہے جس سے آئمہ حضرات مستثنیٰ ہو سکتے ہیں نیز ہر قاعدہ کلیہ سے مستثنیات کا باب کھلا رہنا خدا ایک قاعدہ کلیہ ہے دراصل بات یہ ہے کہ جب صلاحیت و استعداد حاصل ہو اور ضرورت بھی پیش آئے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے پھر بھی مبادی علوم میں پختگی حاصل ہونے کے بعد درس حدیث دینا شروع کرنا چاہیے الحمد للہ ہمارے اکابرین اہلسنت کا تو معمول تھا کہ پختگی کے بعد ہی درس حدیث دیتے تھے تاکہ درس حدیث کی پوری حلاوت اور لذت محسوس کر سکیں

اللہ ہمیں علم دین کا حق ادا کرنے تو فیق عطاء فرمائے

## سقوط بغداد اور علم کا نقصان

1258ء میں منگولوں کے ہاتھوں بغداد کی تباہی اور خلافت عباسیہ کے خاتمے کو سقوط بغداد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے بغداد کا محاصرہ جو 1258ء میں ہوا ایک حملہ، جارحیت اور بغداد شہر کی بربادی تھا، اس حملہ نے بغداد کو مکمل طور پر برباد کر دیا وہ باشندے جن کو شہر کے حملے کے دوران قتل کیا گیا ان کی تعداد 100000 (ایک لاکھ) سے 1000000 (دس لاکھ) تھی، یہاں تک کہ بغداد کے کتب خانے بھی چنگیزی افواج کے حملوں سے محفوظ نہ تھے جس میں بیت الحکمة بھی شامل ہے انہوں نے مکمل طور پر کتب خانے تباہ برباد کر

ڈالا کر ڈالے

## قتل و غارت:

ہلاکو خان کی زیر قیادت منگول افواج نے خلافت عباسیہ کے دار الحکومت بغداد کا محاصرہ کر کے شہر فتح کر لیا اور عباسی حکمران مستعصم باللہ کو قتل کر دیا شہر میں لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا اور کتب خانوں کو نذر آتش اور برباد کر دیا گیا۔ جنگ کے بعد منگولوں نے شام پر حملہ کیا اور دمشق، حلب اور دیگر شہروں پر قبضہ کر لیا اس شکست کے ساتھ ہی امت مسلمہ کے عروج کا دور اول ختم ہو گیا

## علم اور علم دوست کا نقصان:

بیت الحکمہ، جو بے شمار قیمتی تاریخی کتب اور مخطوطات اور طب سے لیکر علم فلکیات، علم حدیث، علم رجال، علم فقہ، علم تفسیر، علم نحو، علم صرف وغیرہا تک کے موضوعات پر لکھی گئی کتب کا گھر تھا کو تباہ کر دیا گیا زندہ بچ جانے والوں نے کہا کہ دریائے دجلہ کا پانی ان کتب کی سیاہی کے ساتھ سیاہ پڑ گیا جو بہت زیادہ تعداد میں دریا میں پھینک دی گئی تھیں نہ صرف یہ مگر کئی دنوں تک اس کا پانی علماء و مشائخ سائنسدانوں اور فلسفیوں کے خون سے سرخ رہا شہریوں نے فرار ہونے کی کوشش کی مگر منگول سپاہیوں نے کسی کو نہیں چھوڑا مزید یہ کہ مرنے والوں کی تعداد 90000 (نوے ہزار) ہو سکتی ہے دیگر تخمینے کافی زیادہ ہیں دیگر کا دعویٰ ہے کہ انسانی زندگی کا نقصان کئی لاکھ تھا

مورخین کا کہنا ہے کہ مرنے والوں کی تعداد تقریباً 200000 (دو لاکھ) سے 1000000 (دس لاکھ) ہے منگولوں نے لوٹ مار کی اور پھر مساجد، مدارس، محلات،

لائبریریوں اور ہسپتالوں کو تباہ کر ڈالا شاہی عمارتوں کو جلا دیا گیا خلیفہ کو گرفتار کر لیا گیا اور اس کے اپنے شہریوں کا قتل عام اور اپنے خزانے کی لوٹ مار دیکھنے کے لیے مجبور کر دیا گیا منگولوں نے ایک قالین میں خلیفہ کو لپیٹ کر اپنے گھوڑوں کے نیچے کچل دیا

حوالہ جات:

سقوط بغداد

سقوط بغداد سے سقوط ڈھاکہ تک

سقوط بغداد کے اسباب

## اگر نبی ہوتا اس کا ترجمہ کرو

جب مسیلمہ پنجاب کذاب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے کلام کے اعجاز کا چیلنج اور نبوت کا دعویٰ کیا تو ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ، محقق اہلسنت حضرت علامہ ابو الفیض فیضی رحمۃ اللہ علیہ نے 13 فروری 1899ء کو مسجد "حکیم حسان الدین" سیالکوٹ میں بیٹھنے اور مرزا قادیانی کو اپنا غیر منقوط (جس میں کوئی نقطہ نہ ہوں) قصیدہ پیش کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عربی میں ایک ایسا قصیدہ مہملہ لکھا کہ جس میں کوئی بھی نقطہ نہ تھا جس میں تحریر تھا اگر تم نبی ہو اور تجھ پر وحی نازل ہوتی ہے تو اس قصیدہ مہملہ (بغیر نقطوں والے) کو حاضرین مجلس کے سامنے ترجمہ کر کے سنا اور سمجھا دیں گے تو میں (ابو الفیض فیضی) آپ کو سچا نبی تسلیم کر لوں گا، مرزا قادیانی نے کچھ دیر اس قصیدہ غیر منقوطہ کو دیکھا پھر اپنے ایک پیروکار کو دے دیا، بات اس سے بھی نہ بن سکی تو خلف نابلد نے پریشانی کی حالت میں فہت الذی کفر کا مصداق بن کر یہ قصیدہ صاحبِ قصیدہ کو واپس کیا اور مرزا قادیانی نے کہا یہ ہماری سمجھ سے

میرے قلم دان سے (جلد 1)

بالا تر ہے آپ خود ہی اس کا ترجمہ کر دیجیے، یہ قصیدہ اکتالیس (41) اشعار پر مشتمل حسین گلدستہ ہے جو پنجاب لائبریری میں محفوظ ہے۔ اس کے شروع کے اشعار اردو ترجمہ کے ساتھ پیش خدمت ہیں:

لبالك ملكه حمد، سلام على رسوله علم الكمال

حمود أ حمد و محمدا و طهور مع أولاد و آل

بادشاہت کے مالک کے لیے تمام تر تعریف اور ان کے رسول پر سلام ہو جن پر علم اپنی انتہا کو پہنچا، جو حمود (سب سے زیادہ تعریف کرنے والے) احمد اور محمد ہیں اور اپنے اصحاب اور آل سمیت پاک ہیں

## حضرت امام جلال الدین محلی حیات و خدمات

آپ کا نام نامی محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن احمد الانصاری المحلی القاہری ہے

**القاب:**

جلال الدین، جلال المحلی، شمس الدین والممت

**محلی کہنے کی وجہ:**

محلی قاہرہ کے علاقے محلی کبریٰ میں پیدائش کی وجہ سے محلی کہا جاتا ہے

آپ مسکا شافعی ہیں مسکنا اور مولدا قاہری ہیں

**ولادت:**

شوال 791ھ بمطابق 1389ء کو میں ”محلہ کبریٰ“ قاہرہ میں پیدا ہوئے

**تعلیم:**



امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ الضواء الامع میں فرماتے ہیں  
فقہ و اصول فقہ امام شمس الدین برماوی، ابراہیم بیجوری، امام بلقینی، عزالدین ابن جماعہ رحم  
اللہ علیہم سے،  
نحو امام شہاب العجمی، شمس شطنوفی رحم اللہ علیہم سے،  
علم الفرائض و حساب ناصر بن انس المصری رحمۃ اللہ علیہ سے،  
منطق و بلاغت امام بدر اقصائی سے، تفسیر امام بساطی رحمۃ اللہ علیہ سے  
اور حدیث و اصول حدیث امام ولی عراقی اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحم اللہ علیہم سے حاصل  
کیے یہو آپ علوم و فنون کے جامع ہوئے

### اساتذہ و شیوخ:

حسن المحاضرہ اور دیگر کتب میں آپ کے اساتذہ کی تعداد اٹھائیس (28) سے زائد بتائی  
گئی ہے جن میں مشہور و معروف یہ ہیں  
سراج الدین بن ملقن المعروف امام ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ  
سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ  
عزالدین ابن جماعہ رحمۃ اللہ علیہ  
محمد بن موسیٰ دمیری رحمۃ اللہ علیہ  
شمس الدین محمد بن ابراہیم شطنوفی رحمۃ اللہ علیہ  
حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ  
ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ علیہ

## تلامذہ:

آپ نے قاہرہ کے بعض مدارس میں تدریس بھی کی جن کے نام یہ ہیں مدرسہ برقوقیہ، مدرسہ مؤیدیہ یہ وہ مدرسہ ہے جس میں امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تدریس فرمایا کرتے تھے

آپ کے تلامذہ میں بڑے بڑے آئمہ کرام ہیں جن میں چند کے نام یہ ہیں

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ

ابراہیم بن مقدسی رحمۃ اللہ علیہ

نور الدین سمودی رحمۃ اللہ علیہ

احمد بن محمد منوفی المعروف قاضی منوفی رحمۃ اللہ علیہ

عبدالحق بن محمد سنباطی رحمۃ اللہ علیہ

## تفسیر جلالین:

ابتداءً امام جلال الدین محلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس تفسیر کی تالیف کا آغاز کیا تھا، آپ نے سورہ کہف سے شروعات کی اور آخر قرآن تک تفسیر کر لی پھر سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھی اور اس کے بعد داعی اجل کو لبیک کہہ گئے اور یہ تفسیر ادھوری رہ گئی۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کی تکمیل کا بیڑا اٹھایا اور سورہ بقرہ سے سورہ اسراء کے آخر تک تفسیر لکھ کر اس کتاب کو مکمل کر دیا، چونکہ سورہ فاتحہ کی تفسیر محلی صاحب کے قلم سے تھی اس لیے اس کو کتاب کے اخیر میں سورۃ الناس کی تفسیر کے بعد رکھ دیا تاکہ محلی صاحب کی پوری تفسیر ایک

جگہ رہے اور ان کی تحریر کردہ تفسیر ایک جگہ، یہی وجہ ہے کہ تفسیر جلالین کی شروعات سورہ بقرہ سے ہوئی ہے نہ کہ سورہ فاتحہ سے یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ بقرہ سے سورہ اسراء کے آخر تک یعنی نصف قرآن کی تفسیر صرف چالیس دن کے اندر تحریر کی جیسا کہ خود سورہ اسراء کی تفسیر کے خاتمہ پر لکھتے ہیں: وَأَلْفَتْهُ فِي قَدَرِ مِيعَادِ الْكَلِيمِ، "کلیم اللہ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے مقرر کردہ میعاد (یعنی چالیس دن) میں میں نے یہ کتاب تالیف کی۔ آگے لکھتے ہیں:

فراغت من تأليفه يوم الاحد عاشا شهر شوال سنة سبعين

وثمان مائة وكان الابتداء فيه يوم الاربعاء مستهل

رمضان من السنة المذكورة (تفسیر جلالین ص ۲۴۰)

یعنی یکم رمضان 870ھ سے دس شوال 870ھ کے بیچ کل چالیس

دن میں یہ کتاب تالیف ہوئی

### تصانیف:

امام محلی نے قیمتی کتابیں تصنیف فرمائیں جو نہایت مختصر اور عمدہ عبارت پر مشتمل ہیں

(۱) تفسیر جلالین

(۲) البدر الطالع فی حل جمع الجوامع

(۳) کنز الراغبین شرح شامح المنهاج الطالبین

(۴) مختصر التنبیہ للشیرازی

(۵) شرح تسهیل الفوائد فی النحو

- (۶) الجهر بالبسلة
- (۷) شرح الاعراب عن قواعد الاعراب
- (۸) شرح مقصورة ابن حازم
- (۹) كنز الذاخر في شرح التائية
- (۱۰) مناسك حج
- (۱۱) القول المفيد في النيل السعيد
- (۱۲) الانوار البرضية شرح مختصر البردة
- (۱۳) الطب النبوي
- (۱۴) كتاب الجهاد
- (۱۵) شرح الشسية في المنطق لنجم الدين القزويني
- (۱۶) حاشية على شرح جامع المختصات في فروع الشافعية
- (۱۷) تعليقة على جواهر البحرين في الفروع
- (۱۸) شرح عروض اندلسي
- (۱۹) شرح الورقات في اصول الفقه

### نوٹ:

مذکورہ کتب میں بعض نا تمام ہیں اور بعض مطبوع ہو چکی ہیں

### وفات:

مرض اسہال کے سبب آپ کی وفات 15 رمضان المبارک 864ھ بمطابق 1459 مصر

---

کے شہر قاہرہ میں ہوئی آپ کو اپنے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا

حوالہ جات:

حسن المحاضرہ

شذرات الذهب

الضوء الامع

تفسیر جلالین

## محدث مغرب حضرت سید عبدالحی الکتانی

امام اہلسنت کے خلفاء کی تعداد بیشمار تھی جو برصغیر اور حرمین شریفین اور دیگر بلاد تک پھیلے تھے رسالہ الاجازات المتینة لعلماء بکّة والمدینة کے سرسری مطالعے سے آپ کے خلفاء کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے آپ کے متعین خلفاء کی تعداد کا اندازہ لگا مشکل ہے تاہم انہی میں سے ایک محدث مغرب حضرت علامہ عبدالحی بن عبدالبکیر الکتانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں

آپ اپنے وقت کے بہت بڑے محدث، فقیہ، مؤرخ، مصنف، شاعر، عظیم مبلغ، اور سلسلہ کتانیہ کے پیشواہ تھے آپ کو تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، تصوف تاریخ اور لغت پر مکمل عبور حاصل تھا تاہم خاص شغف علم حدیث و اسماء الرجال میں تھا آپ کی مشہور و معروف کتب فہرس الفہارس اور التراتیب الاداریہ ہیں آپ کو پانچ سو (500) سے زائد مشائخ سے اکتساب فیض اور اجازت و خلافت کا شرف حاصل ہے

آپ کو اس لحاظ سے انفرادی حیثیت رکھتے ہیں کہ عرب میں امام اہلسنت امام احمد رضا

میرے قلم دان سے (جلد 1)

خان رحمة الله عليه نے جس عظیم محدث کو سب سے پہلے شرف خلافت و اجازات سے نوازا وہ آپ کی ہی ذات گرامی تھی

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمة الله عليه سے محدث مغرب کی ملاقات مکہ مکرمہ میں 1323ھ بمطابق 1905ء ایام حج کے دوران ہوئی اس ملاقات میں امام اہلسنت نے اجازت عامہ فی السلوک کی اجازت طلب کرنے پر دی  
امام اہلسنت آپ کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

محدث المغرب جلیل المنصب السيد الفاضل العالم الكامل مولانا السيد عبدالحی ابن السيد الکبیر الشریف عبد الکبیر الکتانی الفاسی

(الإجازات التبتیة لعلماء بکة والمدینة ص 4)

مزید دوسری جگہ ارشاد فرمایا

المحدث الفاضل العالم الكامل السيد النسيب الحسيب  
الاريب مجبع الفضائل مبنع الفواضل مولانا السيد  
الشيخ محمد عبدالحی ابن الشيخ الكبير السيد عبد  
الكبير الکتانی الحسنی الادیسی الفاسی محدث الغرب بل  
محدث العجم والعرب انشاء الربث

(الإجازات التبتیة لعلماء بکة والمدینة ص 15)

امام اہلسنت کا القاب سے ذکر کرنا محدث مغرب کی علمیت و جلالت کا ظہور ہے  
مزید یہ کہ محدث مغرب رحمة الله عليه امام اہلسنت کی علمی و جاہت اور روحانی شخصیت  
سے اس قدر متاثر ہوئے کہ زندگی بھر ان کا تذکرہ ادب و احترام سے کرتے رہے یہی جھلک

میرے قلم دان سے (جلد 1)

آپ کا تحریروں میں بھی نظر آتی ہے جہاں آپ نے امام اہلسنت کا تذکرہ انتہائی عقیدت و احترام اور القاب سے کیا جیسا کہ اپنی کتاب "الاجوبة النبعة عن الاسئلة الاربعة" میں امام اہلسنت کے بارے میں ارشاد فرمایا:

صاحب التأليف العديدة العلامة الكبير الشهاب احمد  
رضاعلى خان البريلوى الهندى

(الاجوبة النبعة عن الاسئلة الاربعة ص 70)

اسی طرح دوسری جگہ مسلسل بالاولیہ کا ذکر کرتے ہوئے "فہرس الفہارس" میں ان القاب سے ذکر خیر کیا:

وحدثنا به الفقيه البسند الصوفي الشهاب احمد رضا على  
خان البريلوى الهندى وهو اول حديث سبعته منه بكة

(فہرس الفہارس ج 1 ص 86)

علامہ کتانی نے اپنی کتاب "اداء الحق الفرض الذين يقطعون ما امر الله به ان يوصل ويفسدون في الارض" میں اپنے بعض مشائخ کا تذکرہ کرتے ہوئے امام اہلسنت کا بھی ذکر خیر فرمایا مولانا مفتی محمد اسلم رضا شیوانی دام ظلہ العالی کہتے ہیں کہ یہ کتاب ابھی طبع تو نہیں ہوئی البتہ مخطوط سے امام اہلسنت کا تعارف علیحدہ طور پر مکتبہ دار الامام یوسف النبھانی سے "ترجمة امام اهل السنة احمد رضا خان البريلوى" کے نام سے کتابی صورت میں طبع ہو چکا ہے

شیخ کتانی نے امام اہلسنت کی خدمات کا ذکر اپنی کتاب "اليواقيت الشينة في الاحاديث القاضية" میں کیا اور "الباحث الحسان البرفوعة الى قاضى تلسبان"

میرے قلم دان سے (جلد 1)

میں امام اہلسنت کو بطور شیخ تصوف ذکر کیا

(المباحث الحسان المرفوعة الی قاضی تلسمان ص 252)

اللہ ان صدقے ہماری مغفرت فرمائے آمین

حوالہ جات:

خليفة امام اہلسنت شیخ سید عبدالحی الکتانی ادریسی حسنی فاسی رحمة اللہ علیہ (مخلصا)

فہرس الفقہارس

المباحث الحسان المرفوعة الی قاضی تلسمان

الاجوبة النبعة عن الاسئلة الاربعة

الإجازات المتينة لعلماء بکة والمدینة

## تعارف برادر اعلیٰ حضرت

حضرت علامہ محمد رضا خان رحمة اللہ علیہ

خاندان رضویت کے گمانیوں کی زندگی گزارنے والی شخصیت، جی ہاں خاندان رضویت

کا ایک ایسا فرد جو ممتاز عالم دین، مفتی اسلام، ماہر علم الفرائض، ادیب، تھے جن کا تذکرہ

کمیاب ہے ان کا نام برادر اعلیٰ حضرت علامہ مفتی محمد رضا خان بریلوی

ان کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے

**نام:**

محمد رضا عرف ننھے میاں

**والد:**



میرے قلم دان سے (جلد 1)

رئیس المتکلمین حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ آپ رئیس المتکلمین کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں

### تعلیم:

رسم بسم اللہ والد محترم نے ادا کی آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی کم سنی کے عالم میں والد محترم کی وفات ہو گئی حالت یتیمی میں پروان چڑھے جب شعور آیا تو برادر محترم (امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ) کی درس گاہ اور شخصیت ساز تربیت گاہ سے وابستہ ہوئے برادر مکرم کی شفقت اور بہترین تعلیم و تربیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ ممتاز علم ربانی، بالغ نظر مفتی، دور اندیش مفکر بن کر عالم اسلام پر ابھرے

### اساتذہ:

رئیس المتکلمین حضرت مولانا مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ (حضرت مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ نے رئیس المتکلمین کے تلامذہ میں محمد رضا خان کا نام اس وجہ سے لکھا کہ آپ نے ان کو رسم بسم اللہ پڑھائی)  
امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

### فتویٰ نویسی:

علوم معقول و منقول خصوصاً علم الفرائض میں آپ مہارت تامہ اور یدِ طولیٰ رکھتے تھے دار افتاء بریلی شریف کا جب شہرہ ہوا اور کثرت سے استفتاء (سوالات) آنے شروع ہو گئے تو علم الفرائض و میراث کے متعلقہ مسائل کے فتوے حضرت مولانا محمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ہی لکھا کرتے تھے

## تقریب نکاح:

غلام علی خان کی صاحبزادی سکینہ بیگم کے ساتھ عقد نکاح ہوا شادی خانہ آبادی کے موقع پر استاذز من مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے سہرا لکھا

ہے مجھے تار رگ جان کے برابر سہرا

دیکھیں پھولوں کا جو نوشاہ کے سر پر سہرا

مکمل سہرا استاذز من مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے دیوان "شرفصاحت

"میں موجود ہے

## اولاد:

عین جوانی میں وفات کے سبب آپ کے یہاں ایک بیٹی ہوئی جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مفتی اعظم ہند مفتی مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے نکاح میں آئیں مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ سے سات بیٹیاں اور ایک بیٹا انور رضا خان ہوئے مگر چار برس ہی گزرے تھے کہ قاصد اجل آپہنچے انوار رضا خان کو اپنے پردادا حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے پاننتی میں دفن کیا گیا

## انتظامی و دینی مصروفیات:

آپ علم و فضل کے ساتھ ساتھ خاندان اور حسن انتظام میں اپنی مثال آپ تھے جب برادر مکرم کو علمی مشاغل اور فتا واجات میں مستغرق دیکھا تو خاگی (خاندانی) اور جاگیری (زمین کے معاملات) ذمے داریوں کو اپنے کاندھوں پر لے لی گویا کہ آپ اعلیٰ حضرت کے قوت بازو بن کر اپنی جاگیر کے علاوہ اعلیٰ حضرت کی جاگیر کا انتظام بھی کرنے لگے اعلیٰ حضرت

میرے قلم دان سے (جلد 1)

کو بس خدمت دین اور فروغ علم دین کے لیے آزاد کی کر دیا امام اہلسنت بھی آپ پر جملہ امور میں مکمل اعتماد کرتے اس کے علاوہ آپ کی دینی دل چسپی بھی برقرار رہی عملی معاملات میں مشغول رہے فتوحات کے علاوہ امام اہلسنت کے مسوؤوں کو بھی دیکھتے رہے جس کا ثبوت ان کی لگائی ہوئی مہر سے ملتا ہے

### ایک اہم خاصیت:

آپ کو قریب سے دیکھنے والوں کا بیان ہے مصروف ترین زندگی گزارنے کے باوجود آپ سے کوئی نماز ترک نہ ہوئی زندگی بھر تمام نمازیں باجماعت ادا فرمائیں جب دنیا سے رخصت ہوئے تو کوئی نماز روزہ قضا نہ تھا

### وفات:

عین جوانی کے عالم میں 21 شعبان المعظم 1358ھ بمطابق 5 اکتوبر 1939ء کو رات بعد نماز عشاء دنیا سے رخصت ہوئے نماز جنازہ حضرت مولانا عبدالعزیز خان رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔ جنازہ میں حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی، مفتی امجد علی اعظمی، مولانا سردار احمد خان، مولانا احمد یار خاں نعیمی رحمہم اللہ ان ہستیوں نے شرکت کی۔ آپ کو اپنے آبائی قبرستان میں والدین کریمین کے پاس سپرد خاک کیا گیا مفتی اعظم ہند نے مزار تعمیر کروایا

حوالہ جات: مولانا تقی علی خاں حیات اور علمی و ادبی کارنامے  
حیات اعلیٰ حضرت - ثمر فصاحت

حضرت علامہ و مولانا محمد رضا خان بریلوی (از افروز قادری چریاکوٹی)

## تعارف ڈاکٹر الشیخ عبدالعزیز الخطیب الحسنی

### الجبیلانی

نام: عبدالعزیز الحسنی

مسلاک شافعی ہیں اور مشرباشازلی قادری ہیں

### ولادت کی بشارت:

1956ء میں دمشق میں پیدا ہوئے ولادت کی بشارت پہلے ہی مل گئی تھی مزید آپ (شیخ عبدالعزیز الخطیب) اپنی کتاب "غرر الشام فی تراجم آل الخطیب" میں لکھتے ہیں کہ عارف باللہ شیخ احمد الحارون رحمۃ اللہ علیہ نے میری والدہ سے میری ولادت سے قبل فرمایا ان شاء اللہ تم ایک بیٹا پیدا کرو گی اس کا نام عبدالعزیز رکھنا اور وہ عبدالعزیز دباغ جیسا ہوگا میری ولادت ہوئی پھر والدہ ماجدہ کے پاس لایا گیا اور لڑکے کی خوشخبری سنائی گئی تو وہ بہت خوش ہوئی شیخ احمد الحارون رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق میرا نام عبدالعزیز رکھا گیا۔

والد ماجد مجھے حفظ قرآن کی ترغیب دیتے رہتے۔ شاید یہ سب شیخ احمد الحارون کی بشارت کے سبب سے ہوا ہولہذا میں نے چھوٹی سی عمر میں عم پارہ یاد کر لیا اور جب دس سال کا ہوا تو بڑی سورتوں کو یاد کرنا شروع کر دیا

### سلسلہ نسب:

آپ 25 واسطوں سے حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے ملتے ہیں آپ کا سلسلہ

نسب کچھ یوں ہے

فضيلة الشيخ الدكتور السيد عبد العزيز بن العلامة الشيخ محمد سهيل بن  
الشيخ عبد الفتاح ابن العلامة الشيخ محمد بن العلامة الشيخ عبد الله بن  
الشيخ عبد الرحيم بن الشيخ الشرايف محمد الخطيب القادري الحسنى و  
الحسين الجيلاني الشافعي الاشعري الدمشقي

### الخطيب كهنے کی وجہ:

آپ کے پانچویں دادا شیخ علامہ محمد الخطیب رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کا نام محمد اور لقب  
الخطیب ہے ان کو سب سے پہلے خطیب کے لقب سے نوازا گیا اس وجہ سے آپ کے  
خاندان کو "آل الخطیب" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے آپ کا خاندان علمی و روحانی رہا ہے اور  
شیخ عبدالعزیز الخطیب نے اپنے خاندان کے تمام افراد کے تراجم (تعارف) کے لیے ایک  
مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام "غرر الشام فی تراجم آل الخطیب" ہے

### اساتذہ:

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے جامع الاموی الکبیر دمشق میں حاصل کی پھر مختلف  
کبار مشائخ شام سے تعلیم کا سلسلہ جاری رہا جن میں چند مشہور معروف مشائخ کرام نام  
درج ذیل ہیں

۱ علامۃ البحدث الفقیہ الشیخ محمد صالح بن أحمد الخطیب الحسنى

۲ علامۃ الشام محدث الشام الاکبر الشیخ بدر الدین الحسنى

۳ شیخ الطریقة الشاذلیة وأمام أهل عصاة فی الاذواق والمعارف العلامة

العارف بالله تعالى سیدی الشیخ عبد الرحمن الشاغوری

۴ علامۃ الشیخ عبد الرحمن بن أحمد التلمسانی

۵ علامۃ الفقیہ الحنفی الشیخ أديب الكلاس

۶ شیخ الطریقۃ القادریۃ بکۃ البکرمۃ العلامۃ الشیخ وھاج الصدیقی

۷ علامۃ المحدث الشیخ نور الدین عتر رحمہم اللہ تعالیٰ

### بیعت و خلافت:

آپ کو علوم و فنون اور سلسلہ قادریہ، نقشبندیہ، شاذلیہ، مولویہ، بدویہ، کے علاوہ 40 سے زائد سلسلوں کی اجازت حاصل ہیں آپ کو دمشق میں "شیخ الشاذلیۃ القادریۃ" سے معروف ہیں

سلسلہ رفاعیہ میں شیخ عبد الحکیم عبد الباسط سے اور

سلسلہ شاذلیہ میں شیخ الشاذلیہ فی بلاد الشام عبد الرحمن الشاغوری اور شیخ شکر لطفی

سلسلہ قادریہ و نقشبندیہ میں شیخ الطریقین شیخ احمد الوھاج سے

اور اسی طرح آپ کو شیخ احمد نصیب المحامید، شیخ محمود قویدر، شیخ محمد ریاض، شیخ یاسین سوید، شیخ

ریاض المالح، آپ کے چاچا شیخ محمد طہ الخطیب سے بھی اجازت حاصل ہیں

### تدریس:

جامع مسجد الدرر ویشیۃ میں شیخ عبد الوکیل الدوبی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ نماز

ظہر کے بعد فقہ اربعہ کی تدریس فرمائی

فقہ حنفی میں:

حاشیہ ابن عابدین، طحاوی علی المراتی

میرے قلم دان سے (جلد 1)

فقہ شافعی میں:

شراح ابن قاسم، كفاية الاخير، روضة المحتاجين

فقہ مالکی میں:

مختصا ابن عاصم ( والنور السبين للكافي ) ، العشماوية على ابن تركي ، شراح

الصاوي على الجالين

یونہی فقہ حنبلی میں بھی:

الروض المربع، الجمع بين الإقناع والمنتہی

اور حدیث میں: جامع الاصول کا درس دیا یہوں کہا جاسکتا ہے آپ مذاہب اربعہ میں اچھی گرفت رکھتے ہیں جو کہ آپ کی تدریس کی مہارت پر دال ہے مدرس حضرات جانتے ہیں

مذاہب اربعہ میں تدریس کرنا کمال در کمال ہے

1995ء 1416ھ میں مدرسۃ التہذیب و التعلیم کا آغاز کیا جس میں آپ نے تدریس بھی کی۔

اس کے علاوہ جامع الجارح بالمہاجرین میں بھی تدریس کرتے رہے ہیں

فی الحال تدریس موقوف ہے

**دنیاوی تعلیم:**

دنیاوی تعلیم کویت اور بیروت سے حاصل کی آپ کے MA کے مقالے کا نام "میزان

الاخيار في تجارة و التجارة على المذاهب الاربعة" اس مقالے کے مشرف ڈاکٹر

مصطفیٰ البغا تھے

آپ کے Diploma کے مقالے کا نام "میزان الاخيار في تجارة و التجارة على

المذہب الحنفی " ہے

### اشاعت دین:

آپ نے اشاعت دین کے لیے بغداد، عراق، مصر، کویت، ترکی، جزائر، امریکا، افریقہ، پاکستان، بنگلادیش، ہندوستان، سنگا پور سفر بھی کیے ہیں، اشاعت دین کے لیے آپ نے مدرسۃ التہذیب و التعليم قائم کیا ہے اور مزید "ادارۃ السلوک الصوفیہ" کے نام سے ایک تنظیم قائم کی جو مختلف ممالک میں اپنا کام کر رہی ہے اس تنظیم کے تحت عالمی صوفی کانفرنس کا انعقاد کیا جاتا ہے الحمد للہ یہ کانفرنس ملک پاکستان میں 2 مرتبہ ہوئی ہے

### مشائخ پاکستان سے محبت:

آپ سیدی مرشدی امیر اہلسنت مولانا الیاس عطار قادری دام ظلہ اور قبلہ محافظ ختم نبوت بابا رضوی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی محبت فرماتے ہیں امیر اہلسنت محبت کا اظہار یوں فرمایا کہ 2017 کی عالمی صوفی کانفرنس میں شریک تمام مشائخ کرام کو فیضان مدینہ لائے آپ نے اپنی محبت کا اظہار ان الفاظ سے فرمایا کہ: سیدی شیخ الیاس اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اگر پوچھا کہ کیا کسی نیک آدمی کی صحبت میں کوئی وقت گزارا تو میں عرض کروں گا میں نے الیاس قادری کی صحبت میں کچھ وقت گزارا ہے

یقیناً اتنی بڑی شخصیت کا سیدی و مرشدی کے متعلق اس طرح کے الفاظ کہنا کسی سند سے کم نہیں

باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق محبت کا اظہار ان کے چہلم پر ان شہزادے حضرت



میرے قلم دان سے (جلد 1)

مولانا سعد رضوی دام ظلہ سے ان الفاظ میں کیا: انی سعدی سعد السعود اهل الشام بیابوک  
میرے بھائی سعد اے سعد سعادتوں والے اہل شام آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں  
آپ کا باباجی کے شہزادے سے محبت کا اظہار کرنا یقیناً انہی سے محبت ہے

### امتیازیت و خصوصیات:

- آپ نے مذاہب اربعہ میں تدریس فرمائی
- آپ مذاہب اربعہ کے مفتی بھی ہیں آپ کا مجموعہ فتاویٰ بنام "الفتاویٰ علی  
المذاهب الاربعہ" ہے
- آپ نے فقہ حنفی میں تجارت کے موضوع پر Diploma کیا مقالہ کا نام "میزان  
الاخیر فی تجارت و التجارة علی المذہب الحنفی" یاد رہے آپ مسلک شافعی ہیں
- آپ کا سلسلہ نسب سرکارِ غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے 25 واسطوں سے ملتا  
ہے
- آپ کو ثلاثیات بخاری 16 واسطوں سے اجازت حاصل ہے۔

### مؤلفات:

- آپ مفتی، مصنف، محقق، مؤلف بھی ہیں آپ کی تالیفات سے آپ کی علمیت کا  
اندازہ لگایا جاسکتا ہے
- آپ کی سات (7) موسوعات حدیث، فقہ، تصوف، عقائد، خطبات، تاریخ اسلامیہ،  
دروس کے موضوعات پر ہیں
- موسوعة الحدیث الشریف (۴ مجلد)

میرے قلم دان سے (جلد 1)

موسوعة الفقه الشافعي (۲۰ مجلد)

موسوعة التصوف (۹ مجلد)

موسوعة العقائد (۵ مجلد)

موسوعة خطب البندريه (۱۲ مجلد)

موسوعة الشخصيات الاسلاميه (۷ مجلد)

یہ تمام الگ الگ ہیں ان سابقہ موسوعات کا علیحدہ سے مجموعہ بھی تیار کیا گیا ہے "موسوعة الاعمال الكاملة" کے نام سے جو 33 (تینتیس) جلدوں پر مشتمل ہے

موسوعة الدروس البدرية (۵ مجلد)

یہ موسوعہ محدث الشام الاکبر حضرت امام بدر الدین الحسنی رحمۃ اللہ علیہ کے دیے ہوئے درس ہیں جن کو ان والد محترم حضرت محمد سہل الخطیب الحسنی نے قلم بند کیا پھر شیخ عبدالعزیز الخطیب نے تحقیق و تخریج کی

مزید آپ کے والد محترم محمد سہل الخطیب نے چار (4) کتابیں تحریر کی ہیں (جن پر شیخ عبدالعزیز الخطیب نے تحقیق و تخریج کی ہیں) چند کی تصاویر کنٹ میں ہیں

1 کتاب الاسراء والمعراج

2 کتاب مناسک الحج والعمرة

3 کتاب الدعوات

۴ الوصية الواجبة

(۱) ضم ثلاثة اقبار على متن غاية الاختصار في الفقه على المذاهب الاربعة

- (۲) مناسك الحج و العبرة على المذهب الشافعي
- (۳) سور من القرآن و ادعية مختارة من الكتاب و السنة
- (۴) تنبيه الابرار الى كفاية الاختيار في المذهب الشافعي
- (۵) النفحة العلية في اناشيد الحضرة الشاذلية
- (۶) مع الله في الاذكار و الاوراد
- (۷) زاد المسلم من اذكار الكتاب السنة
- (۸) احكام الصيام على المذاهب الاربعة
- (۹) اربعون حديثا في خصائص سيدنا النبي صلى الله عليه وسلم
- (۱۰) شرح ابن قاسم الغزى
- (۱۱) صرخات منبرية في تاريخ المئة الاولى الهجرية
- (۱۲) السيرة النبوية بآكامها ثم تاريخ الخلفاء حتى سيدنا عمر بن عبد العزيز  
رضى الله عنه
- (۱۳) غمر الشام في تاريخ آل الخطيب الحسنى و معاصرهم
- (۱۴) مراقى العبودية في توحيد رب البرية
- (۱۵) ديوان الشيخ عبد القادر الحصى
- (۱۶) مذكورة في عقيدة اهل السنة و الجماعة
- (۱۷) نفحات منبرية في سيدة آئمة المذاهب الفقهية
- (۱۸) الادلة المؤتلفة في مبيت مزدلفة

- (۱۹) صفة الصلاة النبي بين الشريعة والطريقة
- (۲۰) فقه العبادات على مذهب الامام مالك رضى الله عنه
- (۲۱) تحقيق كفاية الاخيار للعلامة تقي الدين الحصب في الفقه الشافعي
- (۲۲) الفتاوى على المذاهب الاربعة
- (۲۳) حاشية على مفيد العوام للجرداني في الادلة
- (۲۴) مختص حاشية الامام الباجوري على شرح ابن قاسم
- (۲۵) مدار الفتوى في المذهب الشافعي
- (۲۶) رسالة في مصطلح الحديث النبوي الشريف
- (۲۷) مختص الاسماء ائيليات في تفسير والحديث الشريف
- (۲۸) مختص تربية الاولاد في الاسلام
- ۲۹ الخطيب الجبعية
- (۳۰) براعة الاستدلال في الخطابة
- (۳۱) آيات المجالس
- (۳۲) مختص خصائص اللغة العربية وظهرق تدريسها
- (۳۳) الحكم تجويد القرآن
- (۳۴) امهات المؤمنين
- (۳۵) البدر فيمن حضرة غزوة بدر
- (۳۶) مختص تاريخ المذاهب الاسلامية في العقائد

- (۳۷) نفحات منبرية في القضايا الایبانية
- (۳۸) نفحات رمضانیه
- (۳۹) الدروس الجبعية
- (۴۰) شرح عمدة السالك لابن النقيب
- (۴۱) نفحات المنبرية في السيرة النبوية ( یہ رسالہ موسوعۃ المنبرية یہ  
مآخذ ۷۷ )
- (۴۲) الجوهرۃ شرح الجوهرۃ
- (۴۳) الخطب الناجح ( یہ رسالہ موسوعۃ نفحات منبرية یہ مآخذ ۷۷ )
- (۴۴) سلسلۃ صحیح صیامک
- (۴۵) رسالۃ فی ترجمۃ الامام العلم الشیخ عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ
- (۴۶) عمدة المفتی مختصر المبحوط للامام النووی (مجلد ۲)
- (۴۷) الطریقۃ الشاذلیۃ فی الدیار الشامیۃ ( یہ رسالہ موسوعۃ التصوف یہ  
مآخذ ۷۷ )
- (۴۸) نفحات منبرية فی الاوامر والنواهی الشرعیۃ
- (۴۹) سبج اسرۃ الحسینۃ آل الخطب
- (۵۰) مقدمۃ فی مصطلح (شرح ابیات البیقونیۃ)
- (۵۱) نصوص مختارۃ من کتاب الشعراء الاسلامیین
- (۵۲) نصوص تطبیقیۃ منتقاء علی الہمزات الاملائیۃ وغیرها

(۵۳) کتاب الهدایة المرشدة

(۵۴) مقتطعات من الخطاب النبویة والصحابة والتابعین

(۵۵) نفحات منبرية في سيرة اعلام المذاهب الفقهية

حوالہ جات:

غرر الشام في تراجم آل الخطيب

احباب شیخ عبدالعزیز الخطیب الحسنى (فیس بک پیج)

نسیم الشام (ویب سائٹ)

(ویب سائٹ) D-Abdulaziz-alkhatib.com

## برہان ملت

خليفة اعلیٰ حضرت برہان ملت مفتی عبدالباقی محمد برہان الحق جبل پوری رحمۃ اللہ علیہ  
(المعروف برہان الحق جبل پوری)

برہان ملت کی عظمت و شان کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ اعلیٰ

حضرت علیہ رحمہ کے چہیتے شاگرد اور منہ بولے بیٹے تھے

آپ عموماً سفید عمامہ سر پر زیب فرماتے چہر انہایت خوبصورت اور نورانی تھا گفتگو فرماتے تو یو معلوم ہوتا گویا پھول جھڑ رہے ہوں گستاخانِ رسول کا معاملہ آتا تو مد اہنت کوراہ نہ دیتے مسلک اہلسنت و جماعت کے نہایت معتبر اور مستند ترجمان کی حیثیت سے رہے تحریر و تقریر اجلاس و محفل ہر جگہ فکر رضا کے امین و پاسبان تھے آپ کا تعارف اگر لکھا جائے یہ

میرے قلم دان سے (جلد 1)

تحریر ایک مکمل کتاب بن جائے مگر فقط تحریر کو تحریر کی راہ دے رہا ہوں تاکہ ان عظیم شخصیات کے نام پر اکتفاء نہ کیا جائے بلکہ ان کی سیرت کا مطالعہ ہو جائے تاکہ اکابرین اہلسنت سے شناسی رہے اور ان کا تعارف عام ہوں

### نام ونسب:

عبدالہبائی محمد برہان الحق بن عمید الاسلام مولانا عبدالسلام بن مولانا عبدالکریم یوں آپ کا سلسلہ نسب اسلام کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے یعنی آپ نسباً صدیقی ہیں

### القاب:

برہان الملت، برہان الاسلام، برہان الطب والحکمۃ  
امام اہلسنت کی جانب سے عطاء کردہ القاب و خطاب:  
ناصر الدین المتین، کاسر روس المفسرین، قرۃ عینی و درۃ زینی، برہان السنہ، یا وادی و راحتہ  
کبدی

### ولادت باسعادت:

بروز جمعرات 21 ربیع الاول 1310ھ بمطابق 1894ء بروز جمعرات کو بعد نماز فجر ہندوستان کے شہر جبل پور میں ہوئی ہو کچھ یوں کہ آپ کے دادا جان فجر کے بعد تلاوت قرآن پاک فرما رہے تھے تو دادی جان نے ولادت کی خبر سنائی تو اس وقت آیتہ کریمہ "قد جاء کم برہان من ربکم" ورد زبان تھی سنتے ہی فرمایا برہان آگیا

### تعلیم وتعلّم:

میرے قلم دان سے (جلد 1)

1315ھ میں رسم بسم اللہ سے تعلیم کا آغاز ہوا آپ ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں "میری تعلیم صبح 12 بارہ بجے اور ظہر کے بعد عصر تک اور عشاء کے بعد سے 10 بجے رات تک ہوتی عربی والد ماجد سے فارسی چچا بشیر الدین صاحب سے پڑھتا" 1329ھ میں آپ نے علوم عقلیہ و نقلیہ میں مہارت پیدا کر لی 9 سال کی کم عمری میں پہلی بار مرتبہ بارگاہ عزت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نعت رسول تحریر فرمائی جس مطلع کا مصرعہ یہ ہے

"نام تیرا یابی میرا مفرح جان ہے"

آپ نے فتویٰ نویسی کی ابتداء 1329ھ کو فتویٰ لکھنا شروع کی پھر 1335ھ سے دارافتاء عید الاسلام کی پوری ذمہ داری سنبھالی

### بیعت و خلافت:

1335ھ میں نے ولی کامل پیر طریقت رہبر شریعت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے پھر 26 جمادی الثانی 1337ھ کو جبل پور میں جلسہ عام میں امام اہلسنت نے 45 علوم اور گیارہ سلاسل طریقت اور آحادیث کی اجازت مرحمت فرمائی

### ازواج و اولاد:

آپ کی اولاد میں 3 صاحبزادے اور 2 صاحبزادیاں تھیں

مولانا محمد انور احمد صاحب

مولانا مفتی محمود احمد صاحب

مولانا محمد حامد احمد صدیقی صاحب

### نعت گوئی:



یوں تو شاعری کی ابتداء آپ نے کم عمری سے کر دی تھی کما سبقت جوانی میں ایسی ایسی نعتیں لکھیں کہ بارگاہ امام علم و ادب میں جن کو مقبولیت سے نوازا گیا تعریف و مدح کی سند جاری کی گئی بائیس 22 سال کی عمر آپ کا لکھوا ہوا فارسی کلام بریلی شریف میں امام کے سامنے پڑھا گیا تو اس سے قبل امام پاؤں کھینچ کر باادب بیٹھ گئے پھر درج ذیل کلام کے اشعار پڑھے گئے

" حضور سید خیر الوری سلام علیک  
بارگاہ شفیع الوری سلام علیک  
روم بسوئے تو بر ہر قدم کنم سجدہ  
نوائے قلب شود سیدا سلام علیک الخ "

کلام کے مکمل اشعار سن اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ "یہ اشعار برہان میاں نے لکھے ہیں ماشاء اللہ بارک اللہ پھر فرمایا میں غور کر رہا تھا کہ جامی کے طرز پر کس نے طبع آزمائی کی ہے کہاں ہیں برہان میاں حضرت برہان ملت دار افتاء میں بیٹھے تھے حکم سن کر حاضر بارگاہ ہوئے سامنے دیکھ کر سرکار اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا 'حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نعت پیش کرنے کی اجازت چاہی حضور نے منبر پر کھڑے ہو کر سنانے کی اجازت دی (آپ نے) نعت شریف کو بہت پسند فرمایا جسم اقدس پر شامی چادر تھی اتار کر حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے جسم پر اڑھادی فقیر کیا حاضر کرے اتنا فرما کر عمامہ اتار کر حضرت برہان ملت کے جھکے ہوئے سر کو سرفراز فرما کر دعائے درازی عمر و ترقی علم و عمل و استقامت فرمائی

میرے قلم دان سے (جلد 1)

امام اہلسنت کا عطاء کردہ عمامہ شریف آج بھی تبرکات میں محفوظ ہے اور عید میلاد النبی و جلوس غوثیہ قادریہ میں تقریر کردوران صاحب سجادہ اسے زیب سر کرتے ہیں اشعار میں آپ کا تخلص "برہان" ہے آپ کی بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نذرانہ عقیدت دیوان جس کا نام "جذبات برہان" ہے

### اساتذہ کرام:

جد امجد حضرت مولانا شاہ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ  
والد محترم حضرت عید الاسلام مولانا عبدالسلام قادری رحمۃ اللہ علیہ  
عم محترم حضرت قاری بشیر الدین رحمۃ اللہ علیہ  
امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ  
مولانا ظہور حسین مجددی رحمۃ اللہ علیہ  
مولانا جلال میر پیشاوری رحمۃ اللہ علیہ  
مولانا رحم الہی رحمۃ اللہ (مدرس اول منظر الاسلام بریلی شریف)

### صحبت امام اہلسنت:

علوم ظاہری کے بعد باطنی علوم (علوم شریعت و طریقت) کے حصول کے لیے آپ بریلی شریف روانہ ہوئے کم و بیش 3 سال 1333ھ سے 1335ھ تک امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی صحبت میں رہے

### خانوادہ رضویہ کی محبت:

مجدد دین ملت امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ان حضرات

سے محبت و عقیدت و سعادت مندی کی بنیاد پر جبل پور کو ثانی بریلی فرماتے رہے اور ایک موقع پر آپ نے خانوادہ سلامیہ میں ایک ماہ چار دن قیام بھی فرمایا مزید یہ کہ شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند حضرت مفتی مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک ماہ سے زائد قیام فرما کر ان کو شرف بخشے رہے اور پوری زندگی جبل پور کو اپنا دوسرا گھر بتاتے رہے

### خاندانی امتیاز:

پروفیسر مسعود احمد صاحب رقم طراز ہیں: یہ امتیاز صرف آپ کے خاندان کو حاصل ہے کہ آپ کے خاندان کے تین جلیل القدر شخصیات کو امام اہلسنت احمد رضا سے خلافت حاصل ہے

اور آپ کے خاندان کو یہ بھی امتیاز حاصل ہوا کہ امام احمد رضا کے خاندان کے باہر آپ کے پہلے خلیفہ حضرت عید الاسلام مولانا عبدالسلام قادری رضوی ہوئے اور حضرت مفتی محمد برہان الحق قادری رضوی آخری خلیفہ ہوئے

جبکہ خاندان کے اندر یہ امتیاز صرف حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان قادری رضوی کو حاصل ہوا کہ وہ پہلے خلیفہ ہوئے اور حضرت مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان قادری رضوی آخری خلیفہ ہوئے

مزید یہ کہ آپ کے چچا جان کو بھی فاضل بریلوی سے خلافت حاصل تھی بحمد اللہ خانوادہ سلامیہ برہانہ کو خانوادہ رضویہ سے جو قرب و فضل حاصل ہوا کسی اور خانوادے یا فرد کو حاصل نہ ہوا

### خلفاء:

آپ کے خلفاء کی فہرست طویل ہے چند مشہور خلفاء یہ ہیں

میرے قلم دان سے (جلد 1)

حضرت مولانا مفتی محمود احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد انور صاحب

تاج الشریعہ حضرت مولانا مفتی اختر رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

توصیف ملت حضرت مولانا توصیف رضا خان دام ظلہ

شمس العلماء حضرت مولانا مفتی نظام الدین ابن حافظ مبارک صاحب

حضرت مولانا مفتی نظام الدین رضوی دام ظلہ (مفتی جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ)

حضرت مولانا شمس المہدی قادری رضوی دام ظلہ (استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ)

یوں ہی آپ کے مریدین و احباب کی فہرست بہت طویل ہے ان میں سے پاکستان کا ایک

بہت بڑا نام جانشین مفتی اعظم پاکستان، مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ، استاذ العلماء، فقیہ العصر

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری دام ظلہ بھی آپ کے مریدین میں سے ہیں

### تقرر بحیثیت مفتی بریلی شریف:

1339 کو امام اہلسنت نے آپ کو بریلی شریف میں مفتی شرح کے منصب کے لیے تقرری

فرمائی

برہان ملت ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ "اعلیٰ حضرت کے چھوٹے صاحبزادے مولانا

مصطفیٰ رضا خان اور مولانا امجد علی صاحب ہم تینوں ساتھ کھانا کھاتے اور ہم تینوں کا زیادہ

وقت دار افتاء ہی میں گزرتا"

### زیارت حرمین شریفین:

پہلی بار زیارت حرمین کے لیے حضرت عید الاسلام مولانا عبدالسلام علیہ الرحمہ کے ہمراہ

تشریف لے گئے پھر دوسری بار 1376ھ زیارت کے لیے روانہ ہوئے

## تحریک پاکستان:

آپ آل انڈیا سنی جمعیت العلماء کے صدر بھی رہے 1385ھ میں مسلم متحد محاذ چھتیس گڑھ کے صدر ہوئے 1940ھ میں قرارداد پاکستان کی منظوری کے بعد ملک کے عرض و طول میں دورے کیے سندھ، پنجاب، خیبر پختونخواہ میں تقاریر فرمائیں تحریک پاکستان کے لیے سخت جدوجہد کی قائد اعظم محمد علی جناح نے آپ کی کوشش کو بہت سراہا اظہار تشکر کے لیے خط بھی لکھا

## تصانیف:

حضرت برہان ملت رحمة اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد 26 ہے اور 9 خطبے جو ملک کی مختلف کانفرنسوں میں بحیثیت صدر و سرپرست بذات خود تحریر فرمائے خوش آئین بات یہ بھی ہے کہ آپ کی مطبوع و غیر مطبوع کتب محفوظ ہیں

(1) المواہب البرہانیہ بالفتاویٰ السلامیہ و البرہانیہ یہ فتاویٰ 19 ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے جس کے ہزاروں صفحات ہیں بعض فتاویٰ تو اتنے اہم ہیں اور تفصیلی ہیں کہ ایک ہی فتویٰ میں ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے

(2) البرہان الاجلی فیما یجوزہ تقبیل امکان الصحاء

(3) درة الفکر فی مسائل الصیام و عید الفطر

(4) قیامت کبریٰ گولہ باری برگنبد خضراء

(5) اجلال الیقین بتقدیس سید المرسلین (اس کتاب پر سید اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تقریظ

میرے قلم دان سے (جلد 1)

---

بھی موجود ہے)

(6) سوائف وہابیہ کی تصویر

(7) اتمام حجۃ

(8) سوائف وہابیہ کی تصویر

(9) چچھے تھانوی کے پر نچے

(10) روح الوردہ فی نفع سوالات ہردہ

(11) اسلام اور ولایتی کپڑا

(12) چہار فقہی فتوے

(۱۳) المسلك الاظهر في تحقيق آذر

(۱۳) فقه الهلال الشهادات روية الهلال

(۱۲) المعجزة العظمى المحمدية

(۱۵) تعليم الاسلام في تبيين الاحكام

(۱۶) إكراه امام احمد رضا

(۱۷) صيانة الصلوات عن حيل البدعات

(18) حیات اعلیٰ حضرت کا ایک ورق

(19) سوانح امام دین مجدد ماہ حاضرہ

(20) اکرامات مجدد اعظم

(21) نیر جلال مجدد اعظم

میرے قلم دان سے (جلد 1)

(22) حالات ارتقاء عید السلام

(23) مسئلہ گائے قربانی

(24) چاند کی شرعی حیثیت

(25) زبدۃ الاصفیاء صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رضی اللہ عنہ

(26) حیات حضرت مولانا عبدالکریم صاحب

### وصال:

26 ربیع الاول 1405 ھ بمطابق 20 دسمبر 1985ء شب جمعہ بعمر 95 سال دار فانی کو رخصت کرتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہا نماز جنازہ وصیت کے مطابق حضرت مولانا مفتی محمود احمد رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی اس وقت آپ کی مزار مبارک جبل پور شریف میں مرجع خلائق ہیں

عاقبت برہان کی فیض رضا سے بن گئی

ہے یہی اپنا وسیلہ بس خدا کے سامنے

اللہ عزوجل ان پر کڑوروں رحمتوں کا نزول فرمائے آمین

حوالہ جات:

تذکرہ برہان ملت

برہان ملت سے ایک انٹرویو

حیات برہان ملت

جذبات برہان

## مفتی سید محمد افضل حسین رضوی

بحر العلوم مولانا مفتی سید محمد افضل حسین رضوی مونگیری علیہ الرحمہ

(سابق مفتی دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف)

### نام و نسب:

بحر العلوم حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد افضل حسین رضوی بن میر سید حسن بن میر سید

جعفر علی میر سید خیرات علی بن میر سید منصور علی علیہم الرحمہ

### تاریخ ولادت:

ہندوستان کے علاقے بورنا (صوبہ بہار) میں 14/رمضان

المبارک 1337ھ / 13/جون 1919ء بروز جمعۃ المبارک صبح صادق کے وقت ولادت

ہوئی

### تحصیل علم:

آپ نے درسِ نظامی کی کتبِ متداولہ مدرسہ فیض الغرباء آرہ صوبہ بہار، شمس العلوم

بدایوں اور جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں حضرت مولانا محمد اسماعیل آروی،

حضرت مولانا محمد ابراہیم آروی، حضرت مولانا محمد ابراہیم آروی، حضرت مفتی محمد ابراہیم

سمستی پوری، حضرت مولانا مفتی ابرار حسین، حضرت مولانا احسان علی مظفر پوری اور شیخ

المحدثین علامہ مولانا مفتی نور الحسین مجددی رامپوری شارح قاضی مبارک سے پڑھنے کے

بعد شعبان 1359ھ / ستمبر 1940ء میں جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف سے سند

فراغت حاصل کی۔



## بیعت و خلافت:

جمادی الاخریٰ 1367ھ / اپریل 1948ء میں حضور مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضانوری بریلوی کے دستِ حق پرست پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا اور 1372ھ / 1953ء میں حضور مفتی اعظم نے جمیع سلاسل طریقت اور تمام اوردو وظائف کی اجازت دے کر خلافت سے مشرف فرمایا۔

## سیرت و خصائص:

بحر العلوم مفتی سید محمد افضل حسین مونگیری علیہ الرحمہ ایک بلند پایہ محقق، بے مثال مفتی اور علم و عرفان کا منبع تھے۔ آپ علیہ الرحمۃ کی علمی شخصیت جو بیک وقت علمی طبقہ میں محدث و مفسر، فقیہ العصر، متکلم و محقق، مصنف و مدقق اور عملی طبقہ میں صاحبِ تدریس اور صائب الرائے تسلیم کیے جاتے تھے۔ آپ کی ذات شریعت و طریقت کا حسین میل جول تھی۔ آپ وہ پروقار شخصیت تھے کہ ہر دیکھنے والا اپنے سینے میں ٹھنڈک پاتا تھا، اور ایک مرتبہ ملاقات کرنیوالا بار بار ملنے کی تمنہ رکھتا، اور ایسا کیونکر نہ ہوتا کہ یہ تمام فیض شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ سے شرفِ تلمذ اور خلافت کی شکل میں حاصل ہوا تھا۔

## علمی قابلیت:

آپ کی علمی صلاحیت و وقار کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے کہ آپ فراغت کے فوراً بعد جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں منصب افتاء پر فائز ہوئے۔ بعد ازاں تدریسی فرائض بھی انجام دینے شروع کر دیئے۔ جامعہ میں آپ نے شیخ الحدیث، صدر مدرس اور مفتی کی حیثیت سے کام کیا۔ اس کے ساتھ عملی زندگی میں بھی بھرپور حصہ لیا۔

آل انڈیاسنی کانفرنس، تحریکِ پاکستان اور بالخصوص آپ کی تحریری خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائیگا۔

### اساتذہ وشيوخ:

حضرت مفتی محمد ابراہیم فریدی سستی پوری رحمۃ اللہ علی  
حضرت مولانا احسان علی مظفر پوری رحمۃ اللہ علیہ  
حضرت مفتی ابرار حسین رحمۃ اللہ علیہ  
شارح قاضی مبارک حضرت مفتی نور الحسن مجددی رامپوری رحمۃ اللہ علیہ  
حضرت مولانا محمد ابراہیم آروی رحمۃ اللہ علیہ  
حضرت مولانا محمد اسماعیل آروی رحمۃ اللہ علیہ

### تلامذہ وشاگرد:

حضرت ریحان رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ  
تاج الشریعہ حضرت مولانا مفتی محمد اختر رضا خان ازہری رحمۃ اللہ علیہ  
حضرت علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ  
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی ابو الخیر محمد حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ (مدفن جامعہ  
غوثیہ رضویہ باغ حیات علی شاہ سکھر)  
فقیہ العصر حضرت مفتی محمد ابراہیم القادری اطال اللہ عمرہ  
(شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ باغ حیات علی شاہ سکھر)  
حضرت پروفیسر جلال الدین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ

عمدة المحققين مولانا بدر الدين احمد رضوى رحمة الله عليه  
حضرت مولانا مظفر حسين رضوى بهرى رحمة الله عليه  
حضرت مفتي محمد احمد جهانگیر خان رضوى رحمة الله عليه  
حضرت مولانا عبداللطيف غزنوى رحمة الله عليه  
حضرت شیر علی قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

### تصانیف و تالیفات:

- 1 زبدة التوقیت علم توقیت
- 2 توضیح الافلاک علم ہیئت
- 3 معیار التقویم علم توقیت
- 4 نعیار الاوقات علم توقیت
- 5 مساحة الدائرة و
- 6 البراهین الهندسیہ علی مقادیر الخطوط العشرۃ
- 7 مصباح السلم شرح سلم
- 8 گھڑیاں اور ان کے اوقات کی کہانی
- 9 معین البیب فب حل شرح التہذیب
- 10 مفتاح التہذیب
- 11 اسلعی المشکور فی بحث الشک و المشہور
- 12 تعلقات علی القطبی

- 13 عمدۃ الفرائض فقہ  
14 مرقاۃ الفرائض فقہ  
15 عید میلاد اور چراغاں  
16 وصیت کے مسائل عسیرہ کا حل بطریق جبر و مقابلہ  
17 رد خلافت یزید  
18 منظر الفتاویٰ  
19 مصباح المنطق  
20 زبدۃ القواعد  
21 وقایۃ النحو فی ہدایۃ  
22 الجواهر الصافیہ من من فوائد الکافیہ  
23 منار التوقیت  
24 میزان الدائر و البسیر  
25 ہدایۃ الحکمۃ  
26 ہدایۃ المنطق  
27 توضیح الحجۃ الاولی  
28 التوضیح البنیر فی مبحث الثناۃ بالتکثیر  
29 تکبیل الصرف  
30 ہدایۃ الصرف
-

۳۱ دراسة النحو

۳۲ هداية النحو

۳۳ البيان اسلامي في شرح ديباجة الجامي

۳۴ التوضيح المقبول في الحاصل والمحصل

۳۵ القول الاسلامي في مبحث الحسن والقبح من السلم

۳۶ ترجمة عبد الرسول شرح مئة عامل منظوم

37 صحح وشفق

38 احس الفتاوى

۳۹ احسن الاحاديث في تعدد والتلاميذ

## وصال:

20 رجب المرجب 1402 هـ، بمطابق 1982ء کو آپ کا وصال ہوا

آپ کی مزار مبارک پرانہ سکھر کے مشہور بابا بن شاہ قبرستان میں ہے

حوالہ جات:

تذکرہ علماء اہلسنت (محمود احمد قادری)

ضیاء طیبہ (ویب سائٹ)

myislamicinfo (ویب سائٹ)

Afkararaza.com (ویب سائٹ)

MuftiMuhammadakhtarrazakhan.com (ویب سائٹ)

## یا حضرت سلطان

سلاطین عثمانیہ میں ہر سلطان اپنی حیثیت آپ ہے مگر ان سلاطین میں جس کی سیرت

سے میں متاثر ہوا وہ ہیں

خانم خان سلطان المعظم حضرت سلطان عبدالحمید خان ثانی رحمۃ اللہ علیہ

نام و نسب:

حضرت سلطان عبد الحمید الثانی ابن سلطان عبد البجید  
الاول ابن سلطان محمود الثانی ابن سلطان عبد الحمید  
الاول ابن سلطان أحمد الثالث ابن سلطان محمد خان ابن  
سلطان إبراهيم خان ابن سلطان أحمد خان ابن سلطان  
محمد خان ابن سلطان مراد خان ابن سلطان سلیم خان ابن  
سلطان سلیمان خان القانونی ابن فاتح مصر و شام سلطان  
سلیم خان ابن سلطان بایزید خان ابن فاتح قسطنطنیہ  
سلطان محمد خان العظمی الفاتح ابن سلطان مراد خان ابن  
سلطان محمد خان ابن سلطان یدرمر بایزید ابن سلطان  
مراد خان ابن سلطان أورشان غازی ابن سلطان عثمان خان  
الغازی ابن ارتغرل غازی رحمہم اللہ

آپ مشرباً شاذلی نقشبندی ہیں آپ کے پیر کا نام شیخ محمود آفندی ابوالشامات رحمۃ اللہ  
علیہ تھا جو شام کے بہترین عالم دین اور صوفی بزرگ تھے

## ولادت:

چونتیس 34 سال کی عمر میں تخت نشین ہوئے آپ کا سن پیدائش 16 شعبان المعظم

1258ھ بمطابق 1842ء ہوا

## دورہ حکومت:

1293ھ تا 1326ھ بمطابق 1876ء تا 1909

سلطان عبدالحمید ثانی دولت عثمانیہ کے سلاطین میں چونتیس ویں (34) سلطان ہیں

## والدہ کا انتقال:

دس سال کی عمر میں والدہ انتقال کر گئیں ان سوتیلی ماں نے آپ کی دیکھ بھال کی ان کی سوتیلی ماں بانجھ تھیں انہوں نے ان کی بہترین طرز پر ترتیب دی اور سگی ماں کی طرح ان کی پرورش کرنے کی کوشش کی وہ سلطان سے بے حد محبت کرتی تھیں حتیٰ کہ جب فوت ہوئیں تو اپنی ساری جائیداد اپنے بیٹے کے نام وصیت کر گئیں سلطان عبدالحمید ان کی تربیت سے بہت متاثر تھے سن کے وقار، دین داری، اور ان کی پرسکون مدہم آواز کو بہت پسند کرتی تھیں ساری عمر اس خاتون کی شخصیت کا عکس سلطان کی شخصیت پر نمایاں رہا

## تعلیم و مہارت:

سلطان عبدالحمید نے قصر سلطان میں اپنے دور کے اخلاق اور علم میں مایہ ناز اساتذہ سے تعلیم حاصل کی انہوں نے عربی، فارسی زبانوں کی تحصیل کی تاریخ کا مطالعہ کیا علم و ادب، صرف، نحو، منطق، بلاغت، علم عروض و قوافی میں دسترس حاصل کی تصوف کے رموز و معارف سے آگاہی حاصل لی اور ترکی عثمانی زبان میں اشعار بھی کہے اور ان میں

اپنے خیالات کا اظہار کیا

اور اپنی باتوں کا سمجھانا اور دوسرے کا اسے ناچاہتے ہوئے قبول کرنا بھی سلطان کی مہارت سے تھا

سلطان اپنی دوراندیشی کی وجہ سے بھی جانے جاتے تھے

**عشیر رسول صلی اللہ علیہ وسلم:**

سلطان ہمیشہ با وضو رہتے حتیٰ جب نیند سے بیدار ہوتے تو بستر سے نیچے اترنے سے قبل پتھر سے تیمم کر کے اترتے پھر وضو کرتے فرماتے ہیں ہمیشہ با وضو رہنا اسلام کی سنت ہے

سونے سے قبل درود شریف پڑھنا آپ کا معمول تھا ایک بار کی بات ہے کہ آپ ایک رات سلطنت کے معاملات میں الجھ گئے اور درود شریف نہ پڑھ سکے حضور علیہ السلام نے ایک شخص کے خواب سے اپنا دیدار کرایا اور فرمایا کہ عبد الحمید کو جا کر کہو کہ تم کل مجھ پر درود پڑھنا بھول گئے اس شخص نے یہ خواب جب سلطان کو سنا سلطان نے اسے سونے سے بھری ایک تھی دی اور پوچھا کہ حضور نے خواب کیا کہا اس نے دوبارہ خواب بیان کیا سلطان نے پھر سے سونے کی تھیلی دی اور پوچھا کہ حضور نے کیا فرمایا اس نے خواب بیان کیا سلطان نے پھر سے ایک تھیلی اور دی قریب کھڑے آپ کے انتہائی قریب دوست اور وزیر محمد پاشا نے جب یہ دیکھا کہ آپ پر کیفیت طاری ہوگی تو پاشا نے کہا حضور کیا ہوا؟؟

سلطان نے جواب دیا میں حضور کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے نام کی لذت محسوس کر رہا ہوں سلطان مزید کہتے ہیں اگر آپ مجھے متوجہ نہ کرتے تو میں اپنی پوری سلطنت اس



نام سننے پر لٹا دیتا

یاد 1326ھ میں مسجد النبوی الشریف میں پہلی بار الیکٹرونک بلب آپ نے ہی روشن کیا جو آج تک محفوظ رکھا گیا ہے

آپ سلطان ہونے کے باوجود خد کو حجاز مقدس کا خادم کہلواتے اور خد کو خادم حریمین شریفین کہتے

مزید کہ آپ محل کے ایک کمرے میں بڑھائی کا کام بھی کرتے تھے اپنے دور حکومت میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ یہودیوں اور عیسائیوں کے حقوق کا مکمل خیال رکھتے

سلطان عبدالحمید روضہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صفائی کے لیے اپنے ہاتھ سے جھاڑو بنایا کرتے تھے۔ اللہ اکبر۔ فرمایا کرتے تھے کاش میں بادشاہ کی جگہ روضے کی صفائی کرنے والا ہوتا۔ موت سے بھی زیادہ خوبصورت میرے آقا سے محبت ہے کاش دنیا کے سارے پردے ہٹ جائیں اور آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مبارک چہرہ سامنے آجائے کاش میں ان کی آواز سن سکوں میں اکثر

لمبا سانس لیتا ہوں کہ شاید میں آقا کی خوشبو پاسکوں۔

اللہ ہمیں آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سچی محبت نصیب فرمائے۔

آپ کے دورِ خلافت میں استنبول سے مدینہ شریف جانے کے لئے ٹرین سروس شروع کی گئی....

آج بھی وہ ریلوے لائن مدینہ شریف میں بچھی ہوئی ہے۔ اور ترکی ریلوے اسٹیشن کے نام

سے مشہور ہے....

اُس زمانے میں ٹرین کا انجن کونکہ کا ہوا کرتا تھا، مکمل تیاریاں ہونے کے بعد مدینہ شریف میں ترکی اسٹیشن پر سلطان عبدالحمید ثانی کو اوپنگ (افتتاح) کے لیے بلایا گیا تو سلطان نے دیکھا۔

کہ کونکہ والا انجن بھڑ بھڑ آوازیں نکال رہا ہے۔ تو سلطان عبدالحمید غضبناک ہو گئے۔ اور کچرا اٹھا کر انجن کو مارنا شروع کر دیا۔ اور کہا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں اتنی تیز آواز تیری....؟

ادب گاہسیت زیر آسماں از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید جنید و پایید ایجا

تقریباً 100 سال کا عرصہ ہونے کو آیا،

اس وقت جو انجن بند ہوا تھا۔

وہ آج بھی ایسے ہی مدینہ شریف میں رکھا ہوا ہے۔

جو ترکی اسٹیشن سے مشہور ہے،

حجاز ریلوے کیا ہے؟؟

حجاز ریلوے حرین شریفین کے ساتھ ساتھ عظیم "سلطنت عثمانیہ" کی تاریخ کا بھی ایک روشن اور تابناک باب ہے۔ یہ وہ سروس تھی کہ جس نے زائرین حرین کا دو ماہ کا سفر کم کر کے یکایک 55 گھنٹوں تک محدود کر دیا تھا اور اس مناسبت سے سفری اخراجات بھی دس گنا گھٹا دیے تھے۔ "حجاز ریلوے" کی تعمیر کا آغاز یکم ستمبر 1900ء میں عثمانی فرمانبردار

سلطان عبدالحمید ثانی کے تخت نشین ہونے کی پچیسویں سالگرہ کے موقع پر کیا گیا  
 آٹھ سال بعد اسی تاریخ یعنی یکم ستمبر 1908ء کو دمشق سے مدینہ منورہ تک 1320 کلو  
 میٹر طویل ریلوے لائن مکمل ہوئی اور پہلی ٹرین عثمانی عمائدین سلطنت کو لیے دمشق سے  
 روانہ ہوئی۔ مکمل منصوبہ دمشق سے لے کر مکہ مکرمہ تک ریلوے لائن بچھانے کا تھا۔ مگر  
 پہلی جنگ عظیم کی وجہ سے یہ لائن مدینہ منورہ سے آگے نہ بڑھ سکی  
 صحیح بخاری نسخہ حمیدیہ:

1311 ہجری میں غیر مسلم قوتوں نے بخاری شریف پایہ تخت (استنبول) میں فری بانٹے  
 اس کی اطلاع سلطان عبدالحمید خان ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو دی گئی کہ چند افراد بخاری  
 شریف پایہ تخت میں بانٹ رہے ہیں ایک نسخہ سلطان تک پہنچایا گیا چونکہ سلطان رات  
 سونے سے قبل پابندی سے بخاری شریف کی تلاوت کیا کرتے تھے رات تلاوت کے  
 دوران سلطان کو ایسی روایات نظر سے گزریں جو پہلے بخاری شریف میں نہ تھیں صبح اٹھتے ہی  
 سلطان نے شیخ الاسلام کو بلوایا اور اس بخاری شریف کے نسخے کی تحقیق کا حکم جاری کیا بعد از  
 تحقیق سے معلوم ہوا کہ ان نسخوں میں تحریف ہوئی ہے ان میں موضوع روایات وغیرہا  
 داخل کی گئی ہیں مزید یہ کہ سلطان کے حکم سے ان تحریف شدہ تمام نسخوں کو تھومیل میں لے  
 کر شیخ الاسلام کے مشورے سے ان کو جلوا دیا پھر 1311ھ میں بڑے پیمانے پر درست  
 بخاری شریف کی طباعت کا کام ہوا اور عوام و خواص میں اسے تقسیم کیا یاد رہے سلطان ہمیشہ  
 علماء و مشائخ کا ادب و احترام کرتا تھا حتیٰ کہ سلطان کا صدر اعظم بھی اس وقت کے شیخ الاسلام  
 صاحب تھے سلطان کی شاید ہی کوئی مجلس علماء سے خالی ہو

تعلیمی اداروں اور عورت کی بدپردگی پر سلطان کی گرفت:

سلطان جب تخت نشین ہوئے تو دیکھا کہ تعلیمی ادارے اور ان کا نظام مغرب کلچر سے کافی حد تک متاثر تھے

پھر سلطان نے ان تعلیمی اداروں میں دخل دیا اور انہیں اپنی پالیسی میں اسلامی تعلیمات کی طرف توجہ کرنے کی کوشش کی

ان تعلیمی اداروں میں سلطان نے جو اہم نکات مرتب کیے وہ یہ ہیں

1: جنرل ادب اور جنرل تاریخ کے مضامین کو نصاب تعلیم سے خارج کرنا کیونکہ یہ دونوں مضامین مغربی ادب اور دوسری قوموں کی تاریخ کے وسائل کا ایک ذریعہ بن رہے ہیں اور ان سے مسلمان طلباء منفی اثر قبول کر رہے ہیں

2: نصاب میں فقہ، تفسیر، اور اخلاقیات کو شامل کرنا

3: صرف اسلامی تاریخ کی تدریس پر اکتفاء کیا جس میں عثمانیوں کی تاریخ بھی شامل ہے

سلطان عبدالحمید نے بعض ایسے مدارس قائم کیے جن کی نگرانی وہ خود کرتے تھے اور ان مدارس کو انہوں نے اسلامی اتحاد تک پہنچنے کا ایک اہم ذریعہ خیال کیا

سلطان نے خواتین کی تعلیم کی طرف بھی خصوصی توجہ دی لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے الگ ادارے قائم کیے اور عورتوں کے ساتھ مردوں کے اختلاط پر پابندی عائد کر دی

پھر اس بات کا بھی حکم دیا ہے کہ وہ عورتوں کو مکمل شرعی نقاب پہننے کا پابند کریں اور جب وہ سڑکوں پر آئیں تو مکمل اسلامی نقاب اوڑھ کر آئیں

اس دوران مجلس الوزراء کی میٹنگ ہوئی

جس میں درج ذیل فیصلے صادر کیے گئے

- 1: صرف ایک ماہ کی مہلت دی جائے اگر اس کے بعد بھی یہ بے پردگی باقی رہے تو عورتوں پر باہر نکلنے کی پابندی لگادی جائے گی اور ان عورتوں کو نکلنے کی اجازت ہوگی جو باپردہ ہوں اور ضروری ہے کہ یہ نقاب ہر طرح کی زینت اور نیل بوٹوں سے خالی ہوں
- 2: باریک ریشی نقابوں پر پابندی عائد کردی جائے اور ایسے نقاب اوڑھنے کا عورتوں کو دوبارہ پابند کیا جائے جن سے چہرے کے خدو خال نظر نہ آئیں
- 3: اس بیان کی تشہیر کے ایک ماہ بعد پولیس بازو ان فیصلوں پر عملدرآمد کروائے اور انتظامی فورس ان ساتھ پورا پورا تعاون کرنے کے پابند ہوں
- 4: حکومتی فیصلوں کے ذریعے سلطان کے اس بیان کی تصدیق کی جائے
- 5: یہ بیان اخباروں میں شائع کیا جائے اور سڑکوں پر آویزاں کیا جائے

## یہودی اور فلسطین:

سلطان عبد الحمید ثانی اور یہودیوں کے درمیان چپقلش تھی اور یہ غیور مسلمان سلطان کی تاریخ کے اہم ترین واقعات میں سے ہیں یہودیوں کی اسلامی دشمنی اور اہل اسلام کی خلاف ان کی سازشوں کی تاریخ بہت پرانی ہے ظہور اسلام سے جب کہ اسلام کو جزیرہ عرب میں کامیابی ہوئی۔

ان کی بار بار خیانت اور مسلمانوں کے ساتھ ان دائمی عداوت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مدینہ منورہ سے جلاوطن کرنے کا حکم دیا اس دن سے انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کو ہر موقع پر ڈسنے اور نقصان پہنچانے کی کوشش کی

عالمی صیہونی یہودی تحریک کا لیڈر "تھیوڈور ہرزل" یہودی مسئلے میں یورپ کے عیسائی ممالک اٹلی، روس، جرمنی، برطانیہ، اور فرانس سے تائید حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور ان ملکوں سے سلطنت عثمانیہ پر دباؤ ڈلوا یا تاکہ سلطان عبدالحمید خان سے ملاقات کرے اور اس سے فلسطین کا مطالبہ کرے

ہرزل کی ہزاوں کوشش کے بعد 1901ء میں سلطان سے خوفیہ براہ راست ملاقات طے ہوئی چنانچہ قصر یلر زکے بڑے ملازمین کی معیت میں موقع دیا گیا اس نے سلطان سے دو گھنٹے کی ملاقات کی ہرزل نے سلطان کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ وہ دولت عثمانیہ کی مدد سے یورپ میں بہت زیادہ مالدار بینک قائم کرے گا بشرطیکہ سلطان فلسطین میں یہودیوں کو بسنے کی اجازت دے دیں اس کے علاوہ اس نے اس بات پر زور دیا کہ وہ سلطنت عثمانیہ کے تمام قرض بھی ادا کرے گا اور یہ بات 1881ء سے لیکر اب تک کہ قرضہ کے بارے میں تھیں اور ہرزل نے وعدہ کیا کہ وہ عبدالحمید کے ساتھ ہونے والی اس خوفیہ ملاقات کو کسی پر عیاں ہونے نہیں دیگا

سلطان عبدالحمید اس ملاقات کے دوران خاموش رہے اور تھیوڈور ہرزل کو کھل کر بات کرنے کا موقع دیا عبدالحمید دراصل یہ چاہتے تھے کہ اس کے اندر جو کچھ بھی خیالات تجاویز منسوبے وہ باتوں باتوں میں کہہ ڈالے تاکہ اس کے مافی الضمیر کی آگاہی ہو جائے سلطان کی اس خاموشی سے ہرزل کو یہ غلط فہمی ہو گئی کہ وہ اپنی مہم میں کامیاب ہو گیا ہے لیکن آخر میں اسے یہ معلوم ہوا کہ عبدالحمید کے ساتھ اس کی گفتگو ناکام رہی ہے اور وہ اس کے ساتھ ایک بندراہ پر چلتا رہا

القدس شریف (فلسطین) کے بارے میں سلطان کہتے ہیں "ہم القدس کو کیوں چھوڑ دیں یہ سرزمین ہمیشہ ہماری ملکیت رہی ہے اور یہ ہمیشہ ہماری ملکیت رہے گی یہ مقدس شہر ہمارے ہیں ہمارے اسلامی سرزمین پر ہیں اور ضروری ہے القدس ہمیشہ ہمیشہ ہمارا رہے سلطان عبدالحمید نے فلسطین میں یہودی سلطنت کے قیام کے ہدف کو پورا نہ ہونے دیا انہوں نے اس سلسلے میں حد سے بڑھ کر ذمہ داری قبول کی حتیٰ کہ اپنی حکومت کو داؤ پر لگا دیا بعد میں یہ چیز (یہودی سلطنت کا قیام) پوری دولت عثمانیہ کی تباہی کا باعث بن گئی حالانکہ وہ جانتے تھے جیسا کہ نظام الدین اوغلو اپنے ایک لیکچر "دولت عثمانیہ کے خاتمے میں یہودیوں کا کردار" میں کہتے ہیں کہ یہودی کافی وسائل رکھتے تھے وہ بڑے منظم طریقے سے کام کرتے تھے اور ہر کام میں کامیابی حاصل کر لیتے تھے مال و دولت کی ان کے پاس کمی نہیں تھی مختلف ممالک کہ مابین ہونے والی تجارت ان کے ہاتھ میں تھی یورپ کی صحافت ان کی ملکیت میں تھی

جب فلسطین کی زمین کے بدلے میں بھاری لالچ دیا گیا تو آپ نے فرمایا فلسطین میرا نہیں بلکہ امت کا ہے اور امت نے اس کے لئے اپنا خون بہایا ہے اگر میرے جسم کے ٹکڑے بھی کر دیئے جائیں تو میں پھر بھی فلسطین کا ایک انچ بھی یہودیوں کو نہیں دوں گا

### وفات:

عظیم الشان سلطان عبدالحمید خان ثانی رحمۃ اللہ علیہ 75 برس کی عمر میں 10 فروری 1918ء کو اس دار فانی سے دار بقاء کی طرف کوچ کر گئے

**سلطان پر لکھی گئی کتب:**

سابقہ سلاطین میں ایسے چند حضرات ہیں جن کی سیرت پر کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں چند یہ ہیں:

۱: خلاصة البيان في بعض مآثر السلطان عبد الحميد الثاني و اجداده آل عثمان

یہ کتاب عظیم عاشق رسول، محدث، محقق، حضرت علامہ امام یوسف بن اسماعیل النبھانی رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان کی سیرت پر لکھی ہے جو اس وقت مکتبۃ المدینۃ العربیہ فیضان مدینہ کراچی پر دستیاب ہے

۲: السلطان عبد الحميد الثاني في الذاكرة العربية

۳: محی الدین المؤمنة رواية تاريخية قصة سلطان عبد الحميد الثاني

۴: السلطان عبد الحميد الثاني حياته و احداثه عهدہ

۵: السلطان عبد الحميد الثاني و الاطباء الصيھونية في فلسطين

۶: السلطان عبد الحميد الثاني

یہ کتاب سلطان كے وزیر تحسین پاشا نے لکھی

< مذکرات السلطان عبد الحميد آخر السلاطين العثمانيين الكبار

۸: الخط الحديدي الحجازي

یہ کتاب سلطان کی حجاز ریلوے کی تعمیر کے متعلق ہے

۹: رفيق شاکر السنة عبد الحميد الثاني و فلسطين

۱۰: وكالة يلدز



میرے قلم دان سے (جلد 1)

یہ کتاب سلطان پر کیے گئے اعتراضات کے جوابات میں لکھی گئی ہے  
اللہ تعالیٰ ان کے صدقے ہمیں غیرت ایمانی عطاء فرمائے  
حوالہ جات:

السلطان عبد الحمید الثانی

السلطان عبد الحمید حیاتہ و احداث عہدہ

سلطنت عثمانیہ (عربی)

دولت عثمانیہ (عربی)

اليهود والدولة العثمانية

## حضرت مخدوم عبد الواحد سیوستانی

نعمان ثانی حضرت مخدوم عبد الواحد سیوستانی رحمۃ اللہ علیہ

### نام و نسب:

مخدوم عبد الواحد سیوستانی بن مخدوم دین محمد بن عبد الواحد کبیر پائانی صدیقی آپ کا  
اصل نام محمد احسان تھا اور مکمل نام یہ ہے مخدوم عبد الواحد قاضی محمد احسان ہے

### والد محترم:

آپ کے والد دین محمد پاٹ سے نقل مکانی کر کے سہون قیام فرمایا اور یہیں شادی فرما  
جس سے ان کے دو صاحبزارے ہوئے ایک مخدوم عبد الواحد اور دوسرے محمد حسن آپ  
کے والد مخدوم دین محمد اپنے وقت کے بلند پایہ عالم اور صوفی بزرگ تھے سندھ کے مشہور

میرے قلم دان سے (جلد 1)

صوفی بزرگ شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑے گہرے اور دوستانہ تعلقات تھے اس وقت سندھ میں کلہوڑوں کی حکومت تھی اور حاکم وقت میاں نور محمد کلہوڑو آپ کا معتقد خاص تھا

### القاب:

نعمان ثانی، شیخ الاسلام، صوفی باصفا، فقیہ الدین

### ولادت:

مخدوم عبد الواحد سیوستانی کی ولادت سہون میں 1150ھ کو ہوئی فرغ سیر (1150ھ) کے لفظ سے آپ کا سنہ ولادت نکلتا ہے اور اسی وجہ سے آپ کو سیوستانی کہا جاتا ہے یہ سہوانی تھاعربی میں سیوستانی ہوگا

### تعلیم و تربیت:

جس وقت حضرت مخدوم کی ولادت ہوئی اس وقت سہون علم و فضل کا گہوارہ تھا بڑے بڑے علماء و مشائخ اس شہر میں جلوہ گر ہوئے اور خود آپ کا خاندان بھی صوفیاء سے بھرپور تھا ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے والد شیخ الاسلام حضرت علامہ مخدوم دین محمد صدیقی سے حاصل کی اور انہیں کے زیر سایہ آپ نے علم کی تکمیل کی

### بیعت و خلافت:

تحصیل علم کے بعد اس وقت کے نامور شیخ طریقت عارف باللہ خواجہ صفی اللہ مجددی قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے آپ کی بیعت کا واقعہ اس طرح ہے کہ حضرت خواجہ صفی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب

حج بیت اللہ کا ارادہ فرمایا راستے میں آپ کا گزر سہون شریف سے ہوا جب یہاں قیام فرمایا تو رات خواب میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ نے فرمایا صفہ اللہ میرے بیٹے عبد الواحد کو اپنے سلسلے میں داخل کر لیں جب صبح ہوئی خواجہ صاحب نے مخدوم عبد الواحد سے ملاقات کر کے انہیں خواب سنایا اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں داخل کر کے روحانی اور باطنی دولتوں سے مالا مال کر دیا اور خرقہ خلافت عطا کر تحریری اجازت نامہ سے سرفراز فرمایا

### علمی و فقہی مقام:

حضرت مخدوم عبد الواحد سیستانی کو فقہ حنفی میں تمام بلند مقام حاصل تھا سیکڑوں مسائل آپ کی تحقیقات کا انمول خزانہ ہیں آپ اپنے وقت میں اہلسنت کے امام اور مرجع علماء تھے آپ کی علمیت کے سامنے بڑے بڑے علماء آپ کے قول پر خاموش ہو جاتے اور آپ کے ارشاد کو بغیر کسی حیل و حجت کے تسلیم کر لیتے

آپ کی تحریرات نادرہ فتاویٰ نایاب کو آپ کے شاگرد مولانا محمد فضل نقل کر لیا کرتے تھے وہ جمع ہوتے ہوتے تہن ضخیم جلدوں کی صورت اختیار کر گیا جس کا نام "جمع المسائل علی حسب النوازل" رکھا گیا

نامور ادیب حکیم فتح محمد سہوانی کی نانی صاحبہ جن کا نام ماہ بی بی تھا وہ آپ کی سگی نواسی تھیں۔ کیونکہ آپ کا کوئی صاحبزادہ نہیں تھا اس لیے آپ نے اپنی زندگی میں اپنے بھتیجے اور مخدوم محمد حسن کے صاحبزادے مخدوم محمد عارف کو اپنا سجادہ نشین، فتویٰ اور تصوف کا وارث مقرر کر دیا تھا

میرے قلم دان سے (جلد 1)

## نعمان ثانی کی وجہ:

فقہ حنفی میں درجہ اجتہاد پر فائز تھے اور فقہ حنفی میں بلند مقام و مرتبہ اور حد درجہ ادراک کی وجہ سے آپ کو "نعمان ثانی" کے لقب سے یاد کیا جانے لگا

## بم عصر علماء:

نبیرہ شیخ الاسلام و المسلمین مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی حضرت مخدوم محمد ابرہیم ٹھٹوی اور حضرت عارف باللہ حضرت فقیر اللہ علوی و حضرت محمد معین ٹھٹوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ہم عصر تھے اور آپ پیر و مرشد کے خلیفہ بھی تھے حضرت مخدوم عبدالواحد سیوستانی نے ایک فتویٰ میں ثابت کیا کہ ان کے ہم عصر امام العارفین حضرت سید محمد راشد شاہ روضہ دہنی قدس سرہ الاقدس موجودہ دور (یعنی تیرہویں صدی) کے مجدد برحق ہیں

## خلفاء و تلامذہ:

یوں تو آپ سے بے شمار فیضیاب ہوئے لیکن جو لوگ بیعت ہو کر راہ سلوک کے اعلیٰ مقام پر پہنچے اور آپ نے ان خلافت و اجازت عنایت فرمائی ان میں سے بعض کے نام

محمد حسین سیوستانی

آخوند رزاق ڈنو

رئیس محمد حسین کھاوڑ

میاں محمد امین خیر پوری

غلام رسول افغان خاموش

خلیفہ عبدالکحیم سیوستانی

میرے قلم دان سے (جلد 1)

---

شیخ العرب والعجم محمد عابد انصاری سیوہانی  
مولانا محمد افضل (جامع بیاض واحدی)  
خليفة محي الدين سيوستاني رحمهم الله تعالى

### تصانيف:

تحرير المسائل على حسب النوازل (بياض واحدی)

ديوان واحدی

انشاء واحدی

اصدق التصديق بالفضليه الصديق

غاية الصراحة في تحريم النياحة

مجموعه رسائل سيوستاني

حواشي اشباہ والنظائر

رش الانوار حاشيه الدر المختار

الاستدراك للدوراك

كشف الكامن في علم الباطن

تهديد الغافر بتعذيب الكافر

تيسر التقدير في اضحية الفقير

القول الجلي في تذكير البغي

ارشاد الصواب لمن وقع في بعض الاصحاب

---

انوار الفيوضات الباطنية في امتياز اهل الباطن من الباطنية

ازالة الاشتباه في قطع همزة يا الله

الازهار المتناثرة في الاخبار المتواترة

اربعين بروايت سواج المسلمين

اربعين في فضل المجاهدين

لطف اللطيف في اعطاء الرغيف

مرأة الحلية

ايضاح الخافية في سوال العافية (در المختار کی ایک عبادت کا جواب)

طريق السداد في وجوب الاعتداد

جبر التسكين في كسر التنوين

تسهيل الصعب في ابيات الكعب

بسط المقال في حل الاشكال

حسن الفهم والتعقل في جمع الكسب والتوكل

السبيل الواسطين

فضائل ربيع

**وفات:**

حضرت مخدوم عبدالواحد سيوستانی رحمۃ اللہ علیہ 74 سال کی عمر میں 14 رمضان

المبارک 1224ھ / 1809ء کو دار فناء سے دار بقاء کی طرف کوچ فرمایا

"آفتاب دین بود و بادبار رحمت" کے نام سے آپ کا تاریخ و وفات نکلتی ہے  
خليفة محي الدين سيويستاني نے اس شعر سے آپ کی تاریخ وصال کو نکالا  
"جستم از ہاتف کہ ہاں وصلش رگو"  
" آفتاب دین برود بار بار رحمت "

حوالہ جات:

جهان امام رباني مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی جلد ششم  
ترکرہ اولیاء سند  
انوار علمائے اہلسنت سندھ  
بیاض واحدی (سندھی زبان میں)

## محدث حرم حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ

نام و نسب:

سفیان بن عیینہ بن ابی عمران الہلالی الکوفی ثم المکی  
کنیت: ابو محمد

القاب: محدث حرم، امام الکبیر، حافظ العصر، شیخ الاسلام

ولادت:

آپ کی ولادت 107ھ کو کوفہ میں ہوئی آپ کے والد اس وقت کے والی کوفہ یوسف  
بن عمر ثقفی کے عتاب کی وجہ سے گھربار چھوڑ کر مکہ منتقل ہو گئے اور حرم مکہ کے جوار میں

مستقل سکونت اختیار فرمائی اس وقت آپ کی عمر 13 سال تھی اور آپ کے نو (9) بھائی تھے جن میں پانچ (5) بھائی اہل علم و علماء میں شمار ہوتے تھے

### تحصیل علم:

چار سال کی عمر میں مکمل حفظ کر لیا اور سات سال کی عمر میں حدیث کی کتابت و روایت کرنے لگے یہ سلسلہ 15 سال تک جاری رہا مگر طبیعت اس طرف مائل نہ ہوئی چنانچہ والد نے ارشاد فرمایا کہ پیارے آپ کے بچپن کا زمانہ ختم ہوا اب چونکہ آپ باشعور ہو گئے ہو لہذا مکمل طور پر تحصیل علم میں لگ جائو مگر اس راہ میں سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ اہل علم کی اطاعت و خدمت کی جائے اگر تم اہل علم کی اطاعت و خدمت کرتے ہو تو ان کے علم و فضل کی دولت سے فیض یاب ہو گے آپ پوری عمر اس نصیحت پر عمل کرتے رہے مگر اس وقت آئمہ تابعین کا مرکز تھا حضرات امام زہری ابن جریج علیہ رحمہ اور بہت سے آئمہ کی مجالس قائم ہوتی تھیں جب باضابطہ تحصیل علم کے لیے آمادہ ہوئے تو تمام علماء مکہ بالخصوص حضرات ابن شہاب زہری اور عمرو بن دینار علیہ رحمہ کی مجلس درس میں شریک ہونے لگے جب تک یہاں قیام رہا پھر کوفہ آگئے اور وہاں کے اہل علم سے استفادہ کیا آپ نے ستاسی (87) تابعین کی زیارت سے مشرف ہوئے

### قوت حافظہ:

اللہ پاک نے ابن عمینہ رحمۃ اللہ علیہ کو کمال کا حافظہ اور فہم عطاء فرمایا تھا آپ کا خد بیان ہے کہ "ماکتب شینا حفظتہ" میں جس چیز کو تحریر میں لایا وہ مجھے یاد ہوگی

### اساتذہ شیوخ:



آپ کے شیوخ حدیث اور اساتذہ کی فہرست طویل ہے چند معروف و مشہور کے نام یہ ہیں

:امام ہشام بن عروہ

امام یحییٰ بن سعید انصاری

امام سلیمان اعمش

امام سفیان ثوری

امام ابن جریج

امام شعبہ

امام حمید طویل

امام ابوالزناد

امام شہاب زہری

امام سلیمان احوں رحمہم اللہ

### تلامذہ وشاگرد:

امام سلیمان اعمش

امام ابن جریج

امام شعبہ

مذکورہ بالا تینوں حضرات آپ کے اساتذہ ہیں جو کہ آپ کے تلامذہ میں بھی شمار ہوتا ہے

امام شافعی

امام یحییٰ القطان

امام یحییٰ بن معین

امام عبداللہ بن مبارک

امام علی بن مدینی

امام احمد بن حنبل

امام عبدالرازق

امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ

### عبادت و ریاضت:

آپ علم کے ساتھ ساتھ عبادت و ریاضت میں بھی بلند مقام رکھتے تھے آپ قائم اللیل اور زہد و قناعت میں اپنے معاصرین میں خاصی شہرت رکھتے تھے ساٹھ (60) سال تک جو کی روٹی بغیر سالن کے تناول فرمائی عمر بھر ستر (70) حج فرمائے آپ کے متعلق حضرت علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "مانی اصحاب الزہری اتقی من ابن عیینہ" امام زہری کے شاگردوں میں ابن عیینہ سے بڑا متقی کوئی نہیں

### امام ابن عیینہ بحیثیت محدث:

آپ کے علم حدیث و فہم حدیث میں تمام آئمہ حدیث کا اتفاق ہے اور فن حدیث اور مہارت میں تمام محدثین کے نزدیک مسلم الثبوت ہیں ابن عیینہ علمی جلالت اور کثرت روایت کے لحاظ سے دوسرے بہت سے اتباع تابعین پر آپ فوقیت رکھتے ہیں چنانچہ امام احمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ کا شمار حکماء حدیث میں ہوتا ہے امام عبدالرحمن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ کو حدیث کی تفسیر اور

حدیث کے متفرق الفاظ کے جمع کرنے میں مہارت حاصل تھی  
امام شعبہ اپنے شاگردوں سے کہتے جس کو عمرو بن دینار کی مرویات معلوم نہ ہوں اسے ابن  
عیینہ کے پاس جانا چاہیے

ابن عیینہ کا درس حدیث کا حلقہ بہت وسیع تھا مگر ایام حج میں جب عالم اسلام کے محدثین و  
علماء حرمین طیبین حاضر ہوتے تو ان کا حلقہ درس میں بڑا ازدحام ہوتا تھا

### امام ابن عیینہ بحیثیت مفسر و فقیہ:

امام ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کے ساتھ ساتھ تفسیر اور فقہ میں بھی ید  
طولی رکھتے تھے

چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "ما رأیت احدا من الفقہاء اعلم بالقرو  
السنن منه" میں نے فقہاء میں سے کسی کو ابن عیینہ سے زیادہ قرآن و سنت کا عالم نہیں دیکھا

### امام اعظم اور ابن عیینہ:

آپ جب کوفہ پہنچے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اصحاب درس سے فرمایا  
تمہارے پاس عمرو بن دینار کی مرویات کا حافظ آگیا چنانچہ ان کی مرویات سے استفادہ کے  
لیے آنے لگے چنانچہ آپ (یعنی سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ) کا بیان ہے کہ جس نے  
مجھے سب سے پہلے محدث بنایا وہ ابو حنیفہ ہیں

امام ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کے متعلق اقوال علماء:

آپ کے ذوق علم و وسعت مندی کا نتیجہ یہ ہوا کہ علم تفسیر و حدیث کے بڑے امام ہو گئے  
اکابر آئمہ آپ کی عظمت کے معترف ہو گئے

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لولا مالک و سفیان لذهب علم الحجاز اگر امام مالک و سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز کا علم ختم ہو جاتا

امام عبد الرحمن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کان العلم الناس بحديث اهل الحجاز وہ اہل حجاز کے حدیثوں کے سب سے بڑے عالم تھے

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہوا حفظ من حماد بن زید ابن عیینہ حماد بن زید سے بڑے حافظ الحدیث تھے

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کان من الحفاظ المتقنين و اهل الورع والدين ابن عیینہ متقن حفاظ حدیث میں سے تھے و صاحب تقویٰ اور دیندار تھے

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ما رأیت أعلم بالسنن منه میں نے ان سے زیادہ حدیث کا جاننے وال کوئی نہیں دیکھا

### ملفوظات سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ علم و عمل کے پیکر اور کم گو تھے مگر جب بھی گفتگو فرماتے زبان اقدس سے علم و حکمت کے موتی جھڑتے

جس کی عقل زیادہ ہوتی ہے اس کا رزق کم ہوتا ہے

زہد دراصل صبر اور موت کے انتظار کا نام ہے

علم نفع نہ دے تو ضرر پہنچائے گا

جو شخص علم اس پیے حاصل کرتا ہے کہ اس سے لوگوں کو نفع پہنچے اس کا درجہ خدا کے یہاں

اس غلام کا سا ہے جو آقا کے سامنے ایسا کام کرتا ہے جس سے آقا خوش ہو

جب کوئی عالم لاادری کہنا چھوڑ دیتا ہے تو وہ اپنی ہلاکت کا سامان کرتا ہے

## وفات:

حسن بن عمران رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں سفیان بن عیینہ کے آخری حج میں ان کے ساتھ تھا مزدلفہ میں آپ نے یہ دعا مانگی کہ اے اللہ مزدلفہ کی اس زیارت کو میری آخری زیارت مت بنا پھر ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ میں ستر سال سے برابر یہ دعا کرتا رہا ہوں مگر اب مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آرہی ہے کہ کس قدر زیادہ میں نے خدا سے اس کا سوال کیا چنانچہ آپ اس حج سے واپسی ہوئے تو پھر حج کا موقع نہ ملا اور اسی سال یکم رجب المرجب 198ھ کو دارفانی سے دار بقاء کی طرف کوچ کیا اور مکہ المکرمہ کے قبرستان جنت المعلیٰ میں دفن ہوئے اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت نازل فرمائے آمین

حوالہ جات:

سیر اعلام النبلاء

تہذیب الاسماء

تاریخ بغداد

تہذیب التہذیب

تذکرۃ الحفاظ

وفیات الاعیان

صفوۃ الصفوۃ

اولیاء رجال حدیث

## شیخین کون کون؟؟

علوم دینیہ میں شیخ وقت کے امام اور پیشوائے دین کے لیے استعمال ہوتا ہے شیخین دو پیشواؤں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

خلفاء راشدین میں حضرات ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضوان اللہ علیہم کو شیخین کہتے ہیں جبکہ حضرات عثمان غنی اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کو ختین کہتے ہیں صحابہ کرام میں شیخین سے مراد حضرات ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہم ہیں۔ محدثین کی اصطلاح میں شیخین سے مراد حضرات امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔

متقدمین شافعیہ کے نزدیک اس سے مراد حضرات ابو حامد احمد بن محمد اسفرائینی اور قتال عبد اللہ بن احمد مروزی رحمۃ اللہ علیہم ہیں متاخرین شافعیہ کے نزدیک شیخین سے مراد حضرات امام رافعی اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہم ہیں

فقہ حنفی میں شیخین سے مراد حضرات امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔ یار رہے یہ اصطلاحات شرعی نہیں ہیں، عرف خاص میں علماء و آئمہ کرام کی اصطلاحات ہیں جو بالعموم عوام کو معلوم نہیں ہیں

فقہ مالکی میں شیخین سے مراد حضرات ابو محمد عبد اللہ بن ابوزید القیروانی اور ابو الحسن علی القلابی رحمۃ اللہ علیہم ہوتے ہیں

فقہ حنفی میں امام ابو یوسف اور امام محمد کو صاحبین کہتے ہیں جس کے معنی ہیں دو ساتھی

احناف کے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کے دو خاص شاگرد ہیں جو فقہ حنفی کے امام بھی ہیں حضرات امام قاضی ابو یوسف یعقوب امام محمد بن الحسن شیبانی رحمہم اللہ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ نے حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ سے بھی علم حاصل کیا ہے، اس لیے ان کے استاد حضرات امام اعظم اور امام ابو یوسف رحمہم اللہ دونوں حضرات ہیں۔ جب کہ حضرات امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کو ایک ساتھ ذکر کرتے ہیں تو انہیں صاحبین کہتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات امام صاحب کے شاگرد ہونے کی نسبت سے آپس میں ساتھی ہیں۔ اور جب حضرات امام اعظم اور امام ابو یوسف رحمہم اللہ کو ایک ساتھ ذکر کرتے ہیں تو شیخین کہتے ہیں کیونکہ امام محمد رحمۃ اللہ کی بہ نسبت یہ دونوں حضرات شیخ اور استاذ ہیں۔ اور جب امام اعظم اور امام ابو یوسف رحمہم اللہ درمیانی حیثیت کے حامل ہیں کہ ایک طرف امام اعظم رحمۃ اللہ کے شاگرد ہیں، تو دوسری طرف امام محمد کے استاذ اور امام اعظم رحمۃ اللہ دونوں حضرات کے لحاظ سے استاذ ہی ہیں۔ اور امام محمد رحمۃ اللہ دونوں حضرات کے لحاظ سے شاگرد ہی ہیں۔ احناف ان دونوں کے علاوہ کسی اور کو صاحبین نہیں کہتے

حوالہ جات:

موسوعہ فقہیہ

بہار شریعت

مصطلحات الألقاب عند فقہ المذاهب الأربعة

## حضرت سیدہ نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا

حضرت سیدہ نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی جبکہ امام حسن کے پوتے حضرت حسن انور بن زید کی بیٹی ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت مکہ المکرمہ میں 145ھ میں ہوئی، آپ رحمۃ اللہ علیہا نہایت نیک، پرہیزگار، حافظہ، محدثہ، عالمہ، عابدہ، زاہدہ اور ولیہ تھیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم فقیہ و محدثین نے آپ علمی استفادہ اور سماع حدیث کیا

حضرت سیدہ نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا کا معمول تھا کہ دن کو روزہ رکھتیں اور رات بھر نمازیں پڑھتیں، نیز آپ نے 30 حج کئے۔ آپ کی بھتیجی کا قول ہے میں نے اپنی پھوپھی جان حضرت نفیسہ کی 40 سال خدمت کی، اس عرصے میں کبھی ان کو رات میں سوتے ہوئے نہیں دیکھا، ایک بار میں نے ان سے عرض کی: آپ آرام کیوں نہیں کرتیں؟ فرمایا: کیسے آرام کروں؟ جب کہ میرے سامنے دشوار منزلیں ہیں جو کامیاب لوگ ہی طے کر سکتے ہیں۔ سیدہ نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا کی بھتیجی سے پوچھا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہا کیا کھاتی تھیں؟ جواب دیا وہ تین روز میں بس ایک لقمہ کھا لیا کرتی تھیں

مصر میں آپ سے کئی کرامات کو ظہور ہوا ان میں سے چند ایک یہ ہیں

1: آپ رحمۃ اللہ علیہا کی بھتیجی کا بیان ہے کہ سیدہ نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا جہاں نمازیں پڑھتی تھیں وہاں ایک ٹوکری تھی، جب وہ کسی چیز کی خواہش کرتیں تو وہ چیز ٹوکری میں خود بخود مل جاتی، میں ان کے پاس ایسی ایسی چیزیں دیکھتی جو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتی تھیں



، میں نہیں جانتی کہ وہ کون لاتا تھا، ایک بار میں نے ان سے حیرت کا اظہار کیا تو فرمانے لگیں :  
 زینب! جو اللہ پاک پر بھروسا کر لیتا ہے، دُنیا اس کی فرمانبردار ہو جاتی ہے  
 2: گر کسی شخص کو کوئی سخت حاجت درپیش ہو تو اسے چاہئے کہ نذرمانے کہ اگر میرا کام بن گیا  
 تو سیدہ نفیسہ کے ایصالِ ثواب کے لئے نیاز کا اہتمام کروں گا، اِنْ شَاءَ اللہ اس شخص کا جیسا  
 بھی مشکل مسئلہ ہو گا حل ہو جائے گا، یہ بہت ہی مجرب عمل ہے

3: 201ھ، آپ کے زمانہ میں دریائے نیل رک گیا اور قحط کا خطرہ درپیش ہوا۔ لوگ آپ  
 کی جناب میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی۔ سیدہ نے انہیں اپنی چادر دی۔ وہ آپ  
 کی چادر لے کر دریا پر آئے اور اسے دریا میں ڈال دیا۔ ابھی گھروں کو واپس نہ پہنچے تھے کہ  
 دریا ٹھاٹھیں مارتا بہنے لگا

آپ رحمۃ اللہ علیہا یکم رجب کو بیمار ہو گئیں اور رمضان شریف کے مہینے تک بیمار رہیں  
 رمضان میں جب مرض بڑھا تو آپ کو مشورہ دیا گیا کہ آج روزہ توڑ دیں آپ نے فرمایا 30  
 سال سے میں یہ دُعا کر رہی تھی کہ جب موت آئے اس وقت میرا روزہ ہو اور اب یہ خواہش  
 پوری ہونے والی ہے تو میں روزہ کیوں توڑوں؟ یہ فرما کر سیدہ نفیسہ قرآن کریم کی تلاوت میں  
 مشغول ہو گئیں اور اسی حالت میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کا وصال شریف 208ھ میں  
 رمضان المبارک کے پُر نور مہینے میں مصر میں ہوا۔ آپ کے مزار پُر انوار کے پاس دُعائیں  
 قبول ہوتی ہیں

## امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

کنیت ابوالموہب نام عبد الوہاب القاب قطب ربانی، ہیكل صدرانی، عارف باللہ شعرانی کہلانے کی وجہ یہوں تو یہ نسبت ایسے حضرات کے ساتھ لگائی جاتی ہے جن کے لمبے گھنے بال ہوں مگر آپ کے ساتھ ساقیہ ابی شعرہ علاقے کی وجہ ساتھ لگائی گئی ہے جہاں آپ پلے بڑھے حنفی اس وجہ سے کہلانے کہ آپ کا سلسلہ نسب محمد بن الحنفیہ سے جا ملتا ہے سلسلہ نسب کچھ یوں ہے عبد الوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن علی بن زوفان بن ابی الشیخ موسیٰ آپ کی ولادت 911ھ کے ابتداء میں مصر میں ہوئی

آپ کی علمی مصروف زیادہ تر تصوف میں رہی لیکن علوم شرعیہ از قبیل علوم قرآن و حدیث، عقائد، فقہ اور دیگر معاون علوم میں آپ کی دلچسپی ناقابل تردید حقیقت ہے چنانچہ مختلف علوم و فنون کی کتب کا مطالعہ اس قدر وسیع ہے کہ انسان حیران رہ جائے آپ فرماتے ہیں ہیں کہ مجھ پر اللہ کے انعامات میں سے ایک انعام یہ ہے کہ میں نے کتب شریعت اور اس کے حل کے معاون علوم کا خود کثرت سے مطالعہ کیا ہے پھر اس سے استفادہ میں اپنے فہم پر اعتماد نہیں بلکہ مشکل مقامات کو حل کے لیے علماء کرام کی طرف رجوع بھی کیا کیونکہ میرے فہم میں خطا کا احتمال ہو سکتا ہے مطالعہ کی بات کی جائے تو آپ کے تعارف میں یہ بات واضح ملتی ہے کہ آپ نے کتب تفسیر، کتب حدیث، کتب لغت، کتب اصول و کلام، کتب فتاویٰ، کتب قواعد، کتب سیرت، کتب تصوف میں کئی کتب کا مطالعہ ایک دفعہ سے زائد بار کیا

آپ کے مشائخ میں حضرت شیخ علی الخواص، حضرت شیخ ابراہیم المتنبولی، حضرت شیخ

صالح افضل الدین احمدی، شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمہم اللہ کے نام بھی ملتے ہیں تصانیف کے حوالے سے آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ انعام فرمایا کہ میں نے شریعتیں بے شمار کتابیں تالیف کیں اکثر اپنے موضوع کے اعتبار سے نئی ہیں مجھ سے پہلے کسی کی ایسی کاوش نہیں ملتی

چند ایک نام یہ ہیں

الاجوبة المرضیة عن أئمة الفقہاء والصوفیة

ادب القضاة

ارشاد الطالبین الی مراتب العلباء العالمین

الانوار القدسیة فی معرفة آداب العبودیة

البحر المورود فی البواثیق والعهود

البدر البنیر

بهجة النفوس والاسماع والاحداق فیما تیزبه القوم من الآداب والاخلاق

تنبیہ المغتربین فی آداب الدین

تنبیہ المغتربین فی القرن العاشم، علی ما خالفوا فیہ سلفهم الطاهر

الجواهر والدرر الکبری

الجواهر والدرر الوسطی

حقوق اخوة الإسلام

الدرر المنشورة فی زبد العلوم المشهورة

درر الغواص من فتاوى الشيخ على الخواص

ذيل لواقح الانوار

القواعد الكشفية في الصفات الإلهية

الكبريت الاحمر في علوم الشيخ الاكبر

كشف الغمة عن جميع الامة

لطائف المنن يعرف بالمنن الكبرى

لواقح الانوار في طبقات الاخيار

لواقح الانوار القدسية في بيان العهود المحمدية

مختصر تذكرة السويدى

مختصر تذكرة القرطبي

ارشاد البغفليين من الفقهاء والفقراء، الى شروط صحبة الامراء

مدارك السالكين الى رسوم طريق العارفين

مشارك الانوار

المنح السنوية شرح وصية المتبولى

منح البن التلبس بالسنة

البيزان الكبرى

اليواقت والجواهر في عقائد الاكابر

آپ کا وصال 973ھ بمطابق 1565ء کو ہوا

## امام عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ

نام عبدالرؤف القاب زین الدین، شیخ المحدثین اور مسلک شافعی ہیں اور مناوی علاقے کی طرف نسبت کرتے ہوئے کہلائے سلسلہ نسب کچھ یوں ہے عبدالرؤف بن تاج عارفین بن علی بن زین العابدین المناوی الشافعی

آپ ولادت 952ھ قاهرہ میں ہوئی

آپ اپنے وقت کی ایک غیر معمولی اور جامع علوم و معارف شخصیت تھے، صوفی کامل، علم تفسیر و حدیث کے ماہر مرجع علماء تھے آپ نے حدیث، اصول حدیث، فقہ، بلاغت، تصوف، تاریخ، طب، شمائل، اخلاق، مناقب اہل بیت، علم الکلام، منطق پر قلم اٹھایا اور حق ادا کر کے رکھ دیا

شب بیداری اور قلت طعام کو لوگوں نے آپ کا معمول بتایا ہے زیادہ تر زندگی کا حصہ قاهرہ مصر میں گزاری اور یہیں انتقال ہوا

تصانیف کی بات کی جائے تو آپ نے 80 سے قریب کتب لکھیں جن میں فیض القدر شرح جامع الصغیر اہم ترین تصنیف ہے اور تصانیف میں درج ذیل کتب کے نام آتے ہیں

الفکر فی شرح نخبۃ الفکر

کنوز الحقائق فی الحدیث

الروض الباسم فی شمائل مصطفیٰ ابی القاسم

التیسیر فی شرح الجامع الصغیر

تاریخ الخلفاء

میرے قلم دان سے (جلد 1)

بغية المحتاج في معرفة اصول الطب و العلاج

شرح الشرائع للترمذی

الكواكب الدررية في تراجم السادة الصوفية

سيرة عمر بن عبد العزيز

اليواقيت والدرر في الحديث

الفتوحات السبحانية في شرح ألفية العراقي

الصفوة في مناقب آل البيت

الطبقات الصغرى

الدرر الجوهريّة في شرح الحكم العطائية

آپ کا وصال 23 صفر المظفر 1031ھ قاہرہ مصر میں ہوا آپ مزار شارع باب البحر پر

زیارت عوام خواص ہے

## امام احمد بن عطاء اللہ السکندری رحمۃ اللہ علیہ

نام احمد کنیت ابو الفضل قبیلہ جزام سے تعلق کی وجہ سے جازمی کہلائے نسب کچھ یوں

ہے تاج الدین ابو الفضل احمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن احمد بن

عیسیٰ ابن الحسین بن عطاء اللہ السکندری الجازمی

آپ کے آباء واجداد اسلامی فتوحات کے بعد مصر آئے

ابن عطاء اللہ السکندری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 658ھ ہجری میں ہوئی

آپ فقیہ، مصنف، مدرس، محقق، صوفی، شیخ الشاذلیہ ہیں القاب قطب العارفین، ترجمان

الواصلین، مرشد السالکین، ہیں آپ کا شمار اپنے وقت کے بااثر افراد میں ہوتا تھا عموماً گرسی پر بیٹھ کر وعظ و نصیحت فرماتے اکثر دروس تصوف اور طریقت پر ہوتے امام ابن المبلق السکندری، امام تقی الدین سبکی رحمہم اللہ کیسے عظیم ہستیوں کے نام آپ کے تلامذہ میں آتے ہیں

یوں تو آپ کی کئی کتب چند کے نام یہ ہیں لطائف البنن فی مناقب الشیخ ابی العباس و شیخہ ابی الحسن، اصول مقدمات الوصول، الحکم العطائمیة، تاج العروس الحاوی التہذیب النفوس، مفتاح الفلاح و مصباح الارواح فی ذکر اللہ الکریم الفتاح

آپ کا انتقال 709 ہجری قاہرہ میں جامعہ منصورہ میں ہوا آپ کی تدفین المقطم مقام پر ہوئی جہاں آپ عبادت کیا کرتے تھے المقطم کی مغرب کی جانب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ابو الوفاء امام لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کی مزار مبارک ہے 1973 میں آپ مزار کے ساتھ مسجد تعمیر کی گئی جس کا نام مسجد احمد بن عطاء اللہ السکندری رکھا گیا

### تعارف علامہ محمد علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی ولادت موضع حاجی محمد، مضافات شہر لالہ موسیٰ، تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں 1933ء میں ہوئی اس زمانے میں آپ کے والدین کی مالی حالت کچھ اچھی نہ تھی خود فرماتے ہیں: جب میری عمر سات برس کی ہوئی اور ہوش سنبھالا تو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہایت تنگدستی کا دور دورہ تھا

میرے قلم دان سے (جلد 1)

آپ کی والدہ ماجدہ ولیہ تھیں جو روزانہ ایک ہزار (1000) رکعت نوافل ادا کرتی تھیں  
آپ مذہبِ سنی، حنفی، بریلوی، مشربانقشبندی، ساکن لاهوری اور مولدِ گجرات سے تھے  
**تعلیم:**

قرآن کریم کے پندرہ پارے میانہ گوندل ضلع گجرات میں حافظ غلام مصطفیٰ کے پاس  
حفظ کیے اور باقی حفظ حافظ فتح محمد صاحب کے پاس مکمل کیا ابتدائی کتب قانونچہ، نحو میر،  
شرح مائتہ عامل حضرت مولانا بشیر احمد سرگودھوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں مزید درس  
نظامی حزب الاحناف لاہور میں مولانا غلام رسول رضوی کے پاس مکمل کیا پھر رضوی  
صاحب اکتساب حدیث اور سند حدیث کے لیے آپ کو محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا  
سردار احمد خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا

### اولاد:

آپ کے چار (4) صاحبزادے اور چار (4) صاحبزادیاں ہیں

علامہ محمد طیب نقشبندی صاحب

حافظ رضائے مصطفیٰ صاحب

حافظ احمد رضا صاحب

محمد رضا صاحب

### امامت و خطابت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھارہ (18) سال نارووال ضلع سیالکوٹ مرکزی جامع  
مسجد شاہ جماعت میں انجام دیے اس مسجد کی بنیاد حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ



میرے قلم دان سے (جلد 1)

اللہ علیہ نے رکھی تھی

### بیعت و خلافت:

آپ کو بیعت سراج السالکین حضرت پیر سید نور الحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کیلیا نوالہ سے کی اور اجازت و خلافت اپنے مرشد کریم کے علاوہ سیدی قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی و ابوالبرکات سید احمد شاہ قادری رحمہم اللہ تعالیٰ سے حاصل تھی

### اساتذہ کرام:

آپ نے جن نامور اساتذہ سے اکتساب فیض کیا ان کے اسماء درج ذیل ہیں  
محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ سردار احمد خان چشتی رحمۃ اللہ علیہ  
شارح بخاری علامہ غلام رسول رضوی فیصل آبادی رحمۃ اللہ علیہ  
خليفة اعلیٰ حضرت مفتی غلام جان ہزاری رحمۃ اللہ علیہ  
استاذ المحدثین حضرت سید ابوالبرکات احمد شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ  
حضرت علامہ مہر الدین رحمۃ اللہ علیہ  
حضرت علامہ بشیر احمد سرگودھوی رحمۃ اللہ علیہ  
حافظ الحدیث حضرت علامہ پیر سید جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ (بھکھی شریف)  
حضرت مولانا حافظ محمد نواز گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

### صفات:

آپ حافظ، محقق، مدرس، مصنف، متقی، عابد و زاہد اور سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے تدریس کا ذوق آپ کی عادت ثانیہ تھی

### استاد محرم سے مہبت:

آپ 1963 میں بلال گنج امیر روڑ لاہور زمین کا ایک ٹکرا خرید کر اپنے استاد صاحب کے نام سے دارالعلوم بنام جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ قائم کیا اور مرتے دم تک یہیں تدریس فرمائی

### ذوق مطالعہ:

آپ کا حصول علم دین کا ذوق اعلیٰ درجے کا تھا مطالعہ کی مصروفیت میں کئی مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ انہیں بالکل خبر نہ ہوتی عشاء کی آذان ہو رہی ہے یا فجر کی، علامہ غلام رسول رضوی فرماتے ہیں کہ محمد علی نے مجھ سے علم پڑھا بھی ہے اور مجھ سے علم چھینا بھی ہے

### تصانیف:

- علامہ محمد علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب چند ایک کے سوا آپ کی زندگی میں ہی طبع سے آراستہ ہو چکی تھیں
- (1) نور العینین فی ایمان آباء سید الکونین
  - (2) تعارف سیدنا امیر معاویہ
  - (3) قانونچہ رسولیہ
  - (4) منکرین وجواب اللحمیہ کا شرعی محاسبہ
  - (5) شان اہل بیت اور دشمنان اہل بیت کا محاسبہ
  - (6) شرح موطا امام محمد (3 مجلدات)
  - (7) دشمنان امیر معاویہ کا علمی محاسبہ (2 مجلدات)

میرے قلم دان سے (جلد 1)

---

(8) تحفہ جعفریہ (5 مجلدات)

(9) عقائد جعفریہ (4 مجلدات)

(10) فقہ جعفریہ (4 مجلدات) شامل ہیں

ان مذکورہ کتب کے علاوہ آپ کی ایک کتاب "میزان الکتب" بھی ہے جس میں آپ نے 48 کتب پر تشییع (مصنف کے شیعہ) ہونے یا نہ ہوتے کے اعتبار گفتگو ہے نیز جن جن عبارات پر اعتراضات ہیں ان پر کلام کیا ہے ان کتب میں سے بعض کے نام یہ ہیں

نیابیع المودہ

فرائط سبطین

ارجح المطالب

فضائل الطالبین

شہح نہج البلاغۃ لابن ابی الحدید

روضۃ الصفا حبیب الیسما

تاریخ یعقوبی

مروج الذهب

روضۃ الاحباب

کفایۃ الطالب

وغیرہا شامل ہیں

**وفات:**

---

میرے قلم دان سے (جلد 1)

آپ کی وفات 28 صفر المظفر 1418ھ بمطابق 14 جولائی 1996ء کو ہوئی اور میانی قبرستان لاہور میں سپرد خاک کیا گیا

## محدث عبد الرحمن بن محمد

پانچویں صدی کے نامور مالکی محدث عبد الرحمن بن محمد معروف بہ ابن فطیس رحمة اللہ علیہ نے درجنوں کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں چند ایک یہ ہیں:

فضائل التابعین 150 (ایک سو پچاس) جز (جلد/Vol)

کتاب المصائب 100 (سو) جز

اسباب النزول 100 (سو) جز

مسند قاسم بن اصبح العوالی 60 (ساٹھ) جز

مسند حدیث محمد بن فطیس 50 (پچاس) جز

کتاب الاخوانة 40 (چالیس) جز

کرامات الصالحین 30 (تیس) جز

اعلام النبوة ودلالات الرسالة 10 (دس) جز

اور الکلام علی الاجازة والمناولة متعدد اجزاء پر مشتمل ہے

(وقت ہزار نعمت ص 120)

یعنی امام ابن فطیس کی 540 سے زائد کتب تحریر کیں

مزید حافظ الحدیث امام ابن حجر عسقلانی رحمة اللہ علیہ کی کتب کی تعداد تقریباً 150 ہے جن میں فتح الباری 14 مجلد

میرے قلم دان سے (جلد 1)

تہذیب التہذیب ۶ مجلد

الاصابہ فی تہذیب الصحابة ۹ مجلد

لسان المیزان ۴ مجلد

اور تغلیق التعلیق ۵ مجلدات ہیں

مگر عاجزی کا عالم تو دیکھ فرماتے ہیں

واکثر ذلك مما لا تساوی نسخة لغيره لكن جرى القلم بذلك

"میری اکثر تصانیف دوسرے اہل علم کی ایک کتاب کے برابر نہیں

لیکن بس قلم چل گیا"

امام ابن فطیس کی 540 سے زائد کتب لکھیں امام ابن حجر عسقلانی نے 150 سے زائد

اتنی کتب لکھنے کے بعد اگر ان دونوں حضرات کی تمام کتب کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات نظر

سے نہیں گزرے گی کہ انہوں کبھی خد کو حافظ الحدیث، محدث، مصنف کتب کثیر، علامہ

الدرہر، وغیرہا کے القاب سے نوازا ہونہیں بلکل نہیں ہمیں بھی اپنے اسلاف کی پیروی

کرتے ہوئے ہر معاملے میں عاجزی و انکساری سے کام لینا چاہیے

حضرت مولانا محمد وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ

نام و نسب:

محمد وصی احمد اور نسبت سورتی ہے جبکہ سلسلہ نسب اس طرح ہے مولانا وصی احمد بن

مولانا محمد طیب بن محمد طاہر بن محمد قاسم بن محمد ابراہیم رحمہم اللہ

میرے قلم دان سے (جلد 1)

آپ کا شجرہ نسب شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اسی نسبت سے آپ خد کو حنفی، حنفی لکھا کرتے تھے اسی طرح آپ نے اپنے ایک مضمون میں بھی خد کو حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے لکھا

### پیدائش:

آپ 1836ء میں راندیر ضلع سورت ہند میں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم کا نام حضرت مولانا محمد طیب سورتی رحمة اللہ علیہ اور آپ کی والدہ ماجدہ مشہور زمانہ عالم و عارف حضرت مولانا خیر الدین محدث سورتی رحمة اللہ علیہ کی نواسی تھیں آپ کے آباء و اجداد جن میں آپ کے دادا بزرگوار مولانا محمد قاسم ابن طاہر رحمة اللہ علیہ مدینہ منورہ کے رہائشی تھے وہاں سے سولہویں صدی عیسوی شاہجہان کے دور حکومت میں سورت کی بندگاہ سے ہندوستان پہنچے پھر دادا حضور نے راندیر ہی میں سکونت اختیار کی اور وہیں درس و تدریس شروع کر دی

### القاب:

محدث سورتی، بحر العلوم، شیخ المحثین، شیخ المشائخ، سلطان العلماء، الاسد الاسد الاشد الارشد وغیرہا ہیں

### انقلاب 1857ء:

ابھی آپ کی عمر اکیس (21) برس کی ہوئی تھی 1857ء کے جہاد کا آغاز ہو گیا آپ رحمة اللہ علیہ کے خاندان کے متعدد افراد سمیت آکے دو بھائی بھی اس جنگ میں شہید

ہو گئے دادا کا سامان تجارت جلا دیا گیا مکان پر فوجیوں نے قبضہ کر لیا آپ اپنے والدین اور چھوٹے بھائی مولانا عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ کو لے کر جوں توں عراق پہنچ گئے تین (3) سال کے بعد وہاں سے سفر حج کے لیے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے حج کے چند ماہ مدینہ منورہ میں قیام کیا پھر واپس راندیر آ رہے تھے کہ راستے میں والد محترم انتقال کر گئے راندیر پہنچنے کے بعد والدہ ماجدہ بھی داغ مفارقت دے گئیں

### تعلیم و تربیت:

تسمیہ کی رسم دادا بزرگوار نے ادا فرمائی اور والد محترم سے تحصیل علم میں مصروف ہوئے عمر اکیس (21) برس کو پہنچی تو 1857ء کا واقعہ پیش آیا (یہ واقعہ پہلے ذکر ہو چکا ہے) والدین کی رحلت کے بعد شیخ المحدثین حضرت محمد وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ اپنے چھوٹے بھائی مولانا عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ کو لے کر تحصیل علم کی غرض سے دہلی روانہ ہو گئے وہاں مدرسہ حسین بخش دہلی میں داخلہ لے لیا اس مدرسہ میں تقریباً ایک سال قیام کیا مختلف علماء کرام سے تفسیر، تراجم، دیگر قرآنی علوم حاصل کیے پھر جب شہید اسلام حضرت مفتی عنایت اللہ کا کوڑی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ مدرسہ فیض عام کانپور کی شہرت سنی تو آپ اپنے بھائی کو لے کر کانپور روانہ ہو گئے یہاں سے مختلف علوم و فنون کی تعلیم حاصل کی پھر 1286ھ کو مدرسہ فیض عام کانپور سے فراغت پائی

### بیعت و خلافت:

ظاہری علوم حاصل کرنے کے بعد روحانی و باطنی علوم کے لیے گنج مراد آباد کا سفر اختیار فرمایا جہاں قطب الاقطاب حضرت شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے

دست پر بیعت ہوئے چنانچہ حضرت نے آپ کو نہ صرف سلسلہ نقشبندیہ قادریہ میں بیعت میں داخل کیا بلکہ خرقہ خلافت اور سند حدیث سے بھی نوازا اسی محدث بریلی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق استوار ہوئے

### درس و تدریس:

آپ رحمۃ اللہ علیہ تقریباً ایک سال تک اپنے پیرومرشد حضرت شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے پھر 1288ء کے اوائل میں کانپور پہنچے مولانا احمد حسن کانپوری نے مدرسہ فیض عام میں مدرس مقرر کر دیا 1288ء میں تدریس کا آغاز فرمایا اور یہاں آٹھ (8) سال تک درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیے اور اسی دوران آپ نے نسائی شریف کا حاشیہ تحریر فرمایا

### دوبارہ سند فراغت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علم حدیث میں ذوق و شوق دیکھ کر آپ کے پیرومرشد حضرت شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو محدث جلیل حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری دینے کا حکم ارشاد فرمایا اگرچہ آپ نے اپنے پیرومرشد اور مولانا لطف اللہ علی گڑھی سے حدیث دورہ کی اسناد لے چکے تھے مگر اپنے مرشد کے حکم پر سہارنپور تشریف لے گئے اور مولانا سہارنپوری کی خدمت میں رہنے لگے لیکن تین (3) سال بعد حضرت احمد علی سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ رحلت فرما گئے آپ نے 1295ھ میں مظاہرہ العلوم سہارنپور سے سند فراغت حاصل کی آپ نے اپنے دور کے نامور اساتذہ اپنے پیرومرشد شاہ فضل الرحمن گنج مراد



میرے قلم دان سے (جلد 1)

آبادی، مولانا سہارنپوری اور مولانا اللہ علی گڑھی رحمہم اللہ سے آحادیث مبارکہ کی قرأت و سماعت فرمائیں مظاہرہ العلوم میں دورہ حدیث شریف میں آپ کے ہم درجہ تاجدار گولڑہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت پیر سید دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ہم سبق تھے

### محدث سورتی کی سند حدیث:

جیسا کہ آپ نے پڑھ چکے کہ محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ نے تین اساتذہ سے احادیث مبارکہ کی قرأت سماعت فرمائیں اور اسناد حدیث حاصل کیں آپ کی سند حدیث مولانا لطف اللہ علی گڑھی اور مولانا احمد علی سہارنپوری کے ذریعے تین (3) واسطوں سے اور شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی کے ذریعے دو (2) واسطوں سے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتی ہے جبکہ امام آئمہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تک آپ کی سند سترہ (17) اور اٹھارہ (18) واسطوں سے پہنچتی ہے مزید یہ مولانا لطف اللہ علی گڑھی کی سند مفتی عنایت اللہ کاکوروی سے شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تک جاتی ہے

### شادی و اولاد:

آپ کی شادی بیالیس (42) سال کی عمر میں مولانا احمد حسن کانپوری کی خواہش پر آپ کا عقد نکاح میر عنایت حسین کی صاحبزادی سے ہوا شادی کے بعد کچھ ایام کانپور میں قیام فرمایا پھر بھائی کے اصرار پر پہلی بھیت تشریف لے آئے اور مستقل سکونت پر رضامند ہو گئے

آپ کی اولاد کی تعداد چھ (6) ہے جن میں پانچ (5) صاحبزادیاں اور ایک (1) بیٹا حضرت

مولانا عبد الاحد محدث پبلی بھیت رحمة الله عليه تھے

### مدرسة الحديث:

محدث سورتی رحمة الله عليه کو کئی علوم و فنون بالخصوص فن حدیث میں دسترس حاصل تھی لاتعداد احادیث مع اسانید یاد تھیں چالیس (40) سال تک حدیث کا درس دیا علم حدیث کے فروغ کے لیے آپ نے تقریباً 1301ھ میں اپنے مکان سے متصل زمین ایک عظیم مدرسہ تعمیر کروایا اس مدرسہ کے قبرستان اور مسجد بھی اس مسجد میں آپ نے اپنے وصال تک امامت کے فرائض انجام دیے اس عظیم الشان مدرسہ کا نام "مدرسة الحديث" قائم کیا اس کے مدرسہ کی افتتاحی تقریب میں کثیر علماء کرام نے شرکت کی جن میں امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمة الله عليه نے افتتاح کے موقع پر 3 گھنٹے "فن حدیث" پر محققانہ تقریر فرمائی اور اس موقع پر علماء رامپور، علماء بدایوں، اور علماء پنجاب نے شرکت کی مدرسہ الحدیث کا چرچہ بہت جلد عام ہو گیا

### لاہور آمد:

1912ء میں انجمن نعمانیہ لاہور کے 25 ویں سالانہ اجلاس کے موقع پر شرکت فرمائی یہ اجلاس چار روزہ کانفرنس پر مشتمل تھا یہ اپنے وقت کا منفرد اجلاس تھا جس میں علماء کرام و مشائخ عظام کی اتنی بڑی تعداد تھی جو اس سے قبل نہیں دیکھی گئی تھی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس اجلاس میں پاک و ہند کے تین ممتاز علماء کرام حضرت وصی احمد سورتی، قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی، مولانا دیدار علی شاہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے شرکت فرمائی اجلاس کے اختتام پر محدث سورتی رحمة الله عليه نے تقریباً 15 دن لاہور میں

قیام فرمایا پھر 11 مئی 1915ء کو حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی دعوت پر سیالکوٹ تشریف لے گئے وہاں دو (2) ہفتے قیام فرمایا

### عاجزی وانکساری:

حضرت وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دوران تدریس ایک تھیلا موجود رہتا تھا جس میں قدیم کوئی طرز تحریر کا قرآن مجید کا پہلا پارہ رکھار ہتا تھا یہ پارہ اپنی قدامت (دیرپا) کے اعتبار سے کافی بوسیدہ ہو چکا تھا جبکہ تھیلا بھی کئی جگہ سے نکل گیا جو نہایت خوبصورت قدیم پارچہ (اچھی چیزوں) کا سلا ہوا تھا دیکھنے سے پتہ چلتا تھا کہ کسی خاص مقصد کے لیے بنایا گیا ہے شیخ الحدیث وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ اکثر اس تھیلے کی تفصیل کو چھپاتے تھے لیکن جب کوئی اصرار کرتا تو فرماتے "یہ وہ تھیلا ہے جو میری والدہ ماجدہ نے اپنے ہاتھوں سے سیا تھا اور جسے میں پہلی مرتبہ یہ سپارہ لے کر مدرسہ پڑھنے گیا تھا یہ تھیلا میری متاع عزیز ہے جہاں یہ میری والدہ کی نشانی ہے وہاں اس کی ہر وقت موجودگی مجھے احساس دلاتی ہے کہ میں بنیادی طور پر طالب علم ہوں جس دن یہ احساس میرے دل میں معدوم ہو گیا اس دن میرے علم اور جہالت میں کوئی حد فاصل نہیں رہے گی" اس واقعہ سے عصر حاضر کے ان "علماء کرام" کو درس عبرت لینا چاہیے جو اپنے آپ کو "علامہ مفتی، وغیرہ سے کم نہیں سمجھتے

### تصانیف:

محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ نے تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کی طرف بھی توجہ فرمائی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً تمام درسی کتب پر حواشی تحریر فرمائے

میرے قلم دان سے (جلد 1)

---

مگر افسوس حوادث زمانہ کی نظر ہو جانے وجہ سے محفوظ نہ رہ سکیں وہ چند کتب جن کے نام مل سکے:

حاشیہ مدارک

حاشیہ بیضاوی

حاشیہ جلالین

تعلیقات سنن النسائی

حاشیہ شرح معانی الآثار

تعلیقات شرح معانی الآثار

تعلیقات شرح اربعہ ترمذی شریف

شرح سنن ابی داؤد

شرح مشکوٰۃ المصابیح

افادات حصن حصین

التعلیق البجلی لبانی منیة المصلی

الدرۃ فی عقد الایدی تحت السرة

كشف الغبه عن سنیہ العمامہ

اظهار شریعت

انفغ الشواهد لمن یخرج الوهابین عن المساجد

حاشیہ مقامات حریری

---

میرے قلم دان سے (جلد 1)

حاشیہ شافیہ

تعلیقات شہام ملاحسن

حاشیہ میبذی

حضرت محدث سورتی رحمة الله عليه کی ملا علی قاری رحمة الله عليه کی شرح  
شفاء اور امام محمد کی مؤطا پر مختصر تعلیقات شیخ الحدیث مفتی وقار الدین پبلی بھیتی رحمة الله  
عليه جامعہ امجدیہ کراچی کی ذاتی کتب خانے میں موجود ہے

### تلامذہ:

شیخ الحدیث حضرت وصی احمد سورتی رحمة الله عليه سے علم حاصل کرنے والوں کی تعداد  
سینکڑوں میں ہے یہاں چند مشہور معروف کے نام مذکور ہیں  
صدر الشریعہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی  
مولانا سید محدث کچھوچھوی  
مولانا ضیاء الدین مدنی  
مولانا ظفر الدین بہاری  
مولانا حبیب الرحمن پبلی بھیتی  
مولانا عبدالحق پبلی بھیتی  
مولانا سید سلیمان اشرف  
مولانا مفتی عبدالقادر لاہوری  
مولانا مشتاق احمد کانپوری

میرے قلم دان سے (جلد 1)

مولانا محمد اسماعیل محمود آبادی

حافظ یعقوب علی خان رحمہم اللہ تعالیٰ

شیخ الحدیث مولانا وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ اور امیر المؤمنین فی الحدیث مولانا

امام احمد رضا خان محدث بریلی شریف رحمۃ اللہ علیہ:

محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ کی اور محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان گہرے

تعلقات تھے محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کے قلمی روابط بھی تھے خط و کتابت کا

سلسلہ بھی تھا آپ نے 19 کے قریب استفسارات فتاویٰ رضویہ میں موجود ہیں

شیخ الحدیث حضرت وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ کے مشاہیر تلامذہ پر محدث بریلی

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی نظر انتخاب ہمیشہ رہی یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ

اللہ علیہ کے شیخ الحدیث کے بہت سے تلامذہ کو خلافت سے نوازا بعض کے نام یہ ہیں

صدر الشریعہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی

مولانا سید محدث کچھوچھوی

مولانا ضیاء الدین مدنی

مولانا ظفر الدین بہاری

مولانا حبیب الرحمن پیلی بھیتی

مولانا عبدالحق پیلی بھیتی

مولانا مشتاق احمد کانپوری

مولانا محمد اسماعیل محمود آبادی

حافظ یعقوب علی خان رحمہم اللہ تعالیٰ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت مولانا عبدالاحد محدث پہلی بھیت رحمۃ اللہ علیہ نے تمام علوم و فنون کی تکمیل اپنے والد گرامی محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ سے کی 13 برس کی عمر میں محدث بریلی امام احمد رضا خان علیہ رحمہ کی خدمت میں بھیج دیا دورہ حدیث بریلی شریف میں کیا امام اہلسنت نے اپنے دست اقدس سے دستا بندی کی اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں اجازت و خلافت سے نوازا

1314ھ میں ندوہ کے فسادات پر بریلی شریف سے "مکتوبات علماء و کلام اہل صفا" کے نام سے 80 سے زائد علماء کرام کے 100 سے زائد خطوط چھپ کر سامنے آئے جس امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے اور دیگر علماء کرام کے مؤقف کی تائید و توثیق کی گئی اس میں محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ نے امام اہلسنت کو ان القابات بات سے نوازا: "امام الدھر، ہمام العصر، بحر العلوم، ہمام الفقہاء والمحدثین، امام المتکلمین، خیر اللحقہ بالمرۃ، السابقین، سید العلماء، وسند الفقہاء، ناصر السنۃ وقاطع البدۃ" مجدد دھرنا و مجدد عصرنا مولانا بالفضل اولانا مولوی احمد رضا خان عمت فیوضا تھم اہل المشارق والمغرب

ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ان کو اعلیٰ حضرت علیہ رحمہ سے نہ صرف محبت تھی بلکہ عشق تھا اسی لیے شاید ہی کوئی مہینہ ایسا ہوتا کہ پہلی بھیت سے بریلی تشریف لا کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات نہ کرتے ہوں

فاضل بریلوی کے برادر زادے مولانا حسنین رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

محدث سورتی رحمة الله عليه جب بریلی تشریف لاتے تو مسکراتے ہوئے اعلیٰ حضرت کے پھاٹک قدم رکھتے تھے محدث سورتی رحمة الله عليه کے آستانہ رضویہ پر پہنچتے وقت مسرت بارہا دیکھی اور محسوس کی ہے

### وفات:

قبلہ استاذ المحدثین رحمة الله عليه نے اپنی ساری زندگی راہ علم دین میں گزاری آخر میں شدید اعصابی کمزوری واقع ہوگئی اور تقریباً 4 ماہ بستر پر ہی درس و تدریس کیا مسجد نہ جاسکنے کی وجہ سے لیٹ کر نماز پڑھی 8 جمادی الاولیٰ کی شب نماز تہجد کی نیت باندھ لی ابھی "ایک نعبہ وایاک نستیعین" پر پہنچے تھے کہ 12 اپریل 1916ء بمطابق 8 جمادی الاولیٰ 1334ھ یوم بدھ بوقت تہجد خالق حقیقی سے جا ملے آپ کی نماز جنازہ شہزادہ اعلیٰ حضرت حجة الاسلام مولانا حامد رضا خان رحمة الله عليه نے پڑھائی آپ کا مزار مبارک یوپی ہند کے شہر پہلی بھیت شریف کی بیلوں مسجد سے متصل قبرستان میں زیارت عوام و خواص ہے

### امام اہلسنت کا دلی حزن:

آپ کے وصال پر امام اہلسنت کے الفاظ کچھ یوں تھے وہ دنیا سے کیا رخصت ہوئے بلکہ میرا دہانا تھا مجھ سے جدا ہو گیا اور میری کمر ٹوٹ گئی شیخ المحدثین کے وصال کے بعد امام اہلسنت نے تمام نمازیں بیٹھ کر ادا کیں حالانکہ امام اہلسنت ہر حال میں عصا لے کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے تھے یہ امام اہلسنت کی کے دلی حزن کا اظہار تھا کیونکہ محدث سورتی رحمة الله عليه امام اہلسنت کے دست راست اور امام اہلسنت کے لیے قوت تھے

حوالہ جات:



میرے قلم دان سے (جلد 1)

---

تذکرہ محدث سورتی

محدث سورتی

گلستان محدثین

رسائل محدث سورتی

مولانا وصی احمد سورتی ایک شبہ کا ازالہ

## مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی

موت العالم موت العالم

ایک عالم دین کی موت پورے عالم کی موت ہے گزشتہ روز جماعت اہلسنت کے ایک نام رو مفتی، محقق، فقیہ حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی رحمۃ اللہ علیہ کم و بیش پچاس (50) سال کی عمر میں دار فانی سے دار البقاء کی جانب رخت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

یقیناً آپ رخصت ہو جانے اہلسنت میں ایک خلاء ہو گیا ہے جسے ہم مکمل نہیں کر سکتے آپ کی قدر و منزلت تعارف کے بغیر ممکن نہیں چلیں تعارف پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں

نام:

آل مصطفیٰ

القاب:

میرے قلم دان سے (جلد 1)

تحقق مسائل عصر، فقیہ اہلسنت،

## ولادت و نسب:

مولانا محمد شہاب الدین اشرفی لطیفی دام ظلہ ہیں جو خلیفہ اعلیٰ حضرت ملک العلماء

حضرت مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ سے ہیں

سلسلہ نسب کچھ یوں ہے آل مصطفیٰ بن محمد شہاب الدین بن منشی نجابت حسین صدیقی

## ولادت:

آپ کی ولادت 27 اکتوبر 1971 کو آپ کے نانیہال (نانا کے گھر) شہجنہ بار سوئی ضلع

کٹیہار صوبہ بہار ہند کے ایک معروف گاؤں میں ہوئی

تعلیم و تربیت:

ابتدائی تعلیم گاؤں کے ایک مدرسہ میں حاصل کی قاعدہ بغدادی اور عم پارہ حضرت مولانا

منشی محمد طاہر حسین صاحب کٹیہاری سے پڑھا عربی اور فارسی کی ابتدائی تعلیم مدرسہ اشرفیہ

اظہار العلوم حوراسونا پور ضلع کٹیہار میں حاصل کی درجہ ثانیہ مدرسہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ

ضلع منو میں پڑھا پھر ثالثہ اور رابعہ الاداریۃ الاسلامیہ دارالعلوم حنفیہ کھگڑا ضلع بہار میں مکمل

کیا مزید تعلیم کے لیے اہلسنت کی عظیم درسگاہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ کے جانب

چل پڑے جہاں درجہ خامسہ تا ثامنہ (دورۃ الحدیث شریف) تک چار سال تعلیم حاصل کی

پھر 1990 میں فارغ التحصیل ہوئے اسی سال میں آپ کی دستار فضیلت ہوئی اسی دوران

آپ نے افتاء کی مشق کا کورس کی مکمل کر لیا

## اولاد:

میرے قلم دان سے (جلد 1)

آپ کے تین صاحبزادے ہیں  
ریحان المصطفیٰ  
اتقان المصطفیٰ  
لمان المصطفیٰ

### اساتذہ و مشائخ:

یوں تو آپ کے اساتذہ کی فہرست طویل ہے چند مشہور و معروف کے نام درج ذیل ہیں:

والد محترم حضرت مولانا محمد شہاب الدین اشرفی صاحب  
فقیہ ملت و شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ  
شہزادہ صدر الشریعہ حضرت مولانا ضیاء المصطفیٰ اعظمی صاحب  
حضرت مولانا محمد اعجاز احمد مصباحی صاحب  
حضرت مولانا عبدالشکور صاحب  
صدر العلماء حضرت مولانا محمد احمد مصباحی صاحب  
سراج الفقہاء حضرت مولانا مفتی محمد نظام الدین رضوی صاحب  
حضرت مولانا شمس الہدیٰ مصباحی صاحب

### بیعت واردات:

آپ حضور سرکار کلاں سید شاہ مختار اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دست پر بیعت ہوئے اور شیخ الاسلام حضرت سید شاہ محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی دام ظلہ نے

میرے قلم دان سے (جلد 1)

اجازات و خلافت سے نوازا

### درس و تدریس:

جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے فراغت کے بعد 1990ء کو آپ کے استاد محترم شہزادہ صدر الشریعہ حضرت مولانا ضیاء المصطفیٰ اعظمی صاحب نے تدریس کا حکم ارشاد فرمایا آپ حکم کو بجالاتے ہوئے جامعہ امجدیہ گھوسی تشریف لے گئے جہاں درجات درس نظامی کے ساتھ ساتھ تخصص فی الفقہ کے طلباء پر بھی خوب توجہ دی اور افتاء کی مشقیں کراتے رہے 1990ء سے لے تا دم وصال مسلسل بائیس (22) سال یہیں تدریسی فریضے کو انتہائی ذمہ دارانہ طریقے سے انجام دیا

### فتویٰ نویسی:

ویسے دیکھا جائے آپ فنون و علوم میں اپنی مثال آپ ہیں لیکن آپ کی خاص دلچسپی فقہ و افتاء تھی جس میں آپ نہایت ممتاز حیثیت سے نظر آئے

فتویٰ نویسی کی تربیت آپ نے شارح بخاری حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیں

آپ نے ہزاروں فتوے دیے افتاء کے بعد سے آخر سلسلہ جاری رہا جو وقتاً فوقتاً "ماہنامہ جام نور" میں مستقل کالم بنام "شرعی عدالت" کے طور ایک زمانہ تک علمی و تحقیقی طور پر شائع ہوتے رہے

### صفات و اخلاق:

موصوف ایک بہترین عالم دین، بالغ نظر،

مفتی، اللہ نے آپ کو گوناگوں اوصاف و کمالات سے نوازا تھا سادگی و عاجزی کے پیکر، اخلاق و کردار کے دھنی تھے، اصغر نواز اور غریب پرور تھے جامعہ اشرفیہ گھوسی کے کتنے غریب طلبہ کا خرچہ آپ کی جیب خاص سے چلتا تھا اگر کسی طالب علم سے کوئی سودہ سلف منگواتے تو بعد میں حساب نہ لیتے مثلاً کسی کو سو (100) روپے دے کر کچھ منگوا یا اور سامان پچاس (50) روپے کا ملا تو اس سے حساب و کتاب بالکل نہ لیتے بلکہ اگر کوئی واپس کرتا بھی تو کہہ کر واپس کر دیتے "بیٹا رکھ لو جیب خرچی چلا لینا"

### مختلف سیمیناروں میں شرکت:

آپ مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے سیمینار کے رکن بھی تھے اس کے علاوہ آپ نے 20 سے زائد علمی و تحقیقی سیمیناروں شرکت فرما چکے ہیں جہاں آپ کو بڑی اہمیت سے مدعو کیا جاتا رہا ہے

تصانیف و تالیفات:

تدریس و افتاء کی مصروفیات کے ساتھ ساتھ آپ نے تصنیف و تالیف کو نہ چھوڑا بلکہ بڑھ چڑھ اس میں اپنا حصہ ملا یا اب تک آپ نے مختلف موضوعات و عنایں پر کم و بیش دو سو (200) سے زائد مضامین و مقالات آپ کے قلم سے وجود میں آئے کئی علمی و تحقیقی کتب آپ کے قلم سے تحریر ہوئی علاوہ ازیں آپ نے حواشی و تعلیقات، تقاریر، مقدمات اور تاثرات تحریر کیے جن کی تفصیل درج ذیل ہے

### تصانیف:

(1) اسباب ستہ اور عموم بلوی کی توضیح و تفسیح

میرے قلم دان سے (جلد 1)

(2) مختصر سوانح صدر الشریعہ علیہ الرحمہ

(3) بیمہ زندگی کی شرعی حیثیت

(4) کنز الایمان پر اعتراض کا تحقیقی جائزہ

(5) منصب رسالت کا ادب و احترام

(6) روداد مناظرہ بنگال

(7) خطبہ استقبالیہ صدر الشریعہ سیمینار مطبوعہ و مشمولہ صدر الشریعہ حیات و خدمات

(8) بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کے اصول

(9) نقشہ دائمی اوقات صلاۃ برائے گھوسی

(10) مسئلہ کفایت

(11) عقل و شرع کی روشنی میں

(12) فقہ شہنشاہ و ان القلوب بید المحبوب بعباء اللہ المعروف بہ شہنشاہ کون؟

(امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ) تقدیم و ترجمہ عربی عبارات

(13) مذاہب ارواح القدس لکشف حکم العرس (خليفة اعلیٰ حضرت ملک العلماء

حضرت مولانا مفتی ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ) ترجمہ و تقدیم

### تعلقات و حواشی:

(14) منیر التوضیح (یہ عربی حاشیہ ہے "التوضیح فی حل غوامض التفتیح" پر)

(15) تعلیق و حاشیہ فتاویٰ امجدیہ جلد سوم (3) و چہارم (4) ان دونوں پر آپ کی علمی و

قیمتی مقدمات بھی ہیں

(16) حاشیہ شرح عقود رسم المفتی (یہ زیر طبع ہے)

### مقدمات:

درج ذیل کتب پر آپ نے علمی و قیمتی مقدمات تحریر فرمائے

(17) نزول آیت فرقان در رد حرکت زمین و آسمان (امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ)

(18) بہار شریعت (صدر الشریعہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ)

(19) جامع الرضوی المعروف بہ صحیح البہاری (ملک العلماء حضرت مولانا مفتی ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ) تحقیق شیخ الحدیث فیضان مدینہ حضرت مولانا محمد حسان عطاری المدنی دام ظلہ

(20) تعلیقات الامام احمد رضا علی تقریب التہذیب للامام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب پر آپ کی تقریظ تحریر فرمائی جو طویل ہے اور مقدمے کی حیثیت رکھتا ہے (تحقیق شیخ الحدیث فیضان مدینہ حضرت مولانا محمد حسان عطاری المدنی دام ظلہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

(21) اجماع و قیاس کی شرعی حیثیت

(22) نور الہدیٰ فی ترجمۃ المحتسبی (حضرت عبدالرحمن سرکار محبی رحمۃ اللہ علیہ)

(23) رواد مناظرہ (یہ آپ نے بذات خد تحریر فرمایا ہے)

(24) رسالہ چاند کی رویت (یہ اصول افتاء پر عربی رسالہ ہے)

### مضامین و مقالات:

- (25) فقہی عبارات پر امام احمد رضا کا کلام اور ان کی تحقیق و تنقیح
- (26) رجال حدیث پر امام احمد رضا کی نظر (27) امام احمد رضا کی شاعری میں ادب و احترام
- (28) امام احمد رضا اور علم الکلام
- (29) امام احمد رضا کی فقہی بصیرت پر ایک مختصر اور جامع تاثر
- (30) امام احمد رضا کا جشن صد سالہ اور ہماری ذمہ داریاں
- (31) حضور مفتی اعظم ہند کی فقہی بصیرت (فتاویٰ مصطفویہ کے آئینے میں)
- (32) حضور صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ ایک ہمہ گیر شخصیت
- (33) تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں علیہ الرحمہ حیات و خدمات
- (34) حضرت سید احمد اشرف کچھوچھو علیہ الرحمہ حیات و خدمات
- (35) محدث اعظم ہند کے علمی و فکری کارنامے
- (36) حضور ملک العلماء اور علوم جدیدہ (37) کشف الاستار سے متعلق ایک مختصر جامع تاثر (کشف الاستار یہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی معانی الآثار پر حاشیہ ہے)
- ان کے علاوہ بھی حضرت نے کئی قدرگراں تصانیف چھوڑی ہیں آپ ہی کتب ہمیشہ آپ کی یاد دلاتی رہیں گی

### امام اہلسنت سے محبت:

آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے بڑے متاثر تھے امام اہلسنت کا تذکرہ ہمیشہ آپ کی زبان پر جاری رہتا تھا آپ نے امام اہلسنت کی چند رسائل پر



میرے قلم دان سے (جلد 1)

بھی کام کیا جو مذکورہ بالا ہیں

### وعظ و خطابت:

جہاں آپ نے قلم کے ذریعے اہلسنت کا پرچار کیا وہیں لسانی طور پر بھی وعظ و خطابت سے ذریعے اہلسنت کا کام جاری رکھتے رہے

حضرت فقیہ اہلسنت مفتی آل مصطفیٰ مصباحی رحمۃ اللہ علیہ اور دعوت اسلامی:

آپ رحمۃ اللہ علیہ تبلیغ اسلام کی عظیم تحریک دعوت اسلامی سے بھی بڑی محبت فرماتے تھے دعوت اسلامی کے اجتماعات میں آپ نے بیانات فرمائے اور مدرسۃ المدینہ فیضان شارح بخاری کا آپ افتتاح بھی آپ نے فرمایا

### دعوت اسلامی کے متعلق تاثرات:

#### نحمدہ و نصلی

دعوتِ اسلامی اہلسنت و الجماعت کی ایک عالمگیر اور دینی تحریک ہے جس کی خدمات کا دائرہ دینی، روحانی، تاریخی، سماجی معاشرتی ہر طرح سے شعبہ جات پر محیط ہے۔ اس نے اپنے قیام کے زمانے میں ایک چالیس سال ہو چکے ہیں یہ روز افزو ترقی پر ہے اور ہر شعبہ جات پر بہت محیط کام کر رہی ہے۔

اس کے مختلف ادارے برصغیر پاک و ہند میں بخوبی اپنا کام سرانجام دے رہے، اس میں مختلف علوم و فنون کی تدریج جاری و ساری ہے اور اس کے اخراجات الحمد للہ بڑھتے ہی جا رہے ہیں اور بڑھتے ہی جائیں گے، کیونکہ دین کی اس دعوت کی بنیاد خلوص پر ہو اللہ ہیت پر ہو تو دعوت کا فیضانِ کرم عام سے عام تر ہوگا،

اور میں سمجھتا ہوں کہ جب تک یہ چاند رہے جب تک یہ سورج رہے گا جب یہ ستارے آسمانوں پر جھلملاتے رہیں گے دعوت اسلامی کا فیضان عام سے عام ہی ہوتا رہے گا۔ مختصر یہ کہ وہ ایک عظیم الشان گلدستہ ہے جس کے مختلف شعبہ جات ہیں، لوگوں کی اصلاح لوگوں کی تعلیم، لوگوں کی تربیت اور لوگوں کی تسکین دین کے لیے وقف ہے اور اللہ تعالیٰ امیر دعوت اسلامی مجدد العالی کی خدمات کو قبول فرمائے، اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائے اور مختلف شعبہ جات پر اپنا کام کرتے رہیں ان کا ابھی تو میں دعا کا طالب ہوں طبیعت میری ناساز ہے آپ تمام حضرات سے تمام رفقا سے دعا کی درخواست ہے۔ (یہ تاثرات حضرت نے علالت میں بذریعہ ویڈیو ریکارڈ کروائے تھے)

### وصال:

کئی روز علالت کے سبب مورخہ 10 جنوری 2022 بمطابق 6 جمادی الثانی 1443 شب پیر رات 12 بجکر 30 منٹ پر انتقال فرمایا

### جنازہ:

آپ نماز جنازہ 11 جنوری 2022ء کو آبائی گاؤں، کشن گنج، ضلع کٹیہار صوبہ بہار میں ادا کی گئی  
آپ کے انتقال کی خبر آگ کی طرح اہل علم کے درمیان پھیل گئی جس پر تعزیتوں کا سلسلہ جاری ہو گیا

### تعزیتی پیغامات:

امیر اہلسنت حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی جانب سے

تعزیت پیغام بذریعہ ویڈیو جاری کیا گیا پیغام کچھ یہوں ہے:

أَحْسَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى سَيِّدِ  
الْمُرْسَلِينَ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ  
اللَّهِ الرَّحْمَنِ

آنکھیں وہ دیکھیں گی جو پہلے نہ دیکھا ہوگا

تابعی بزرگ حضرت یونس بن عبید رحمہ اللہ علیہ نے ایک دن اپنے آپ سے فرمایا  
عنقریب تیری آنکھیں وہ دیکھیں گی جو انہوں نے کبھی نہیں دیکھا تیرے کان وہ سنیں گے جو  
انہوں نے کبھی نہیں سنا، پھر تم ایک مرحلہ یعنی اسٹیپ سے نکلو گے اور اس سے سخت  
مرحلے میں داخل ہو جاؤ گے یعنی زندگی کے مرحلے سے نکلو گے تو برزخ کے مرحلے میں  
داخل ہو جاؤ گے یہاں تک کہ پل صراط سے گزرنے کا مرحلہ آجائے گا۔

(حوالہ حیلۃ الاولیاء جلد ۳، پج نمبر ۲۵)

بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار  
تو اچانک موت کا ہوگا شکار  
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے  
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضویہ عفتہ عنی کی جانب سے السلام علیکم ورحمہ اللہ

وبرکاتہ

مجھے یہ افسوس ناک خبر ملی کہ ریحان المصطفیٰ قادری اتقان مصطفیٰ قادری اور لمعان مصطفیٰ

قادری کے ابوجان اور محمد حبیب الرحمن رضوی صاحب الریان مصطفیٰ قادری صاحب کے بھائی جان استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ قادری مصباحی طویل علالت کے بعد ۶ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۳ سن ہجری مطابق 10 جنوری 2022 کو 51 سال کی عمر میں کرشن گنج بہار ہند میں انتقال فرما گئے۔

### انا اللہ وانا الیہ راجعون

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر و ہمت سے کام لینے کی تلقین،

الحمد للہ رب العالمین واصلوۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین

یارب المصطفیٰ جلاجلہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت مفتی ال مصطفیٰ قادری مصباحی کو غریقِ رحمت فرما، اے اللہ پاک انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرما، رب کریم ان کی قبر جنت کا باغ بنے رحمت کے پھولوں سے ڈھکے یا اللہ پاک ان کی قبر کا اندھیر دور ہو جائے قبر کی گھبراہٹ و حشت اور تنگی دور ہو

مولائے کریم نور مصطفیٰ کا صدقہ ان کی قبر تا حشر جگمگاتی رہے، اے اللہ پاک مرحوم کو بے حساب بخش کر جنت الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی مکی مدنی محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوسی بنا،

رب کریم تمام سوگواروں کو صبر جمیل اور صبر جمیل پر اجر جزیل مرحمت فرما، رب کریم

میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان کا اجر عطا فرما

یا اللہ پاک یہ سارے اثواب جناب رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرما

رب کریم پیارے پیارے آخری نبی مکی مدنی محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صدقہ یہ سارا

ثواب مرحوم حضرت مفتی ال مصطفیٰ قادری مصباحی سمیت ساری امت کو عنایت فرما۔  
امین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

### صلو اعلیٰ الحبيب صلی اللہ علیٰ محمد

تمام سوگوار صبر و ہمت سے کام لیں اللہ رب العزت کی رحمت سے مایوس نہ ہوں اللہ پاک کی رضا پر راضی رہیں سبھی نے دنیا سے جانا ہے جی ہاں اپنی بھی باری لگی ہوئی ہے عنقریب موت آئی ہی آئی ہے جان جانی ہیجانی ہے کوئی بھی ہمیشہ یہاں رہنے کے لیے نہیں آیا

جانے والے کے لیے خوب مغفرت کی دعائیں کی جائیں ایصالِ ثواب کی جائے ہو سکے تو صدقہ جاریہ کے کام کر لیے جائیں مگر بے صبری ہرگز نہ کی جائے کہ بے صبری کرنے سے جانے والے نے پلٹ کر کہاں آنا ہوتا ہے الثا صبر کے ذریعے ہاتھ آنے والا جنت کا خزانہ ہاتھوں سے جاتا رہتا ہے جو کہ بہت بڑا نقصان ہے

ہے صبر تو خزانہ فردوس عاشقوں  
عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے

ہمیں دنیا سے جانے والے سے اپنی موت کا یاد کا سامان کرنا چاہیے اپنی آخرت کی تیاری بڑھانا چاہیے روز تو لوگوں کی اموت ہو رہی ہیں ڈیلی نہ جانے لوگ دنیا سے چلے جاتے ہیں آپ کے یہاں جو میت ہوئی اگرچہ صدے کی بات ہے مگر دنیا میں ہونے والی کوئی نئی بات نہیں ہے ایک دن اس میں اپنا نام بھی تو آ ہی جائے گا، آج لوگ جناب کہتے ہیں توکل مرحوم کہیں گے، آج کسی خاتون کو محترمہ کہا جا رہا ہے توکل مرحومہ کے لقب سے

ملقب ہوں گی

ہاں ہاں مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی عقل و نادان آخر موت ہے  
یعنی عقل مند بھی مر رہے ہیں نادان اور نا سمجھ بھی موت کے گھاٹ اتر رہے ہیں

بارہا علمی تجھے سمجھا چکے  
مان یا مت مان آخر موت ہے  
صلوٰ علیٰ الحبیب صلی اللہ علیٰ محمد

بے حساب مغفرت کی دعا کا لہجہ ہوں بارہ جماد الاخریٰ ۱۴۴۳ سن ہجری مطابق پندرہ جنوری  
۲۰۲۲ کو یہ پیغام ریکارڈ کیا گیا۔

رکن شوریٰ حاجی ابوجاہد مولانا محمد شاہد عطاری مدنی اور دعوتِ اسلامی کی آفیشل نیوز  
ویب سائٹ ”دعوتِ اسلامی کے شب و روز“ کی پوری ٹیم مفتی صاحب کے صاحبزادوں  
ریحانِ مصطفیٰ، اتقانِ مصطفیٰ، لمانِ مصطفیٰ سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ مفتی صاحب کے  
وصال سے جماعت اہل سنت میں ایک بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ رب العزت ان کے  
امثال زیادہ کرے۔ آمین۔

ساتھ ہی دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت نبی کریم ﷺ کے صدقے میں ان کو جنت میں بلند  
درجات عطا فرمائے، ان کی دینی خدمات کو قبول فرما کر ان کے لئے ذریعہ نجات بنائے اور  
پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شیخ الحدیث فیضانِ مدینہ حضرت مولانا محمد حسان عطاری المدنی دام ظلہ کو جیسے ہی  
حضرت کے رحلت کی خبر ملی آپ نے اپنے شوشل میڈیا اکاؤنٹ کے ذریعے یوں تعزیتی

پیغام دیا: آج یہ دکھ بھری خبر پڑھنے کو ملی کہ اہلسنت کے مایہ ناز فقیہ، استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی آلِ مصطفیٰ مصباحی صاحب انتقال فرما گئے، رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ، رب العزت جل و علا مفتی صاحب کی مغفرت فرمائے اور ان کی تمام خدمات دینیہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

مفتی صاحب زبردست محقق، بہترین مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی شفیق اور مہربان شخصیت کے مالک تھے، جہاں آپ نے کئی کتب تصنیف فرمائی، مقالات تحریر فرمائے وہیں ہمیشہ طلبائے علم دین کی حوصلہ افزائی بھی فرماتے رہے۔ اس حقیر پر تقصیر پر بہت شفقت فرمایا کرتے تھے۔ کئی بار سلام بھجواتے تھے، اپنی اجازت عامہ سے بھی بذریعہ فون نوازا تھا۔

صحیح البہاری کی پہلی جلد پر تفصیل کے ساتھ ملک العلماء رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات تحریر فرمائے تھے، پھر التعليقات الرضویہ علی تقریب التہذیب پر بھی اپنی گراں قدر تقریظ عطا فرمائی۔ صحیح البہاری کے کام تکمیل کے لیے ہمیشہ تاکید فرمایا کرتے تھے، ان بزرگوں کی دعا اور رہنمائی میں الحمد للہ صحیح البہاری کا کام مکمل ہو گیا ہے لیکن مفتی صاحب اب ہمارے درمیان تشریف فرما نہیں رہے۔ رب کریم حضرت کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور ہمیں اپنے علمائے حقہ کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد حسان عطاری

۶ جمادی الآخرة ۱۴۴۳ھ

10 جنوری 2022ء

## ایصال ثواب:

الحمد للہ جہاں اہلسنت کے کئی اداروں نے ایصال ثواب کا سلسلہ ہوا وہاں دعوت اسلامی کے جامعات المدینہ و مدارس المدینہ ہند و نیپال میں بھی ایصال ثواب کا سلسلہ ہوا دعا ہے اللہ جل شانہ حضور فقیہ اہل سنت کی بے حساب مغفرت فرمائے اور آپ قبر کو بقعہ نور بنائے

حوالہ جات:

التوضیح فی حل غوامض التفتیح حاشیہ منیر التوضیح  
فروع رضویات میں فرزند ان اشرفیہ کی خدمات  
Afkareraza (ویب سائٹ)  
Sunnipaighamneal (ویب سائٹ)

## علامہ و مولانا محمد عبید اللہ النہر کاریزی

شیخ المشائخ مولانا الاعظم حضرت علامہ و مولانا محمد عبید اللہ النہر کاریزی آل سلطان

متعن اللہ بطول حیاتہ

آپ کا نام محمد عبید اللہ ہے معروف لقب مولانا الاعظم ہے اور تخلص نھر کاریزی ہے  
آپ عارف باللہ الحاج حضرت میاں فقیر اللہ علوی السندی رحمۃ اللہ علیہ کی شہزادی کی  
اولاد سے ہیں اور آپ کا خاندان جدی پشتی \* علمی و روحانی \* رہا ہے  
■ آپ نے افغانستان کے کبار علماء و مشائخ سے اکتساب فیض کیا ہے



- آپ مفسر، محقق، مصنف، شارح، محشی کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں
- آپ صحیح العقیدہ سنی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ماننے والے ہیں
- آپ کے ہزاروں شاگرد پاکستان، افغانستان، عراق، مصر، بغداد میں موجود ہیں
- آپ کو چاروں سلاسل طریقت کے علاوہ 47 سلاسل میں اجازات و خلافت حاصل ہیں

■ آپ کی عمر اس وقت 70 سے زائد ہے مگر تحریر و تصنیف کا سلسلہ جاری ہے بلکہ یوں کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا آپ اس ضعیف عمر میں عبارات و ریاضات اور تحاریر و تصانیف میں اضافہ دیکھنے کو ملا ہے آپ نے ہر کام کے لیے وقت مقرر فرمایا ہے ساری رات عبادت فرماتے ہیں پھر انتہائی کم وقت آرام پھر اوراد و وظائف پھر تحریر و تصنیف میں اپنا دن گزارتے ہیں آپ سے اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے

- آپ نے پختون قوم میں زیادہ دینی کام سرانجام دیے ہیں کئی اور سفر نہ کر پائے یہی وجہ ہے آپ کا تعارف کوئٹہ کی طرف زیادہ اور سندھ، پنجاب کی طرف بہت کم ہے
- آپ کے اس وقت 6 مدارس ہیں جن میں تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری و ساری ہے

الحمد للہ

- آپ کو فقہ حنفی کے ساتھ ساتھ فقہ شافعی، مالکی، حنبلی کی اجازات حاصل ہیں
- یوں تو آپ کو کثیر کتب کی اجازت حاصل ہے مگر آپ کا خاصہ مسلسلات اور بالخصوص مسلسل باولیات ہیں مسلسل باولیات کی اجازت 20 واسطوں سے حاصل ہے آپ کی اجازات پر دو

کتابیں موجود ہے جس کا نام "سہ المکتوم فی اسناد العلوم، بهجة العلوم فی أستاذ

النثر والمنظوم (عربی) اس کتاب کے 800 صفحات سے زائد صفحات ہیں

■ آپ کی کتب کے فارسی، انگلش، اردو، عربی اور افغانی (پشتون) زبانوں میں ہیں

■ آپ کی \* تصانیف \* کی بات کی جائے تو آپ نے تفسیر قرآن، احکام قرآن، حدیث،

اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، عقائد، میراث، ریاضی، طب، علم عروض، تصوف، صرف

، نحو، منطق، بلاغت، فلسفہ ان علوم میں کتب تحریر فرمائی ہیں یہاں تمام کتب کا احاطہ انتہائی

مشکل ہے فقط تفاسیر اور کتب احادیث کا ذکر کرتا ہوں

■ تفاسیر و علوم قرآن

نقیب التفاسیر ۱۲ مجلد

تفسیر الاعظمین ۴ مجلد

تفسیر نقیبی ۲ مجلد

تفسیر سورة الفاتحه

نور التفاسیر

نور الایمان من ضیاء القرآن

السند العظیم للقرآن الکریم

احکام الرحمن

■ تصانیف احادیث و علوم احادیث

التقریر القادری علی صحیح البخاری

الاحادیث الاربعین فی معبولات الصالحین  
الامام الاعظم ابی حنیفة والاحادیث النبویہ  
الصلاة الحنفیة من الآحادیث النبویة  
النقیب البعین فی الاحادیث الاربعین  
ضابطة علم حدیث  
جامع الاسرار واللسانید  
شواهد اهل السنة من السنه فی ردّ فواسد اهل البدعة والفتنة  
اخيار الابرار  
جواهر النفیسة  
الكنز الاعظم والقطب المعظم

## حدیث المسلسل بیوم عاشوراء

بسم الله الرحمن الرحيم، والصلاة والسلام على سيد  
الانبياء والمرسلين وعلى آله وأصحابه أجمعين.  
أما بعد!

فيقول الفقير البقر بالعجز والتقصير الراجي عفوره القدير  
احمد رضا مغل البدني عفى الله تعالى بحرمة من لا ترد  
توسلهم زادها الله تعالى تعظيما وتشريفا ومهابة:  
إنها اجازني الشيخ سامي انوار جاهين الشافعي الرفاعي

المصرى اجازة محدث حجاز محمد بن علوى المالکى يقول  
 محمد بن علوى المالکى حدثنى والدى السيد علوى المالکى  
 فى يوم عاشوراء قال حدثنا الشيخ محمد عبد الباقي  
 الانصارى فى يوم عاشوراء قال اخبرنى العلامة السيد امين  
 ابن رضوان المدنى فى يوم عاشوراء قال اخبرنى العلامة حسن  
 العدوى الحمزاوى فى يوم عاشوراء قال اخبرنى محمد الامير  
 الكبير فى يوم عاشوراء قال اخبرنى محمد الامير الكبير فى  
 يوم عاشوراء قال اخبرنى الشهاب احمد الجوهرى الكبير فى  
 يوم عاشوراء قال اخبرنى عبد الله بن سالم البصرى فى يوم  
 عاشوراء اخبرنى الشمس محمد البابلى فى يوم عاشوراء  
 اخبرنا سالم بن محمد السنهورى فى يوم عاشوراء قال سبعت  
 النجم محمد احمد الغيطى فى يوم عاشوراء يروى عن امين  
 الدين محمد بن ابى الجود احمد بن عيسى بن النجار امام  
 جامع الغبرى كذلك قال اخبرنى الفخر محمد بن محمد  
 السيوطى بقراءة الحافظ عثمان الديبى فى يوم عاشوراء  
 اخبرنا ابو الفرج بن الشيخهة فى يوم عاشوراء اخبرنا ابو  
 الحسن على بن اسماعيل بن قريش فى يوم عاشوراء اخبرنا  
 الحافظ زكى الدين عبد العظيم المنذرى فى يوم عاشوراء  
 اخبرنا ابو حفص عبر طبرزد فى يوم عاشوراء اخبرنا ابوبكر

محمد بن عبدالباق بن محمد الانصاری فی یوم عاشوراء  
 اخبرنا ابو محمد الحسن بن علی الجوهری فی یوم عاشوراء  
 اخبرنا ابو الحسن علی بن محمد بن احمد کیسان فی یوم  
 عاشوراء اخبرنا ابو یوسف القاضی فی یوم عاشوراء حدثنا ابو  
 الربیع حدثنا حماد بن زید عن غیلان بن جریر عن عبد الله  
 بن معبد الزماني عن ابي قتادة رضي الله عنه قال قال رسول  
 الله صلى الله عليه :

"صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءِ إِنِّي أُحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ  
 الَّتِي قَبْلَهَا"

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے اللہ پر گمان ہے کہ  
 عاشوراکا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے

{1 سنن الترمذی کتاب الصوم، باب ماجاء فی الحث علی صوم یوم عاشوراء رقم الحدیث 752، ص 303، دار ابن کثیر

2 سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب صیام یوم عاشوراء، رقم الحدیث 1738، ص 338، دار ابن کثیر}

## الحديث المسلسل بيوم عاشوراء من مشائخ افغانستان

فيقول الفقير المقر بالعجز والتقصير الراجي عفوره القدير  
 احمد رضا مغل المدني عفي الله تعالى بجرمة من لا ترد  
 توسلهم زادها الله تعالى تعظيما وتشريفا ومهابة:  
 بسم الله الرحمن الرحيم، والصلاة والسلام على سيد  
 الانبياء والمرسلين وعلى آله وأصحابه أجمعين.

أما بعد!

إننا اجازنی سیدی مولانا الاعظم محمد عبید اللہ  
النہرکاریزی جانفداء النقیبی "آل سلطان" الحنفی حفظہ  
اللہ تعالیٰ ورعاہ قال مولانا الاعظم: إننا أنا أروی الحدیث  
بلسلسل بیوم عاشوراء عن الإثنين:

۱: والدی سلطان العلماء برهان الاولیاء الإمام محمد  
الذین النقیبی الداوی إجازة،

۲: العلامة العرافة البحدّث الفقیه الشیخ السید غلام  
علی العلوی البوشانی رحمہ اللہ تعالیٰ سباعا،

قال أخبرنی: سلطان العلماء الإمام محمد الذین النقیبی  
البذکور،

قال أخبرنی: والدی العلامة العرافة البحدّث مولانا  
الخواجه محمد السلیمانی الناکھانی،  
وهو قال فی ثبته:

أخبرنی والدی إمام العارفين الإمام البیامحمد عبد الغفور  
العلوی شیر أحمدی السندی

قال أخبرنی العلامة عثمان بن الحسن الدمیاطی نزیل مکة  
البکرمة

قال أخبرنی: خاتبة البحدّثین بالدیار البصریة محمد الامیر

الكبير المالكي

قال أخبرني: أحمد الجوهري الكبير

قال أخبرني: عبد الله بن سالم البصري

قال: أخبرني محمد بن العلاء البجلي

قال: أخبرنا سالم بن محمد السنهوري

قال: سمعتُ النجم محمد الغيطي

عن أمين الدين محمد النجار

عن الفخر محمد بن محمد السيوطي

بقراءة عثمان الديبي

عن أبي الفرج ابن الشحنة

عن أبي الحسن علي بن إسماعيل بن قريش

عن عبد العظيم البندري

عن أبي حفص عمر بن طبرزد

عن محمد بن عبد الباقي الانصاري

عن الحسن بن علي الجوهري

عن أبي الحسن علي بن كيسان

عن أبي يوسف القاضي

عن أبي الربيع

عن حَبَّاد بن زيد

عن غَيَّلان بن جرير

عن عبد الله بن مَعبد الزماني

عن أبي قتادة رضى الله عنه قال: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وسلم قال:

"صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، إِنِّي أُحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ  
الَّتِي قَبْلَهَا"

قال العلامة المحدث مولانا الخُوَاجَه محمد السلمي  
الناكهاني في ثبته:

قال الامير: وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الرِّوَاةِ: سَمِعْتَهُ فِي عَاشُورَاءَ.

{1 سنن الترمذی کتاب الصوم، باب ماجاء فی الحث علی صوم یوم عاشوراء، رقم الحدیث 752، ص 303، دار ابن کثیر

2 سنن ابن ماجه، کتاب الصیام، باب صیام یوم عاشوراء، رقم الحدیث 1738، ص 338، دار ابن کثیر}

## اجازات من صحاح الستة عن أئمة والمحدثين

میرے ایک شیخ سے صحاح ستہ کی اجازت آخر دیگر مشائخ کی سند بھی ذکر کی ہے

(۱) اجازات من صحاح الستة عن استاذ المحدثين حافظ ابن حجر العسقلاني  
رحمة الله عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد

عبيد الله النهركاريزي النقيبى دامت بركاتهم العاليه عن

المحدث نهركاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ

علامة خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد



عبد الغفور محدث شیر احمدی عن شیخ علامة محمد تاج  
فقیرانی عن شیخ علامة نعبان محدث الواسطی عن شیخ  
علامة عبد المؤمن محمد الحسن الدمشقی عن شیخ علامة  
عبد القهار احد علی البغدادی عن شیخ علامة عبد العز  
البغدادی عن شیخ علامة عبد العظیم حامد الحسن  
الشامی عن شیخ علامة عن عبد الکریم محمد علی  
البغدادی عن شیخ علامة عبد الحق فضل الاله البصری  
عن شیخ علامة عبد الحی طه البطهر البصری عن استاذ  
المحدثین سند المحدثین حافظ ابن حجر العسقلانی رحمهم  
الله اجمعین ورضوان الله اجمعین

(۲) اجازات من صحاح الستة عن علامة عابد السندي رحمة الله عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد  
عبید الله النهر کاریزی النقیبی دامت برکاتہم العالیہ عن  
المحدث نهر کاریزی سلطان العلماء محمد الدین عن شیخ  
علامة خواجه محمد محدث ارغندابی عن شیخ علامة عابد  
السندي رحمهم الله اجمعین ورضوان الله اجمعین

(۳) اجازات من صحاح الستة عن شاه ولی الله محدث الدهلوی رحمة الله

عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد

عبيد الله النهركاريزى النقيبى دامت بركاتهم العالیه عن  
المحدث نهركاريزى سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ  
علامة خواجه محمد محدث ارغندابى عن شيخ محمد  
عبد الغفور محدث شير احمدى عن شيخ علامة محمد تاج  
فقيرانى عن علامة شاه ولى الله محدث الدهلوى رحمهم الله  
اجمعين ورضوان الله اجمعين

(۴) اجازات من صحاح الستة عن شيخ الاسلام و المسلمین علامة مخدوم  
محمد هاشم محدث تتوى رحمة الله عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد  
عبيد الله النهركاريزى النقيبى دامت بركاتهم العالیه عن  
المحدث نهركاريزى سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ  
علامة خواجه محمد محدث ارغندابى عن شيخ محمد  
عبد الغفور محدث شير احمدى عن علامة مياں فقير الله  
محدث شكارپورى عن شيخ الاسلام و المسلمین علامة  
مخدوم محمد هاشم محدث تتوى رحمهم الله اجمعين و  
رضوان الله اجمعين

(۵) اجازات من صحاح الستة عن شاه عبد الحق محدث الدهلوى رحمة الله  
عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد

عبید اللہ النہر کاریزی النقیبی دامت برکاتہم العالیہ عن  
المحدث نہر کاریزی سلطان العلاء محمد الدین عن شیخ  
علامة خواجه محمد محدث ارغندابی عن شیخ محمد  
عبد الغفور محدث شیر احمدی عن شیخ علامة محمد تاج  
فقیرانی عن شیخ علامة نعمان محدث الواسطی عن شیخ  
علامة عبد المؤمن محمد الحسن الدمشقی عن شیخ علامة  
شاه عبد الحق محدث الدہلوی رحمہم اللہ اجمعین ورضوان  
اللہ اجمعین

(۶) اجازات من صحاح الستة عن علامة فضل الامام محدث خیر آبادی  
رحمة اللہ علیہ

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد  
عبید اللہ النہر کاریزی النقیبی دامت برکاتہم العالیہ عن  
المحدث نہر کاریزی سلطان العلاء محمد الدین عن علامة  
ظہور الحسین محدث رامپوری عن علامة عبد الحق  
محدث خیر آبادی عن علامة فضل الحق محدث خیر آبادی  
عن علامة فضل الامام محدث خیر آبادی رحمہم اللہ  
اجمعین ورضوان اللہ اجمعین

(۷) اجازات من صحاح الستة عن علامة جلال الدین السیوطی رحمة اللہ  
علیہ

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد  
عبيد الله النهركاريزى النقيبى دامت بركاتهم العالیه عن  
المحدث نهركاريزى سلطان العلباء محمد الدين عن شيخ  
علامة خواجه محمد محدث ارغندابى عن شيخ محمد  
عبد الغفور محدث شير احمدى عن شيخ علامة محمد تاج  
فقيرانى عن شيخ علامة نعبان محدث الواسطى عن شيخ  
علامة عبد المؤمن محمد الحسن الدمشقى عن شيخ علامة  
عبد القهار احمد على البغدادى عن شيخ علامة عبد المعز  
البغدادى عن شيخ علامة عبد العظيم حامد الحسن  
الشامى عن شيخ علامة عن عبد الكريم محمد على  
البغدادى عن علامة جلال الدين و الملت عبد الرحمن  
السيوطى رحمهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(۸) اجازات من صحاح الستة عن علامة امام بدر الدين عيني رحمة الله

عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد  
عبيد الله النهركاريزى النقيبى دامت بركاتهم العالیه عن  
المحدث نهركاريزى سلطان العلباء محمد الدين عن شيخ  
علامة خواجه محمد محدث ارغندابى عن شيخ محمد  
عبد الغفور محدث شير احمدى عن شيخ علامة محمد تاج

فقیرانی عن شیخ علامۃ نعبان محدث الواسطی عن شیخ  
علامۃ عبد المؤمن محدث الحسن الدمشقی عن شیخ علامۃ  
عبد القہار احد علی البغدادی عن شیخ علامۃ عبد العز  
البغدادی عن شیخ علامۃ عبدالعظیم حامد الحسن  
الشامی عن شیخ علامۃ عن عبدالکرم محمد علی  
البغدادی عن شیخ علامۃ عبدالحق فضل الالہ البصری  
عن علامۃ بدر الدین عینی رحمہم اللہ اجمعین ورضوان اللہ  
اجمعین

(۹) اجازات من صحاح الستۃ عن امام الغزالی رحمۃ اللہ علیہ

احمد رضا مغل عن الشیخ العلامة مولانا الاعظم محمد  
عبید اللہ النہرکاریزی النقیبی دامت برکاتہم العالیہ عن  
المحدث نہرکاریزی سلطان العلماء محمد الدین عن شیخ  
علامۃ خواجہ محمد محدث ارغندابی عن شیخ محمد  
عبد الغفور محدث شیر احمدی عن شیخ علامۃ محمد تاج  
فقیرانی عن شیخ علامۃ نعبان محدث الواسطی عن شیخ  
علامۃ عبد المؤمن محدث الحسن الدمشقی عن شیخ علامۃ  
عبد القہار احد علی البغدادی عن شیخ علامۃ عبد العز  
البغدادی عن شیخ علامۃ عبدالعظیم حامد الحسن  
الشامی عن شیخ علامۃ عن عبدالکرم محمد علی

البغدادی عن شیخ علامة عبدالحق فضل الاله البصری  
عن شیخ علامة عبدالحی طه البطهر البصری عن شیخ  
علامة محمد عبد القادر الطیب البهرزی عن امام ابو  
المعالی حباد احمد عبدالمتعالی محدث البغدادی ثم  
البصری عن امام ابوالمعالی حباد احمد الداوی المحدث  
المشهدی ثم البصری ثم الهندی عن شیخ علامة محمد بن  
محمد بن محمد الغزالی رحمهم الله اجبعین و رضوان الله  
اجبعین

(۱۰) اجازات من صحاح الستة عن الشيخ عبدالرزاق الجيلاني ابن غوث  
الاعظم سيدنا الشيخ عبد القادر الجيلاني رحمهم الله

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد  
عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت بركاتهم العاليه عن  
المحدث نهركاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ  
علامة خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد  
عبد الغفور محدث شيراحدي عن شيخ علامة محمد تاج  
فقيرواني عن شيخ علامة نعبان محدث الواسطي عن شيخ  
علامة عبدالمؤمن محمد الحسن الدمشقي عن شيخ علامة  
عبدالقهار احمد علي البغدادی عن شيخ علامة عبدالعز  
البغدادی عن شيخ علامة عبدالعظيم حامد الحسن

الشامی عن شیخ علامة عن عبدالکرم محمد علی  
البغدادی عن شیخ علامة عبدالحق فضل الاله البصری  
عن شیخ علامة عبدالحی طه البطهر البصری عن شیخ  
علامة محمد عبد القادر الطیب البهرزی عن الشیخ  
عبدالرزاق الجیلانی ابن غوث الاعظم سیدنا الشیخ عبد  
القادر الجیلانی رحمهم الله اجمعین ورضوان الله اجمعین

(۱۱) اجازات من صحاح الستة عن محدث مغرب عبد الحی الکتانی بن عبد  
الکبیر الکتانی رحمة الله علیه

احمد رضا مغل عن موسى الكاظم عبد الباقي عن شيخه  
العلامة الشيخ محمد الامين بن الدمين الملقب بزیدان  
الجكنی وهو عن الشيخ خالد بن الشيخ أحمد خونا عن  
العلامة القاضي الشيخ محمد عبد الله بن آد الجكنی عن  
شيخه العلامة المحدث الكبير والعالم الشهير الشيخ محمد  
حبيب الله بن مايايى الجكنی اليوسفى عن جمع من  
المشائخ ذكرهم فى ثبته منهم محدث المغرب الحافظ  
الكبير الشيخ محمد عبد الحى بن عبد الكبير الکتانى

احمد رضا مغل عن شيخه حبه الکتانى عن مسند العصم عبد الرحمن الکتانى  
بن عبد الحى الکتانى عن عبد الحى الکتانى

(۱۲) اجازات من صحاح الستة عن محدث بريلى الشيخ الامام احمد رضا خان

القادری البرکاتی رحمۃ اللہ علیہ

احمد رضا مغل عن الشيخ دكتور حسن سائد بادجنكى عن  
محمد بن علوى البالى عن ابيه عن محدث مغرب عبد  
الحى الكتانى بن عبد الكبير الكتانى عن محدث بريلى  
الشيخ الامام احمد رضا خان القادري البركاتى  
احمد رضا مغل عن شيخ حمزة الكتانى عن مسند العصا  
عبدالرحمن الكتانى بن عبدالحى الكتانى عن عبدالحى  
الكتانى عن محدث بريلى الشيخ الامام احمد رضا خان  
القادري البركاتى

**نوٹ:**

سند میں حضرت شیخ محمد عبدالغفور محدث شیر احمدی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر آپ  
عارف باللہ حضرت میاں فقیر اللہ علوی الشکابوری السندی رحمۃ اللہ علیہ کے سر ہیں

### **احد الحديث من الاربعون المسلسلة بالاشراف**

اجازنى الشيخ الحبيب حسن الحسينى عن حسين احمد  
عسيران عن عبدالحى الكتانى عن حامد العطار الحسينى  
حدثنا بها الشيخ احمد العطار الحسينى بدمشق الشام عن  
الشيخ اسماعيل العجلونى و هو شيخه محمد بن احمد بن  
محمد عقيله و هو شيخه حسن العجيبى قال اخبرنا الامام



زين العابدين الحسينى عن والده عبد القادر ابن محمد عن  
 محمد عن جداه يحيى بن محمد عن جداه الحب محمد بن  
 محمد الرضى بن الحب الاوسط عن عم ابيه العلامة ابى  
 اليبن محمد عن ابيه احمد عن ابيه الامام رضى الدين  
 ابراهيم بن محمد ابن ابراهيم بن ابى بكر بن محمد قال  
 اخبرنا بها الثقة الصدوق ابو القاسم بن على ابن عبد  
 الرحمن بن حرمى البكى فى الحرم الشريف قال اخبرنا بها  
 السيد الشريف بقيه السادة بحلب فخر الدين ابو جعفر  
 احمد بن محمد جعفر الحسينى قال اخبرنا بها الامام  
 الاوحد سراج الدين محمد بن على بن ناشم الانصارى قال  
 حدثنا بها السيد الاطهر بقيه السادة ببلخ شرف الدين ابو  
 محمد الحسن بن على الحسينى البلخى قراءة علينا من  
 لفظه غير مرة فى سنة ٥٣٠ قال حدثنى والدى ابو الحسن على  
 فى سنة ٢٢٦ قال حدثنى والدى ابو طالب الحسن بن عبيد  
 الله فى سنة ٢٣٢ قال حدثنا سيدى والدى محمد بن عبيد  
 الله قال حدثنى والدى عبيد الله ابن على قال حدثنى  
 والدى على بن حسن قال حدثنى والدى الحسن الامير اول  
 من دخل بلخ من هذه الطائفة قال حدثنى والدى جعفر  
 الملقب بالحجة قال حدثنى والدى عبد الله الزاهد قال

حدثني والدي الحسين الاصغر حدثني والدي علي زين  
العابدين حدثني والدي الشهيد احد الريحانتين الحسين  
قال حدثني والد امير المؤمنين علي ابن ابي طالب كرم الله  
وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: البرء  
مع من احب

هذا الحديث من جوامع الكلم خير البرية صلى الله عليه  
وسلم واسنادها ظاهر عليه لوائح الصدق والله اعلم

## اجازات من صحاح الستة عن أئمة والمحدثين

میرے ایک شیخ سے صحاح ستہ کی اجازت آخر دیگر مشائخ کی سند بھی ذکر کی ہے

(۱) اجازات من صحاح الستة عن استاذ المحدثين حافظ ابن حجر العسقلاني  
رحمة الله عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد  
عبيد الله النهر كاريزي النقيبى دامت بركاتهم العاليه عن  
المحدث نهر كاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ  
علامة خواجه محمد محدث ارغنداى عن شيخ محمد  
عبد الغفور محدث شير احمدى عن شيخ علامة محمد تاج  
فقيرانى عن شيخ علامة نعبان محدث الواسطى عن شيخ  
علامة عبد المؤمن محمد الحسن الدمشقى عن شيخ علامة

عبدالقہار احمد علی البغدادی عن شیخ علامۃ عبدالمعز  
البغدادی عن شیخ علامۃ عبدالعظیم حامد الحسن  
الشامی عن شیخ علامۃ عن عبدالکرم محمد علی  
البغدادی عن شیخ علامۃ عبدالحق فضل الالہ البصری  
عن شیخ علامۃ عبدالحی طہ البطهر البصری عن استاذ  
المحدثین سند المحدثین حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ  
اللہ اجمعین ورضوان اللہ اجمعین

(۲) اجازات من صحاح الستۃ عن علامۃ عابد السنۃ رحمة اللہ علیہ

احمد رضا مغل عن الشیخ العلامة مولانا الاعظم محمد  
عبید اللہ النہرکاریزی النقیبی دامت برکاتہم العالیہ عن  
المحدث نہرکاریزی سلطان العلماء محمد الدین عن شیخ  
علامۃ خواجہ محمد محدث ارغندابی عن شیخ علامۃ عابد  
السنۃ رحمہ اللہ اجمعین ورضوان اللہ اجمعین

(۳) اجازات من صحاح الستۃ عن شاہ ولی اللہ محدث الدہلوی رحمة اللہ

علیہ

احمد رضا مغل عن الشیخ العلامة مولانا الاعظم محمد  
عبید اللہ النہرکاریزی النقیبی دامت برکاتہم العالیہ عن  
المحدث نہرکاریزی سلطان العلماء محمد الدین عن شیخ  
علامۃ خواجہ محمد محدث ارغندابی عن شیخ محمد

عبد الغفور محدث شیر احمدی عن شیخ علامہ محمد تاج  
فقیرانی عن علامہ شاہ ولی اللہ محدث الدہلوی رحمہ اللہ  
اجبعین و رضوان اللہ اجبعین

(۴) اجازات من صحاح الستة عن شیخ الاسلام و المسلمین علامہ مخدوم  
محمد ہاشم محدث تتوی رحمة اللہ علیہ

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد  
عبید اللہ النہرکاریزی النقیبی دامت برکاتہم العالیہ عن  
المحدث نہرکاریزی سلطان العلماء محمد الدین عن شیخ  
علامہ خواجہ محمد محدث ارغندابی عن شیخ محمد  
عبد الغفور محدث شیر احمدی عن علامہ میاں فقیر اللہ  
محدث شکاربوری عن شیخ الاسلام و المسلمین علامہ  
مخدوم محمد ہاشم محدث تتوی رحمہ اللہ اجبعین و  
رضوان اللہ اجبعین

(۵) اجازات من صحاح الستة عن شاہ عبد الحق محدث الدہلوی رحمة اللہ  
علیہ

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد  
عبید اللہ النہرکاریزی النقیبی دامت برکاتہم العالیہ عن  
المحدث نہرکاریزی سلطان العلماء محمد الدین عن شیخ  
علامہ خواجہ محمد محدث ارغندابی عن شیخ محمد

عبد الغفور محدث شیر احمدی عن شیخ علامة محمد تاج  
فقیرانی عن شیخ علامة نعبان محدث الواسطی عن شیخ  
علامة عبد المؤمن محدث الحسن الدمشقی عن شیخ علامة  
شاه عبد الحق محدث الدهلوی رحمہم اللہ اجمعین ورضوان  
اللہ اجمعین

(۶) اجازات من صحاح الستة عن علامة فضل الامام محدث خیرآبادی  
رحمة اللہ علیہ

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد  
عبید اللہ النهرکاریزی النقیبی دامت برکاتہم العالیہ عن  
المحدث نهرکاریزی سلطان العلماء محمد الدین عن علامة  
ظهور الحسین محدث رامبوری عن علامة عبد الحق  
محدث خیرآبادی عن علامة فضل الحق محدث خیرآبادی  
عن علامة فضل الامام محدث خیرآبادی رحمہم اللہ  
اجمعین ورضوان اللہ اجمعین

(۷) اجازات من صحاح الستة عن علامة جلال الدین السیوطی رحمة اللہ  
علیہ

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد  
عبید اللہ النهرکاریزی النقیبی دامت برکاتہم العالیہ عن  
المحدث نهرکاریزی سلطان العلماء محمد الدین عن شیخ

علامة خواجه محمد محدث ارغندابی عن شيخ محمد  
عبد الغفور محدث شیر احمدی عن شيخ علامة محمد تاج  
فقیرانی عن شيخ علامة نعبان محدث الواسطی عن شيخ  
علامة عبد المؤمن محمد الحسن الدمشقی عن شيخ علامة  
عبد القهار احد علی البغدادی عن شيخ علامة عبد العز  
البغدادی عن شيخ علامة عبد العظیم حامد الحسن  
الشامی عن شيخ علامة عن عبد الکرم محمد علی  
البغدادی عن علامة جلال الدین و البلت عبد الرحمن  
السیوطی رحمهم الله اجمعین و رضوان الله اجمعین

(۸) اجازات من صحاح الستة عن علامة امام بدر الدین عینی رحمة الله  
عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد  
عبيد الله النهر كاريزي النقيبى دامت بركاتهم العاليه عن  
المحدث نهر كاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ  
علامة خواجه محمد محدث ارغندابی عن شيخ محمد  
عبد الغفور محدث شیر احمدی عن شيخ علامة محمد تاج  
فقیرانی عن شيخ علامة نعبان محدث الواسطی عن شيخ  
علامة عبد المؤمن محمد الحسن الدمشقی عن شيخ علامة  
عبد القهار احد علی البغدادی عن شيخ علامة عبد العز

البغدادی عن شیخ علامة عبدالعظیم حامد الحسن  
الشامی عن شیخ علامة عن عبدالکرم محمد علی  
البغدادی عن شیخ علامة عبدالحق فضل الاله البصری  
عن علامة بدرالدین عینی رحمهم الله اجمعین ورضوان الله  
اجمعین

(۹) اجازات من صحاح الستة عن امام الغزالی رحمة الله عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد  
عبیدالله النهرکاریزی النقیبی دامت برکاتہم العالیہ عن  
المحدث نهرکاریزی سلطان العلماء محمد الدین عن شیخ  
علامة خواجه محمد محدث ارغندابی عن شیخ محمد  
عبدالغفور محدث شیراحمدی عن شیخ علامة محمد تاج  
فقییرانی عن شیخ علامة نعبان محدث الواسطی عن شیخ  
علامة عبدالمؤمن محمد الحسن الدمشقی عن شیخ علامة  
عبدالقهار احمد علی البغدادی عن شیخ علامة عبدالمعز  
البغدادی عن شیخ علامة عبدالعظیم حامد الحسن  
الشامی عن شیخ علامة عن عبدالکرم محمد علی  
البغدادی عن شیخ علامة عبدالحق فضل الاله البصری  
عن شیخ علامة عبدالحی طه البطهر البصری عن شیخ  
علامة محمد عبد القادر الطیب البهرزی عن امام ابو

المعالی حباد احمد عبدالبتعالی محدث البغدادی ثم  
المصری عن امام ابوالمعالی حباد احمد الداوی المحدث  
المشهدی ثم المصری ثم الهندی عن شیخ علامة محمد بن  
محمد بن محمد الغزالی رحمهم الله اجمعین و رضوان الله  
اجمعین

(۱۰) اجازات من صحاح الستة عن الشيخ عبدالرزاق الجيلاني ابن غوث

الاعظم سيدنا الشيخ عبدالقادر الجيلاني رحمهم الله

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد  
عبيدالله النهركاريزي النقيبى دامت بركاتهم العاليه عن  
المحدث نهركاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ  
علامة خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد  
عبدالغفور محدث شيراحمدى عن شيخ علامة محمد تاج  
فقيرانى عن شيخ علامة نعبان محدث الواسطى عن شيخ  
علامة عبدالمؤمن محمد الحسن الدمشقى عن شيخ علامة  
عبدالقهار احمد على البغدادى عن شيخ علامة عبدالعز  
البغدادى عن شيخ علامة عبدالعظيم حامد الحسن  
الشامى عن شيخ علامة عن عبدالكريم محمد على  
البغدادى عن شيخ علامة عبدالحق فضل الاله المصرى  
عن شيخ علامة عبدالحى طه المطهر المصرى عن شيخ



علامة محمد عبد القادر الطيب البهرزی عن الشيخ  
عبدالرزاق الجيلاني ابن غوث الاعظم سيدنا الشيخ عبد  
القادر الجيلاني رحمهم الله اجمعين ورضوان الله اجمعين

(۱۱) اجازات من صحاح الستة عن محدث مغرب عبد الحی الکتانی بن عبد  
الکبیر الکتانی رحمة الله عليه

احمد رضا مغل عن موسى الكاظم عبد الباقي عن شيخه  
العلامة الشيخ محمد الامين بن الدمين البلقب بزیدان  
الجكنی وهو عن الشيخ خالد بن الشيخ أحمد خونا عن  
العلامة القاضي الشيخ محمد عبد الله بن آد الجكنی عن  
شيخه العلامة المحدث الكبير والعالم الشهير الشيخ محمد  
حبيب الله بن مايايى الجكنی اليوسفى عن جبع من  
المشائخ ذكرهم في ثبته منهم محدث المغرب الحافظ  
الكبير الشيخ محمد عبد الحی بن عبد الكبیر الکتانی  
احمد رضا مغل عن شيخ حبرة الکتانی عن مسند العصا  
عبدالرحمن الکتانی بن عبد الحی الکتانی عن عبد الحی  
الکتانی

(۱۲) اجازات من صحاح الستة عن محدث بريلى الشيخ الامام احمد رضا خان  
القادري البرکاتی رحمة الله عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ دكتور حسن سائد بادجنى عن

محمد بن علوی المالکی عن ابیہ عن محدث مغرب عبد  
الحی الکتانی بن عبد الکبیر الکتانی عن محدث بریلی  
الشیخ الامام احمد رضا خان القادری البرکاتی  
احمد رضا مغل عن شیخ حبزہ الکتانی عن مسند العصا  
عبدالرحمن الکتانی بن عبدالحی الکتانی عن عبدالحی  
الکتانی عن محدث بریلی الشیخ الامام احمد رضا خان  
القادری البرکاتی

نوٹ:

سند میں حضرت شیخ محمد عبدالغفور محدث شیر احمدی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر آپ عارف باللہ  
حضرت میاں فقیر اللہ علوی الشکاوری السندی رحمۃ اللہ علیہ کے سر ہیں

### محدث عصر شیخ نور الدین عتر رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب:

ڈاکٹر نور الدین بن محمد بن حسن عتر الحسنى رحمۃ اللہ علیہ آپ کا سلسلہ نسب حسن بن  
علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے آپ کے شیخ عبداللہ الحماد نے آپ کو "اصیل الجبرین"  
کہا کرتے تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ والد اور والدہ کی جانب سے آپ کا سلسلہ حضور علیہ  
السلام کی طرف متصل ہے

عتر کہنے کی وجہ:

چونکہ نور الدین عتر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے ہیں اور اولاد کو عربی

میرے قلم دان سے (جلد 1)

میں "عتر" بھی کہا جاتا ہے تو عتر کے لقب سے ملقب ہوئے

### القاب:

مفسر، محدث، محقق الاریب، شیخ المشائخ  
جیسے بڑے بڑے القاب سے نوازے گئے

### ولادت:

الشیخ نور الدین عتر شام کے شہر حلب بروز بدھ 17 صفر المظفر 1356ھ بمطابق 28  
اپریل 1937ء کو دنیا میں جلوہ گر ہوئے  
آپ کی ولادت حلب کے محلہ بسان میں ہوئی یہ فصیلہ اور باب نیراب کے درمیان واقع  
ہے یہ محلہ بستان علم کے لحاظ سے مشہور ہے حتیٰ کہ اس محلہ کا نام حارة الدین والایمان ہے  
اور بعض نام ور علماء کی نسبت بھی اس محلہ کی طرف کی جاتی ہے

### اہل و عیال:

شیخ نور الدین عتر نے علامۃ الکبیر عبداللہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کی  
بیٹی سے نکاح کیا جس سے آپ کے یہاں اولاد ہوئی جن میں 3 بیٹے اور 1 بیٹی شامل ہیں جن  
کے نام یہ ہیں

محمد مجاہد

عبدالرحیم

یحییٰ

راویہ (حدیث و علوم الحدیث سے حد درجہ محبت کی وجہ اپنی بیٹی کا نام "روایہ" رکھا)

## اساتذہ و مشائخ کرام:

شیخ صاحب نے جن اساتذہ سے تعلیم حاصل کی ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

شیخ الاسلام علامۃ الکبیر عبداللہ سراج الدین

علامہ الشیخ صطفیٰ مجاہد

علامۃ الورع الشیخ محمد بن عبدالوہاب البجیری

علامۃ النحوی الشیخ محمد محی الدین عبدالحمید

العلامہ الشیخ محمد السہامی

## اخلاق و مناقب:

ہر وہ شخص جس کا تعلق شیخ نور الدین عتر سے رہا چاہے شاگرد ہو استاد ہو محلے دار ہو یا کوئی

بھی وہ یہ جانتا ہے کہ آپ اخلاق و اوصاف حمیدہ میں مسلم شخصیت کے مالک ہیں آپ سے

تعلق رکھنے والا بالخصوص آپ کی علمیت کا قائل ہو جاتا ہے

آپ کے اوصاف میں چند درج ذیل ہیں

## استاذ سے محبت:

آپ کے مشائخ میں سے سب بڑا نام شیخ عبداللہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کا نام

سرفہرست ہے آپ اپنے شیخ کا نام بغیر القاب کے ذکر نہ کرتے بلکہ سر بھی جھکا لیتے عبداللہ

سراج الدین کے وفات کے بعد شیخ نور الدین عتر نے آپ کی سیرت ہے جداگانہ کتاب لکھی

جس کا نام "صفحات من حیاة الامام شیخ الاسلام الشیخ عبداللہ السہامی

الدین الحسینی" ہے

## تواضع عاجزی:

آپ اپنے مگن میں اپنی ذات کو طالب علم سمجھتے تھے اور عظیم عالم دین اور مصنف کتب کثیرہ مفسر و محدث ہونے کے باوجود فرماتے ہیں کہ میں جب تک حیات ہو خدا کو طالب علم اور طالب العلم کا خادم سمجھتا ہوں اور ان کی خدمت کے لیے اپنا وقت صرف کروں گا

## شہرت سے دوری:

آپ خلوت پسند تھے اور اپنی دھن میں مگن رہنا اظہار حق اور اس کو پھیلانے میں مغل نہیں ہوتا آپ کو بے جا کی امحاث میں پڑنا پسند نہیں مگر جس بحث میں پڑے اس میں عظیم فائدہ دیکھا

## تصنیف و عبادت میں مشغولیت:

آپ کثیر المطالعہ اور محقق بھی تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کی مؤلفات کی تعداد 50 (پچاس) سے زائد ہیں اور آپ درس و تصانیف کے علاوہ دیگر اوقات میں ذکر اللہ و عبادت میں رہتے آپ کی تحقیقات سے کثیر جامعات کالج اور یونیورسٹیوں میں طلبہ کو تقویت پہنچتی ہے

## تعلیم و تدریس:

علامہ نور الدین عتر نے اپنی آنکھیں ایسے خاندان میں کھولیں جو علم و اصلاح اور تمسک بالکتب و السنہ میں مصروف تھا اور یہ خاندان بلاد شام میں تحقیق و تالیف کے ذریعے علوم اسلامیہ کو پھیلانے میں مصروف عمل تھا اس خاندان سے تعلق رکھنے والے علماء کرام میں آپ کے دادا شیخ محمد نجیب اور آپ کے

ماموں ایشخ محدث عبداللہ سراج الدین کے نام سرفہرست ہیں آپ نے ثانویہ شرعیہ شام میں جاری رکھا پھر 1954ء میں مزید کلیہ شرعیہ کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے جامعہ ازہر مصر چلے گئے اور وہیں پڑھتے رہے یہاں تک کہ 1958ء میں اول پوزیشن کے ساتھ جامعہ ازہر سے فارغ التحصیل ہوئے پھر آپ واپس حلب آگئے اور تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اسی دوران آپ دوبارہ جامعہ ازہر تشریف لے گئے کہ شعبہ تفسیر اور حدیث میں دراسات کو مکمل کریں 1964ء میں آپ نے جامعہ ازہر سے شہادت العالمیہ شعبہ حدیث میں ممتاز کیفیت سے مکمل کیا بعد اس کے آپ جامعہ دمشق استاذ علوم القرآن والحدیث کے درجہ پر مقرر ہوئے

### تلامذہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد عرب و عجم میں اتنی زیادہ تعداد میں ہیں کہ جن کا شمار مشکل ہے البتہ چند ایک مشہور نام یہ ہیں:

ڈاکٹر شیخ احمد محمد فاضل

ڈاکٹر صادق درویش

ڈاکٹر عید منصور

ڈاکٹر ریاض الخراقی

ڈاکٹر حسن ساند باد نخعی الحسنی

ایشخ العلامة احمد رضا الشامی (مدرس جامعۃ المدینۃ فیضان مدینہ کراچی)

ایشخ العلامة محمد صدیق الشامی (مدرس جامعۃ المدینۃ فیضان مدینہ کراچی)

## طلب علم کے لیے اسفار:

شیخ نور الدین عتر نے بلادِ اسلامیہ میں علم کی خاطر سفر بھی فرمائے جیسے متحدہ عرب امارات، کویت، عرب شریف، ہند، ترکی، اردن، الجزائر اسی طرح آپ کا معمول رہا کہ مختلف بلاد میں حاضر ہو کر دُروس کو جاری کرنا

## اجازات:

آپ کو کبار علماء و مشائخِ عظام سے اجازت حاصل تھیں جن میں چند کے نام درج ذیل ہیں:

علامتہ الکبیر شیخ عبداللہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ

ڈاکٹر الشیخ محمد سمویل رحمۃ اللہ علیہ

علامہ شیخ سید مکی الکتانی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ شیخ ابراہیم الحنتنی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ شیخ علی بن عباس المالکی رحمۃ اللہ علیہ

## تصانیف و تالیفات:

شیخ نور الدین عتر نے کثیر تصانیف و تالیفات پر کام کیا جن کی تعداد 50 (پچاس) سے زائد ہیں آپ کی تحقیق و تالیف و تصانیف پانچ اقسام کی ہیں:

(1) کتب تفسیر و علومہ

(2) کتب حدیث

(3) کتب فقہیہ

(4) اصلاحی و معاشرتی کتب

(5) کتب محققہ

(1) کتب تفسیر و علومہ

علوم القرآن الکریم

محاضرات فی تفسیر القرآن الکریم

تفسیر سورة الفاتحه امر الكتاب

القرآن الکریم و الدراسات الادبیہ

احکام القرآن

تفسیر و استنباط

کیف تتوجه الی العلوم و القرآن الکریم

الروایة فی تفسیر الجلالین و نقد ما فیہ من روایات باطله و السرائیلیات

(2) کتب حدیث

منہج النقد فی علوم الحدیث

اصول الجراح و التعدییل

الامام الترمذی و الموازنة بین جامعہ و بین الصحیحین

اعلام الانام شرح بلوغ البرام لابن حجر عسقلانی

لبحات موجزة فی اصول علل الحدیث

معجم المصطلحات الحدیثیہ

---



السنة المطهرة و التحریات

فی ظلال الحدیث النبوی

علم الحدیث و الدراسات الادبیہ

مناہج المحدثین العامة فی الروایة التصنیف

جوامع الاسلام بمن احادیث سید الانام علیہ افضل الصلاة والسلام

فضل الحدیث النبوی الشریف و جهود الامة فی حفظه

(3) کتب فقہیہ

الحج و العبرة فی الفقه الاسلامی

المعاملات المصرفیہ و الربویة و علاجها فی الاسلام

هدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلاة الخاصة

ابغض الحلال

ما هو الحج

المفاصلة بین الافراد و القرآن و التمتع فی الحج

(4) اصلاحی و معاشرتی کتب

ماذا عن البرأة

النفحات العظریة من سیرة خیر البریة (صلى الله عليه وسلم)

الاتجاهات العامة للاجتهد و مکانة

صفحات من حياة الامام شیخ الاسلام الشيخ عبداللہ السراج الدین

---

الحسینی

فکھ المسلم و تحدیات الاف الثانیہ

حب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم من الایمان

(5) کتب محققہ

علوم الحدیث لابن الصلاح

شرح علل الحدیث لابن رجب

المعنی فی الضعفاء

حاشیہ نزہة النظر فی توضیح نخبة الفکھ فی مصطلح اهل الاثر

حاشیہ ارشاد طلاب الحقائق الی معرفة سنن خیر الخلائق

الرحلة فی طلب الحدیث للخطیب البغدادی

هدایة السالک الی المذاهب الاربعة فی المناسک لابن جباعہ

**اہم نوٹ :-**

شیخ نور الدین عمر کی تالیف کثیر ہیں یہ مولفات 1964ء سے لے کر 2020 تک وجود

میں آئی اور ان کتب میں وقتاً فوقتاً تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے بعض اوقات طوالت اور بعض

اوقات تقصیر ہوتی ہے مزید یہ کہ یہ تحریر میں نے اپنے تخصص فی الحدیث سال اول 2019/

1441 کے مقالے سے اخذ کی ہے

**وفات:**

آپ رحمة اللہ علیہ کی 23 ستمبر 2020 عیسوی بمطابق 6 صفر المظفر 1442 ہجری

بعمر 86 سال خالق حقیقی سے جا ملے انا اللہ وانا الیہ راجعون  
آپ کے انتقال پر بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم  
العالیہ تک خبر پہنچی جس پر آپ نے ان کے لیے دعا مغفرت اور شہزادگان سے تعزیت کی

## کشکول

کشکول یعنی کاسہ، بھیک کا پیالہ مگر یہ مجازاً اس معنی میں بھی استعمال ہو سکتا ہے کہ ایک  
ایسی تحریر جس میں مختلف مضامین یک جا کر دیے گئے ہوں اس کشکول میں جو نکات نقل وہ  
مطالعہ کے دوران تحریر کیے تھے تو بعد میں کشکول کی صورت اختیار کر گئے "کشکول" کے  
نام سے تو کئی حضرت نے کتب تحریر کی ہیں جن میں ایک حضرت مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ  
اللہ علیہ ہیں جنہوں نے کشکول نامی کتاب تحریر کی جس میں درس نظامی کے دوران اساتذہ کرام  
نے جو باتیں بیان کی انہیں تحریر کیا ہے

جمعة المبارک یاد یوم ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی یاد ہے

سیرت ابن ہشام میں میں امام سہیلی کے حوالے سے نقل ہے کہ امام سہیلی رحمۃ اللہ  
علیہ اپنی کتاب "الروض الاناف" میں لکھتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد  
اعلیٰ کعب بن لوی رضی اللہ عنہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے یوم عروبہ کو لوگوں کو جمع کیا۔  
سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے یوم عروبہ کا نام یوم جمعہ رکھا اور سیدنا کعب بن  
لوی قریش کو یوم عروبہ کو خطاب فرماتے اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد  
(بعثت) کے تذکرے سناتے اور ان کو بتاتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری اولاد میں

میرے قلم دان سے (جلد 1)

سے ہونگے اور لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم دیتے اور اس محفل میں اشعار پڑھتے جن میں ایک یہ بھی ہے۔

یالیتنی شاہد فحواء دعوتہ

إذا قمیش تبغی الحق خذ لانا

کاش میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی دعوت کے وقت موجود ہوتا جب قریش حق کی بغاوت کرنے کے درپے ہونگے

(ابن ہشام ج 1 ص 6 بحوالہ الروض الانف)

## خوشی سے وفات

وحی الرشاطی عن بعضهم ان سبب موتها انه لما بلغها بأن  
النبي صلی اللہ علیہ وسلم تزوجها سمّت بذلك حتی ماتت  
من الفرج

رشاطی نے بعض سے "سنا بنت اسماء بنت الصلت" کی موت کا سبب  
بیان کرتے ہوئے حکایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب انہیں یہ خبر  
پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو یہ  
اس وجہ سے اتنی خوش ہوئی اتنی خوش ہوئی کہ اس خوشی کے سبب انکی  
وفات ہوگئی

(الاصابة فی تبيين الصحابة ج 8 ص 190 رقم الترجمہ 11344 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

## تذکرہ چاول

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث کے شواہد کے طور دوسری روایت نقل

میرے قلم دان سے (جلد 1)

کرتے ہیں جو چاول کے متعلق ہے ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اپنی کتاب "الطب النبوی" میں بھی ذکر کیا ہے کہ:

**سید طعام الدنيا اللحم ثم الارز**

دنیا کے کھانوں کا سردار گوشت ہے پھر چاول

(مقاصد الحسنۃ فی بیان کثیر من الاحادیث المشتهرة علی الاستسنة ص 393 تحت رقم الحدیث 577 مطبوعہ دارالکتب العربی)

## جدائی

امام الحرمین الجوبنی (رحمہ اللہ) اپنے والد کی وفات کے بعد ان کی مسند پر بیٹھے تو ان سے سوال کیا گیا: ”حدیث میں سفر کو عذاب کا ٹکڑا کیوں کہا گیا ہے؟“ آپ نے برجستہ جواب دیا: ”کیونکہ سفر میں پیاروں سے جدا ہونا پڑتا ہے۔“

(فتح الباری لابن حجر: ج 3 ص 729)

گرمی کی شدت دوزخ کے بھاپ کی وجہ سے ہوتی ہے

(صحیح البخاری، باب الابراد فی شدۃ الحر، رقم الحدیث 536)

## فضیلت کا خطاب

علامہ ہدایت اللہ ابن محمود مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق انتہائی جامع انداز میں فرماتے ہیں کہ: وہ (امام اہلسنت امام احمد رضا خان) اس کے اہل ہیں کہ ان کے نام سے قبل اور کوئی بھی فضیلت کا خطاب لگایا جائے (سہ ماہی پیغام مصطفیٰ، ص 37، جون تا اگست 2019)

## مہنگی کتاب سے برکت

پیر پگارا حضرت صبغت اللہ اول شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ اپنے بیٹے کو نصیحت

میرے قلم دان سے (جلد 1)

کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کتاب مہنگی قیمت میں خریدیں تاکہ علم کی برکت اولاد میں بھی باقی رہے (خزانۃ الاسرار ص 19)

### طلبہ کی ایک توجہ

امین ملت ڈاکٹر سید امین قادری مدظلہ فرماتے ہیں: ہر کام کرنے سے قبل طلبہ اس شعر کو ضرور سامنے رکھیں

فیصلہ کر کم و بیش تہہ دریا کی نہ سوچ  
مسئلہ ڈوبنے کا ہے ابھر آنے کا نہیں

(انتصار الحق ص 9)

تاکہ عزت مجروح نہ ہو

امام اہل سنت فرماتے ہیں:

امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخت الفاظ کے استعمال سے پرہیز کرتے تھے تاکہ کسی کی عزت دری لازم نہ آئے حالانکہ احادیث کی حفاظت و دفاع لازم ہے لہذا دونوں امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ اصطلاح (منکر الحدیث) استعمال کی ہے

(فتاویٰ رضویہ جلد 5 ص 105)

اور ہمارے یہاں جاہل پیر جو خدا کو بریلوی تو کہلواتے ہیں مگر اپنی ذات پر بات آئے یا کوئی یہ کہہ دے اپنا عقیدہ واضح کریں تو پیر صاحب جن کے نام کے ساتھ بڑے بڑے القاب ہونے کے باوجود گالم گلوچ کے علاوہ بات نہیں کرتے اور جو مٹی پلیٹ کرتے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں امام اہلسنت کی نقل کردہ بات انتہائی اہمیت کی حامل ہے کہ دوسرے کی عزت دری لازم نہ آئے اس وجہ سے فن جرح و تعدیل میں ایک اصطلاح وجود میں آئی

میرے قلم دان سے (جلد 1)

حالیہ واقعہ اس بات کی بہترین عکاسی ہے باقی تہ سمجھ گئے ہو سو  
اللہ ایسے پیروں کو سمجھ دے آمین  
عاجزی تو یہ ہے !!!

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کی تعداد تقریباً 150 ہے جن میں فتح  
الباری 14 مجلد

تہذیب التہذیب 6 مجلد

الاصابہ فی تبيين الصحابة 9 مجلد

لسان البیان 2 مجلد

اور تغلیق التعلیق 5 مجلدات ہی

مگر عاجزی کا عالم تو دیکھ فرماتے ہیں

و اکثر ذلك مما لا تساوی نسخة لغيره لكن جرى القلم بذلك

" میری اکثر تصانیف دوسرے اہل علم کی ایک کتاب کے برابر نہیں

لیکن بس قلم چل گیا "

اور ہمارے یہاں ایک کتاب لکھ کر خدا کو مصنف کتب کثیرہ سمجھ لیتے ہیں

منسوب کتاب ؟

محدث مغرب امام عبدالحی الکتانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسلاف کی جانب منسوب  
من گھڑت کتابوں میں سے وہ کتب بھی ہیں جو تعبیرِ رویا کے حوالے سے امام محمد بن سیرین

رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہیں (الترا تیب الادریۃ، ج 1، ص 116)

تحویل قبلہ

ابوحاتم البستی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

بیت المقدس سے کعبہ مشرفہ کی طرف تحویل کا حکم پیر شریف 15 شعبان المعظم کو ہوا

(الجامع لأحكام القرآن للقرطبي ج 2 ص 150)

حدیث کے صحیح نہ ہونے اور موضوع ہونے میں زمین و آسمان کا فرق ہے حدیث کے صحیح کے صحیح نہ ہونے سے اس کا موضوع ہونا لازم نہیں آتا

(فتاویٰ رضویہ ج 5 ص 440، 441)

سند کا منقطع ہونا مستلزم وضع نہیں

(فتاویٰ رضویہ ج 5، ص 448)

ضعف راویان کے باعث حدیث کو موضوع کہہ دینا ظلم و جزاف ہے

(فتاویٰ رضویہ ج 5، ص 453)

بارہا موضوع یا ضعیف کہنا صرف ایک سند کے اعتبار سے ہوتا ہے نہ کہ اصل حدیث کے اعتبار سے

(فتاویٰ رضویہ ج 5، ص 468)

اہل علم کے عمل سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے

(فتاویٰ رضویہ ج 5، ص 475)

حدیث صحیح نہ ہونے کے یہ معنی نہیں کہ غلط ہے

(فتاویٰ رضویہ ج 5، ص 436)

ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ جس سے روایت فرمائیں اس کی ثقاہت ثابت ہوگی

(فتاویٰ رضویہ ج 5 ص 612)



میرے قلم دان سے (جلد 1)

پیر کا مرید پر ایک حق یہ بھی ہے کہ:  
اس کے دوست کا دوست اس کے دشمن کا دشمن رہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 24 ص 368)

### تفسیر کبیر کی کبیر شرح

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں میں نے امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر کبیر کی ایک شرح دیکھی جس میں ایک ایک جلد کی تفسیر دس دس ضخیم جلدوں میں کی گئی تھی (منشورات ص 198)

### تفسیر کی بہت جلدیں

حضرت امام عبدالرحمن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں ایک ایسے شیخ سے علم حاصل کر چکا ہوں جن کی تفسیر پر لکھی گئیں کتابیں الماریوں سے منتقل کرنے میں مجھے دن بھر لگ گیا (منشورات ص 154)

### اپنا مسلک تبدیل کر دیا

خدیجہ بنت محمد بن حسن حنفیہ حلبیہ آپ شیعہ صالحہ، نقیہا تھیں آپ حدیث میں کافی شغف رکھتی تھیں ساتھ ہی ابن النسخ کمال الطرابلسی سے روایت حدیث کی اجازت بھی حاصل تھی ان کے والد اور بھائی سب شافعی المسلک تھے آپ نے حنفی مسلک اختیار کیا صرف اسی وجہ سے کہ کہیں شافعی المسلک ہونے کی وجہ سے اگر گھر کے افراد حالت وضو میں مجھے چھو لے تو میرا وضو نہ جاتا رہے بلکہ میری طہارت محفوظ رہے

(الکواکب السائرہ ج 1 ص 92)

### قرآنی آیات اور سیاست

### نَصْرًا مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ سُوْرَةُ (الصف، پارہ 28)

اس آیت میں فتح سے یا فتح مکہ مراد ہے یا اس سے فارس اور روم کے شہروں کی فتح مراد ہے۔ دوسرے قول کے مطابق اس آیت میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کی خلافتوں کی طرف اشارہ ہے کیونکہ انہی کے دور میں فارس اور روم کے شہر فتح ہوئے، اس سے معلوم ہوا کہ ان کی خلافتیں برحق ہیں اور ان کی فتوحات اللہ تعالیٰ کو بہت پیاری ہیں جن کی یہاں بشارت دی جا رہی ہے (تفسیر صراط الجنان تحت آیت) صبح سے دیکھ رہا ہوں یہ یہ آیت سیاست کی طرف کھینچی جا رہے الحاظ آیت کو اسی پر محمول کریں جس پر وہ نازل ہوئی ہوئی ہے اپنے مذموم مقاصد کے لیے قرآن مجید کی آیات کا استعمال آخرت تباہ و برباد کے والی بات ہے

### وما علينا الا البلاغ

### حاضر ذہنی

شیر مصطفیٰ سلطان الواعظین حضرت مفتی عبدالرحیم سکندری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک محفل میں سوال ہوا کہ شیعہ کہتے ہیں حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ شیعہ تھے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں وہ کیسے کہ شیعہ کبھی بھی عثمان نام نہیں رکھتے

اس جواب سے مفتی صاحب کی حاضری ذہنی معلوم ہوتی اہل علم حضرات جانتے ہیں مفتی صاحب کی اس جواب پر مستقل کتاب لکھی جاسکتی باقی تکلفی الاشارة للعائل مزید یہاں بات بھی یاد آئی "البرکة مع اکابرکم" (الطبرانی فی الاوسط رقم الحدیث 8991)

ترجمہ: تمہارے بڑوں کے ساتھ ہی تم میں خیر و برکت ہے لہذا اپنے

اکابرین کی قدر کریں

شیخ الاسلام حضرت امام تقی بن مخلد نے دو سو اسی (280) شیوخ سے حدیث روایت

کیں خود فرماتے ہیں کہ میں ہر ایک کے پاس سپیدل گیا

(تحفة الاحباب لمطالعة الکتاب ص 6)

حضرت امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہے کہ آپ اسہال (پیٹ کی بیماری) میں

بتلا ہو گئے اور ادھر کتاب کا مطالعہ کرنا بھی تو تھا ایک شب میں ستائیس (27) بار وضو کرنا

پڑا (تحفة الاحباب لمطالعة الکتاب ص 26)

امام یحییٰ بن معین کے بارے میں خطیب بغدادی لکھتے ہیں ساڑھے دس لاکھ درہم آپ نے

علم حدیث کے حصول میں خرچ کر دیئے آخر میں چپل تک باقی نہ رہی

(حدیثیں کیسے جمع ہوئی ص 117)

مسند امام احمد بن حنبل میں نو ستا سی (987) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی

مسانید ہیں اور ان میں تین سو (300) کے قریب تو وہ صحابہ کرام ہیں جن کی احادیث صحاح

ستہ میں نہیں ہیں

(البدایہ والنہایہ ج 5 ص 356)

## تین بم عصر علماء

حضرت مولانا محمد وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ مظاہر العلوم سہارنپور کے دورہ

حدیث شریف میں حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت پیر سید

دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم درجہ تھے (تذکرہ محمد سورتی ص 64)

## میں طلب علم ہوں

حضرت وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دوران تدریس ایک تھیلا موجود رہتا تھا جس میں قدیم کوفی طرز تحریر کا قرآن مجید کا پہلا پارہ رکھا رہتا تھا یہ پارہ اپنی قدامت (دیرپا) کے اعتبار سے کافی بوسیدہ ہو چکا تھا جبکہ تھیلا بھی کئی جگہ سے نکل گیا جو نہایت خوبصورت قدیم پارچہ (اچھی چیزوں) کا سلا ہوا تھا دیکھنے سے پتہ چلتا تھا کہ کسی خاص مقصد کے لیے بنایا گیا ہے شیخ الحدیث وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ اکثر اس تھیلے کی تفصیل کو چھپاتے تھے لیکن جب کوئی اصرار کرتا تو فرماتے "یہ وہ تھیلا ہے جو میری والدہ ماجدہ نے اپنے ہاتھوں سے سیا تھا اور جسے میں پہلی مرتبہ یہ سپارہ لے کر مدرسہ پڑھنے گیا تھا یہ تھیلا میری متاع عزیز ہے جہاں یہ میری والدہ کی نشانی ہے وہاں اس کی ہر وقت موجودگی مجھے احساس دلاتی ہے کہ میں بنیادی طور پر طالب علم ہوں جس دن یہ احساس میرے دل میں معدوم ہو گیا اس دن میرے علم اور جہالت میں کوئی حد فاصل نہیں رہے گی" اس واقعہ سے عصر حاضر کے ان "علماء کرام" کو درس عبرت لینا چاہیے جو اپنے آپ کو "علامہ مفتی، وغیرہ سے کم نہیں سمجھتے" (گلستان محدثین ص 194)

## کھانا کھائے بغیر حدیث نہیں سناؤں گا

حضرت امام حفص بن غیاث رحمۃ اللہ علیہ آپ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں صحاح ستہ کے راوی ہیں امام ذہبی علیہ رحمۃ: ان کی دریا دلی کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں "کان یقول من لم یأکل من طعامی لا احدثہ جو میرے یہاں کھانا نہ کھائے میں اسے حدیث بیان نہیں

میرے قلم دان سے (جلد 1)

کرتا" (معرفۃ علم الحدیث للحام ص 60)

یعنی گویا ان کے یہاں علم حدیث حاصل کرنے کی یہ شرط تھی حدیث پڑھنے والوں کیلئے دستر خوان بچھا رہتا

### پہلے کھانا کھالیں پھر حدیث سنیں

امام ہیاج بن بسطام رحمۃ اللہ آپ عظیم فقیہ اور زبان و بیان کے اعتبار سے فصاحت و بلاغت کے دریا بہاتے اور بغداد کی مجالس حدیث میں ایک ایک لاکھ لوگوں کا مجمع آپ سے سماعت (سنتا) کرتا

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس منظر کو لکھتے ہیں کہ: لقد حدث بغداد فاجتمع عنده مائة ألف يعتجبون من فصاحته بغداد میں حدیث بیان کرتے تو ایک لاکھ تک کا مجمع ہوتا اور آپ کی فصاحت پر لوگوں کو تعجب ہوتا

(تہذیب التہذیب ج 6 ص 58)

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"كان الهياج بن بسطام لا يمكن احدا من حديثه حتى يطعم

من طعمه كان له مائدة مبسوطة لاصحاب الحديث كل من

يأتيه لا يحدثه الا من يأكل من طعامه"

ہیاج بن بسطام سے لوگ اس وقت تک حدیث نہیں سن پاتے تھے

جب تک ان کے یہاں کھانا نہیں کھالیتے علم حدیث کے طالبوں کیلئے

ان کا دستر خوان نہایت وسیع تھا جو شخص حدیث کی سماعت کیلئے آتا

پہلے کھانا کھاتا پھر حدیث سنتا تھا

(تاریخ بغداد ج 14 ص 83)

## امام لیث بن سعد کی مہربانیاں

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد حضرت امام لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ آپ کے دسترخوان پر کھانے والے اہل علم اور طلبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

كان يطعم الناس في الشتاء الهرائس بعسل النحل و سبن

البقرة و في الصيف سويق اللوز بالسك

سردیوں میں لوگوں کو ہر لیس کھلاتے (جو شہد اور گائے کے گھی میں تیار کیا جاتا تھا) اور گرمیوں میں بادام کا ستو شکر کے ساتھ کھلاتے

تھے (تاریخ بغداد ج 3 ص 9)

## تنا کھانا نہیں کھاتے تھے!!

حافظ الحدیث حضرت امام معافی بن عمران رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر فقیہ اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ ہیں

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ: ان کی ایک بڑی جاگیر تھی اس کی آمدنی سے اپنے خرچ کی رقم نکال کر اپنے اصحاب و تلامذہ کو اور دیگر حضرات کو بھیج دیا کرتے تھے اور یہ معمول روز مرہ کا تھا مزید فرماتے ہیں "كان المعافى لا يأكل

میرے قلم دان سے (جلد 1)

وحدہ "معانی کبھی تنہا کھانا نہیں کھاتے تھے (تہذیب التہذیب ج 5 ص 474)

### قدس میں پہلی نماز

بیت المقدس خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں فتح ہونے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے امامت کروائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہ پہلے مسلمان تھے جنہوں نے یہاں امامت کروائی (بیت المقدس از فیض ملت ص 53)

### کچھ فرشتوں کے متعلق

حضرت عبدالعزیز بن عمیر فرماتے ہیں

ملائکہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نام "خادم رب عزوجل" ہے

(کتاب العظم رقم الحدیث 351)

عن محمد بن عمرو بن عطاء قال : قال لی علی بن الحسین :

هل تدری ما اسم جبریل من اسماکم ؟ قلت لا ، قال :

عبدالله و اسم میکائیل عبیدالله و کل شیء رجع الی ایل

دھو معبد لله عزوجل

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ مجھے سے حضرت علی بن امام حسین

رضی اللہ عنہم نے کہا کہ کیا تم جبرائیل علیہ السلام کا نام جانتے ہو؟

میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا (حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نام)

عبد اللہ ہے اور میکائیل علیہ السلام کا نام عبید اللہ ہے

اور ہر وہ شے جو "ایبل" کے ساتھ منسلک ہو وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والی ہے

(کتاب العظمہ، ص 813، 812، رقم الحدیث 382)

بروز قیامت ترازو حساب کے نگران افضل الملائکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہونگے

اہل آسمان کے مؤذن حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اور ان کے امام حضرت

میکائیل علیہ السلام ہیں جو انہیں بیت المعمور کے قریب امامت کراتے ہیں

(تنزیہ الشریعہ ج 1 ص 147)



## ہماری دوسری اردو کتابیں

بہار تحریر (اب تک چودہ حصے)۔ عبد مصطفیٰ آفیشل	اللہ تعالیٰ کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟۔ عبد مصطفیٰ
اذان بلال اور سورج کا نکلنا۔ عبد مصطفیٰ	عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)۔ عبد مصطفیٰ آفیشل
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!۔ عبد مصطفیٰ	شب معراج غوث پاک۔ عبد مصطفیٰ
شب معراج نعلین عرش پر۔ عبد مصطفیٰ	حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ۔ عبد مصطفیٰ
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت۔ عبد مصطفیٰ	مقرر کیسا ہو؟۔ عبد مصطفیٰ
غیر صحابہ میں ترضی۔ عبد مصطفیٰ	اختلاف اختلاف اختلاف۔ عبد مصطفیٰ
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ۔ عبد مصطفیٰ	بنت حوا (ایک منجیدہ تحریر)۔ کنیز اختر
یکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)۔ عبد مصطفیٰ	حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق۔ عبد مصطفیٰ
عورت کا جنازہ۔ جناب غزل صاحبہ	ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی۔ عبد مصطفیٰ
آئیے نماز سیکھیں (حصہ 1)۔ عبد مصطفیٰ	قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا۔ عبد مصطفیٰ
محرم میں نکاح۔ عبد مصطفیٰ	روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)۔ عبد مصطفیٰ
روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)۔ عبد مصطفیٰ	بریک اپ کے بعد کیا کریں؟۔ عبد مصطفیٰ
ایک نکاح ایسا بھی۔ عبد مصطفیٰ	کافر سے سو۔ عبد مصطفیٰ
میں خان تو انصاری۔ عبد مصطفیٰ	روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)۔ عبد مصطفیٰ
جرمانہ۔ عبد مصطفیٰ	لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟۔ عبد مصطفیٰ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام۔ عرفان برکاتی	اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)۔ عرفان برکاتی
کلام عبید رضا۔ عبد مصطفیٰ آفیشل	مسائل شریعت (جلد 1)۔ سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما گمراہوں میں نہیں جانتا۔ مولانا حسن نوری گوندوی	سفر نامہ بلا دشمہ۔ عبد مصطفیٰ
منصور علاج۔ عبد مصطفیٰ	مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں۔ علامہ وقار رضا قادری
مفتی عظیم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں۔ مولانا محمد سلیم رضوی	سفر نامہ عرب۔ مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
تحریرات لقمان۔ علامہ قاری لقمان شاہد	من سب نبیافاتنہو کی تحقیق۔ زبیر جمالی
طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت۔ مفتی خالد ایوب مصباحی	فرضی قبریں۔ عبد مصطفیٰ
سی کون؟ وہاں کون؟۔ عبد مصطفیٰ	علم نور ہے۔ محمد شعیب جلالی عطاری

## میرے قلم دان سے (جلد 1)

یہ بھی ضروری ہے۔ محمد حاشر عطاری	مومن ہو نہیں سکتا۔ فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت۔ محمد سلیم رضوی	ماہ صفر کی تحقیق۔ مولانا محمد نیاز عطاری
فضائل و مناقب امام حسین۔ ڈاکٹر فیض احمد چشتی	شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر۔ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال۔ مولانا محمد بلال ناصر	معارف اعلیٰ حضرت۔ سید بلال رضا عطاری و رفقا
نگارشات ہاشمی۔ مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی	ماہنامہ تحقیقات۔ ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں۔ مبشر تنویر نقشبندی	زرخانہ اشرف۔ محمد منیر احمد اشرفی
حضرت حضر علیہ السلام ایک تحقیقی جائزہ۔ محمود اشرف عطاری	ایمان افروز تجاری۔ محمد ساجد مدنی
انبیاء کا ذکر عبادت ایک حدیث کی تحقیق۔ اسعد عطاری مدنی	رشحات ابن حجر۔ فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد 1)۔ محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی	درس ادب۔ غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (المنشی البریلوی)۔ محمد شعیب عطاری جلالی	حق پرستی اور نفس پرستی۔ علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت۔ محمد سلیم رضوی	صحابہ یا طلقاء؟۔ مبشر تنویر نقشبندی
روشن تحریریں۔ ابو حاتم محمد عظیم	تحریرات ندیم۔ ابن جاوید ابوادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی۔ ابن شعبان چشتی	اہمیت مطالعہ۔ دانیال جمیل عطاری
دعوت انصاف۔ علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ	ہندستان دار الحرب یادار الاسلام؟۔ عبد مصطفیٰ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات۔ محمد ساجد قادری کنبہاری	تحریرات ابن جمیل۔ ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ تحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ کا شمارہ)	مسئلہ استرداد۔ محمد مبشر تنویر نقشبندی

# DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

## TO DONATE :

Account Details :  
**Airtel Payments Bank**  
Account No.: 9102520764  
(Sabir Ansari)  
IFSC Code : AIRP0000001

SCAN HERE



 PhonePe  G Pay  paytm 9102520764

## OUR DEPARTMENTS:

**enikah**

E NIKAH MATRIMONIAL SERVICE

**SABIYA**

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

**BOOKS**  
ROMAN BOOKS

**PS**  
graphics

PURE SUNNI GRAPHICS  
GRAPHIC DESIGNING DEPARTMENT

**ACAG** MOVEMENT  
TO CONNECT AHLE SUNNAT



   /abdemustafaofficial

 for more details WhatsApp on +919102520764



## A

**Abde Mustafa Official** is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

**(1) Blogging :** We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

**blog.abdemustafa.in**

**(2) Sabiya Virtual Publication**

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.in**

**(4) E Nikah Matrimonial Service**

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

**www.enikah.in**

**(4) E Nikah Again Service**

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

**(5) Roman Books**

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.in**

For futher inquiry: info@abdemustafa.in

## M

**AMO**  
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

**SABIYA**  
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)

